اُردو کی چھٹی کتاب

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

تیار کردہ: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور
منظور کردہ وفاقی وزارت تعلیم (شعبہ نصاب) حکومت پاکستان، اسلام آباد۔

مصنفین: ڈاکٹر محمد خاں اشرف
ڈاکٹر شبیہ کاظمی
مسز سعیدہ خالد

مدیران: تاج محمد، سید سجاد گیلانی

چیف کوآرڈینیٹر: ڈاکٹر فوزیہ سلیمی (ستارۂ امتیاز، اعزازِ فضیلت)

نگران: پروفیسر خالد مسعود ملک (ناظم انسانیات)
محمد زبیر ساہی
محمد اقبال بھٹی
محمد ظہیر الحق (سینئر آرٹسٹ)

پروسس: بستان ادب، اردو بازار، لاہور
سرورق: اظہار سنز، اردو بازار، لاہور

ناشر: چین اسلامک پبلشرز الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
مطبع: چوہدری محمد بوٹا پرنٹرز الیاس پارک لاہور

اُردو

جماعت ششم

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

وزیراعلیٰ (پنجاب) کا پیغام

عصرِ حاضر علمی ترقی کی انتہاؤں کو چھو رہا ہے۔ ترقی یافتہ اقوام کا طرۂ امتیاز اعلیٰ تعلیمی معیار ہے۔ اس مقصد کے حصول میں نصاب اور درسی کتب کو بنیادی اہمیت حاصل ہے جن کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا ہماری حکومت کا تعلیمی میدان کو فوقیت دینا ثابت کرتا ہے۔ نصاب کی از سرِ نو تشکیل کے ساتھ ساتھ درسی کتب کی تصنیف و تدوین میں بھی ہم نے کہنہ مشق ماہرین کی خدمات حاصل کیں جو اعلیٰ معیارِ تعلیم کے حصول میں یقیناً ممد و معاون ہوں گی۔

عزیز طلبہ و طالبات! زندگی کے اعلیٰ معیار کے حصول میں علمی ترقی اور اعلیٰ معیار بنیاد کا درجہ رکھتے ہیں۔ ہماری حکومت اس بنیاد کی فراہمی کے لیے مقدور بھر کوششیں کر رہی ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ ان نصابی کتب سے استفادہ کریں اور پاکستان کی تعمیر و ترقی میں بھرپور کردار ادا کریں۔

میں دعا کرتا ہوں کہ ہماری نسلِ نو جدید تعلیمی تقاضوں کو مدنظر رکھ کر ترقی کے اعلیٰ مدارج طے کرے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

چودھری پرویز الٰہی
وزیراعلیٰ پنجاب

پیش لفظ

تعلیمی پالیسی 1998 تا 2010ء نے نصاب کو علمی ترقی کے لئے سنگ بنیاد تصور کرتے ہوئے بڑی اصلاحات، جن میں تعلیم کی تمام سطحوں کے لئے نصاب و کتاب کی نئے سرے سے تدوین شامل ہے، کیلئے اقدام اٹھانے کی سفارش کی ہے۔

سائنس اور ریاضی کے نصاب کی نظر ثانی کے بعد گورنر پنجاب نے محکمہ تعلیم کو پہلی جماعت سے بارہویں جماعت تک انسانیات کے نصاب کی عصری تقاضوں سے ہم آہنگی اور نظر ثانی کا حکم دیا چنانچہ محکمہ تعلیم پنجاب نے انسانیات کے نصاب کی نظر ثانی کے کام کو بھی اپنے ذمہ لے لیا۔ 2002 میں وزارت تعلیم، اسلام آباد نے انسانیات کے نئے نصاب کو قومی سطح پر لاگو کر کے اس کی منظوری دے دی

نئے تصورات، نت نئے علوم و معلومات، تحقیقی تسلسل، جدید طریقہ ہائے تدریس، قومی خواہشات، مطالبات و توقعات اور سب سے بڑھ کر کچھ نیا پن ہونے کی خواہش نصاب و کتاب کی باقاعدگی سے عصری ہم آہنگی و نظر ثانی کا ہمیشہ ہی سے تقاضہ کرتی ہے۔

یہ نصابی کتاب نئے نصاب کے مطابق تحریر شدہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ طلبہ و طالبات، والدین اور ماہرین تعلیم اس نصابی کتاب کے بارے میں اپنی قیمتی آراء سے مسلسل آگاہ فرمائیں گے تاکہ ہم اپنے اگلے ایڈیشن میں اسے مزید بہتر بنا سکیں۔

میں اپنے فرائض سے کوتاہی برتوں گی اگر میں نصاب اور ٹیکسٹ بک ریویو کمیٹی کے ممبران کا شکریہ ادا نہ کروں جن کی شبانہ روز محنت نے اس ٹیکسٹ بک کو حتمی شکل میں پیش کرنے کی سعی کی۔

میں تمام ماہرین تعلیم، قومی ریویو کمیٹی اور کریکولم ونگ وزارت تعلیم، اسلام آباد کے ممبران کی شکر گزار ہوں جن کے تعاون سے اس کام کی تکمیل کا یہ خواب شرمندہ تعبیر ہوا۔ مصنفین، ایڈیٹرز اور دیگر افراد جنھوں نے یک جان ہو کر یہ کام مکمل کیا میرے خصوصی شکریے کے مستحق ہیں۔

سب سے بڑھ کر میں خدائے بزرگ و برتر کی انتہائی شکر گزار ہوں جس نے قومی نوعیت کے اس اہم کام کے لئے ہمیں سعادت اور ہمت بخشی۔

میں دعا گو ہوں کہ ہماری یہ کوشش نئے زمانے کا نقطہ آغاز ثابت ہو۔ ایک ایسا زمانہ جس میں پاکستان بہت زیادہ ترقی کرے اور ترقی یافتہ اقوام کی صف میں ہم قدم ہو جائے آمین۔

ڈاکٹر فوزیہ سلیمی
چیف کوارڈینیٹر
کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک کمیٹی، پنجاب
پرنسپل،
گورنمنٹ کالج آف ایجوکیشن برائے خواتین

مورخہ: 01-03-2003

بِسمِ اللّٰہ الرحمٰنِ الرحِیم ٥

فہرست

حمد

قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا
اک بندۂ نافرماں ہے حمد سرا تیرا
گو سب سے مقدّم ہے حق تیرا ادا کرنا
بندے سے مگر ہو گا حق کیونکر ادا تیرا
محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم
کچھ کہہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا
عظمت تیری مانے بن کچھ بن نہیں آتی یاں
ہیں خیرہ و سرکش بھی دم بھرتے سدا تیرا
تو ہی نظر آتا ہے ہر شے پہ محیط اُن کو
جو رنج و مصیبت میں کرتے ہیں گلا تیرا
آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لیے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا
ہر بول تیرا دل سے ٹکرا کے گزرتا ہے
کچھ رنگِ بیاں حالؔی ہے سب سے جُدا تیرا

(الطاف حسین حالی)

مشق

1۔ سبق کے متن کو مدِنظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- "حمد" کس نظم کو کہتے ہیں؟

(الف) جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جائے

(ب) جس میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کی جائے

(ج) جس میں کسی بڑی ہستی سے التجا کی جائے

2۔ کالم الف کے متضاد الفاظ کالم ب میں تلاش کریں اور ان کا حرفی نمبر کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
1- مقدم	i-بادشاہ	
2-محرم	ii-خوشی	
3- گدا	iii-موخر	
4- رنج	iv-نامحرم	
5-بندہ	v-آقا	

3۔ مندرجہ ذیل الفاظ/تراکیب کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

خیرہ وسرکش ۔ رنج ومصیبت ۔ دَم بھرنا ۔ رنگِ بیاں ۔ آفاق

4۔ اس نظم کے چوتھے شعر کی تشریح کیجیے۔

5۔ اس "حمد" کا مرکزی خیال لکھیے۔

☆O☆
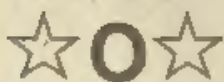
نعت

نبی دُوسرے پیشوا بَن کے آئے
محمدؐ مگر مصطفٰے بَن کے آئے

امیروں کو رازِ اخوّت بتایا
غریبوں کے حاجت روا بن کے آئے

نجاشی بھی خادم ابوذر بھی خادم
وُہ سلطانِ شاہ و گدا بَن کے آئے

زمانے کی سُوکھی ہُوئی کھیتیوں پر
گھٹا بَن کے برسے ہوا بَن کے آئے

اُنھی کی محبّت ہے ایمان ماؔہر
جو کونین کا مُدّعا بن کے آئے

(ماہرالقادری)

مشق

1۔ سبق کے متن کو مدِّنظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

نعت کس نظم کو کہتے ہیں؟

(الف) جس میں اللہ تعالٰی کی تعریف کی جائے

(ب) جس میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف کی جائے

(ج) جس میں بادشاہِ وقت کی تعریف کی جائے

2۔ مندرجہ ذیل الفاظ/تراکیب کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

رازِ اخوت ۔ حاجت روا ۔ شاہ وگدا ۔ خادم ۔ مدعا

3۔ نجاشی کون تھا؟ اپنے استادِ محترم سے پوچھ کر اُس کے بارے میں چند سطریں اپنی کاپی میں لکھیے۔

4۔ اس نعت کے دوسرے شعر کی تشریح کریں۔

5۔ اس نعت کے ہم آواز الفاظ الگ کر کے لکھیں۔ جیسے ''روا ، گدا''

☆O☆
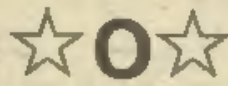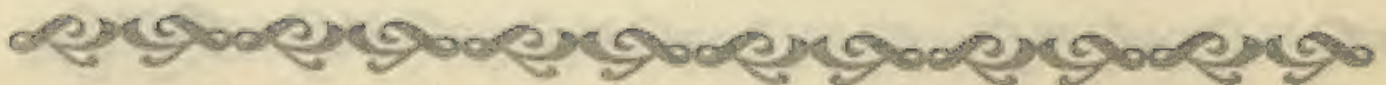
ناانصافی

پرانے زمانے کی بات ہے ایک گاؤں کا نام روپ نگر تھا۔ روپ نگر گاؤں کے لوگ نہایت خوش حال اور مطمئن تھے۔ انھیں کوئی غم، فکر یا پریشانی نہیں تھی۔ بڑے ہی چین و آرام سے زندگی بسر کرتے تھے مگر ان میں ایک خامی تھی کہ وہ توہم پرست تھے۔

ایک دفعہ اس گاؤں میں ایک اُلّو کہیں سے اُڑ کر آ گیا اور ایک درخت پر رہنے لگا۔ وہ ہر روز رات کے وقت بولتا تھا۔ اس کے بولنے سے گاؤں کے لوگ بہت پریشان ہوئے۔ ان کے خیال میں اُلّو کا بولنا یا اس کا آبادی میں رہنا ٹھیک نہیں تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ جس بستی میں اُلّو بولتا ہے وہ برباد ہو جاتی ہے۔ کئی دن یونہی گزر گئے۔ اُلّو رات کو بولتا اور بستی کے لوگ ڈرے سہمے رہتے اور آپس میں یہی کہتے کہ اب یہ گاؤں تباہ ہو جائے گا یہاں اُلّو بولتا ہے۔

اُلّو تمام دن اپنے خلاف لوگوں کی باتیں سنتا۔ اُن کی حماقتیں اور ناانصافیاں دیکھتا مگر خاموش رہتا۔ ایک دن اس نے سوچا کہ کیوں نہ میں نحوست کا یہ الزام دھو دوں اور ان لوگوں کو حقیقت بتاؤں۔ چنانچہ ایک روز اس نے اس درخت کو چھوڑا جس پر بیٹھتا تھا اور اُس مکان میں رہنے لگا جس میں ایک شخص اکیلا رہتا تھا۔ رات کو جب اُلّو بولتا تو گھر کا مالک کسی نہ کسی طرح اس کو اڑا دیتا۔ جب وہ اڑ جاتا تو مالک سو جاتا۔ جونہی وہ سوتا اُلّو آ کر اس کے سر میں چونچیں مارنے لگتا اور کہتا کہ یہ میرا گھر ہے تم اسے چھوڑ دو۔

جب اس واقعے کو کئی دن گزر گئے اور اُلّو گھر سے نہ گیا تو اس آدمی نے یہ بات اپنے دوستوں کو بتائی۔ یہ لوگ اس آدمی کے ساتھ گاؤں کے سرکردہ لوگوں کے پاس گئے اور اس نے رو رو کر اُلّو کی زیادتی اور اپنی بے بسی کا قصہ سنایا۔ گھر کے مالک نے اپنا زخمی سر بھی دکھایا اور ان سے انصاف طلب کیا۔

اگلے دن گاؤں کے معزز لوگ گاؤں کی چوپال میں جمع ہوئے۔ اُلّو اور اس آدمی کو بلایا۔ گاؤں کے دوسرے لوگ بھی فیصلہ سننے کے لیے چلے آئے۔ گھر کے مالک سے اس کی دکھ بھری داستان سنی گئی۔ پھر اُلّو سے پوچھا گیا کہ یہ کیا قصہ ہے؟ اُلّو نے نہایت یقین اور اعتماد سے کہا: ''مکان میرا ہے اور میرا ہی رہے گا۔ میں

اس میں رہتا ہوں۔ یہ شخص ناحق شور مچاتا ہے۔'' اُلّو نے یہ دعویٰ اتنے اعتماد سے کیا کہ گاؤں کے معزز لوگ کچھ نہ بول سکے اور اُنھوں نے اُلّو کے حق میں فیصلہ سناتے ہوئے کہا: ''اُلّو سچا ہے۔ مکان اسی کا ہے۔'' انھوں نے مالک سے کہا: ''خواہ مخواہ جھوٹ مت بولو اور کسی کی چیز پر قبضہ مت جماؤ۔ جاؤ کہیں اور رہنے کا بندوبست کرو۔'' اُلّو خوش خوش ایک طرف کو چلا گیا اور مالک مکان بے چارہ روتا ہوا ایک طرف کو چل دیا۔ دوسرے لوگ بھی اپنے اپنے گھر جانے کے لیے منتشر ہونے لگے۔

کچھ دور جا کر اُلّو واپس آیا اس شخص کو بلایا جو روتا ہوا جا رہا تھا اور باقی لوگوں کو بھی بیٹھنے کو کہا۔ تمام لوگ حیران تھے کہ اُلّو کیوں واپس آیا ہے۔ اسی سوچ بچار میں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے کہ اُلّو ان سے مخاطب ہوا۔ ''اے روپ نگر کے رہنے والو! جب سے میں تمھاری بستی میں آیا ہوں مسلسل یہی سن رہا ہوں کہ اُلّو منحوس ہے۔ اس کے بولنے سے بستی اجڑ جائے گی مگر یہ خیال غلط ہے۔ میرے بولنے سے یہ بستی نہیں اجڑے گی۔ اس کو تمھاری ناانصافی برباد کرے گی۔ خود سوچو! کبھی اُلّو کا بھی کوئی مکان ہوا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ مکان انسانوں کے ہی ہوا کرتے ہیں۔ یہ تمھارا کیسا انصاف ہے کہ میری باتوں سے مرعوب ہو کر تم نے میرے حق میں فیصلہ دے دیا جو سراسر غلط اور ناجائز ہے''۔ پھر مکان کے مالک کو مخاطب کیا۔ ''بھائی! گھر تمھارا ہی ہے، تمھیں مبارک ہو۔ میں تو بستی والوں کو صرف یہ بتانا چاہتا تھا کہ انھوں نے مجھ پر جو یہ الزام دھرا تھا کہ اُلّو منحوس جانور ہے، یہ جس آبادی میں آکر بولتا ہے یا رہتا ہے وہ تباہ ہو جاتی ہے۔ بالکل غلط ہے۔ کوئی کسی کو تباہ نہیں کرتا مگر ناانصافی اور ظلم بستیاں اجاڑ دیتا ہے۔

مشق

1۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفُّظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

خوش حال ۔ مطمئن ۔ الو ۔ قبضہ ۔ توہم ۔ معزز

2۔ درج ذیل الفاظ کے واحد لکھیے۔

واقعات ۔ معززین ۔ فیصلے ۔ حقوق ۔ اطراف ۔ بستیاں

3۔ کالموں کے الفاظ کی مدد سے جملے ترتیب دیں۔

i- جس آبادی	بستیاں اجاڑ	ہی رہے گا
ii- مکان انسانوں	ہے اور میرا	بولو
iii- ناانصافی	میں رہتا ہے	کرتے ہیں
iv- مکان میرا	مت	دیتی ہے
v- جھوٹ	کے ہوا	اجڑ جاتی ہیں

4۔ مونث لکھیے۔

اونٹ ۔ گدھا ۔ شیر ۔ ہاتھی ۔ ہرن ۔ گھوڑا ۔ بکرا

5۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔

جیسے خوشی ...... غمی

انصاف

آبادی

دوست

نیند

6۔ جملے درست کیجیے۔

الف۔ اُلّو منحوس جانور ہیں۔

ب۔ آپ بہاولپور کب جاؤ گے۔

ج۔ برفیں پڑ رہی ہیں۔

د۔ اس کے سر میں درد ہو رہی ہے۔

7۔ ذیل میں درج بیانات میں سے ہر ایک کے بعد کچھ جملے دیے گئے ہیں۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درست جملہ منتخب کر کے بیان مکمل کیجیے۔

i- روپ نگر کے لوگ بہت خوش حال تھے مگر ان میں ایک خامی تھی کہ وہ

(الف) جاہل تھے (ب) توہم پرست تھے (ج) بیوقوف تھے

ii- گاؤں کے اجڑنے کی وجہ

(الف) اُلّو کا بولنا تھی (ب) ناانصافی تھی (ج) لوگوں کی بیوقوفی تھی

iii- اُلّو نے الزام دھویا

(الف) دکان پر قبضہ کر کے (ب) مکان پر قبضہ کر کے (ج) سر میں چونچیں مار کے

8۔ کہانی کا متن مدِ نظر رکھ کر مناسب لفظ، الفاظ سے جملے مکمل کیجیے۔

الف۔ ایک روز اُلّو نے درخت کو چھوڑا اور ... ... ۔

ب۔ جونہی گھر کا مالک سوتا . .. ۔

ج۔ اُلّو خوش خوش ایک طرف کو . . . ۔

د۔ گاؤں کے معزز لوگ گاؤں کی.............۔

ہ۔ اُلّو نے مالک مکان کو کہا.............۔

☆O☆

کارخانے کی سیر

ایک دن ہمارے استادِ محترم نے ہمیں بتایا کہ پاکستان کی خوشحالی کا انحصار زراعت کے بعد صنعت پر ہے۔ پاکستان میں دوسری مصنوعات کے علاوہ نہایت اعلیٰ قسم کا سوتی کپڑا تیار ہوتا ہے اور باہر کے ملکوں میں بھیجا جاتا ہے۔ یہ سن کر ہمیں خوشی بھی ہوئی اور تجسس بھی ہوا کہ کپاس کس طرح کپڑے میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

چنانچہ طلبہ کے اصرار پر استادِ محترم نے ہیڈ ماسٹر صاحب سے اجازت لے کر اس بات کی حامی بھری کہ انھیں ہڑپہ ٹیکسٹائل مل کی سیر کروائی جائے گی۔ اس کے لیے انھوں نے ہفتے کا دن مقرر کیا تاکہ اس عرصے میں وہ ٹیکسٹائل مل کے جنرل منیجر صاحب سے رابطہ کر سکیں اور طلبہ کو وہاں لے جانے کا انتظام بھی ہو جائے۔ ہفتے کا دن آنے میں ابھی پانچ دن باقی تھے۔ تمام طلبہ اس دن کا شدت سے انتظار کرنے لگے اور ہفتے کی صبح وقت سے پہلے ہی صاف ستھرا یونیفارم پہن کر اسکول پہنچ گئے۔ مقررہ وقت پر استادِ محترم بھی پہنچ گئے اور بس بھی آ گئی۔ طلبہ کی رہنمائی کے لیے ہمارے دو استاد ہمراہ جا رہے تھے۔ ہمارے گاؤں سے اس کارخانے کا سفر قریب قریب آدھ گھنٹے کا تھا۔

تمام طلبہ بس میں سوار ہو گئے۔ استادِ محترم نے حاضر طلبہ کو گنا' تاکہ دیکھ بھال میں آسانی ہو۔ ہماری بس ساڑھے آٹھ بجے اسکول سے روانہ ہوئی اور پینتیس منٹ بعد ہم ہڑپہ ٹیکسٹائل مل کے صدر دروازے پر پہنچ گئے۔ صدر دروازے پر اس کارخانے کے جنرل منیجر صاحب نے ہمارا استقبال کیا۔ ہمارے ساتھ بڑے پیار سے باتیں کیں اور کارخانے کے ایک افسر سے کہا کہ وہ ہمیں کارخانے کی سیر کروائیں تاکہ ہمیں معلوم ہو کہ کن کن مراحل سے گزر کر کپڑا تیار ہوتا ہے۔

اس افسر نے پہلے ہمیں کارخانے کے بارے میں چند اہم باتیں بتائیں۔ اس کے بعد ہمیں مختلف کمرے دکھائے گئے جہاں مختلف مشینیں کام کر رہی تھیں۔ ایک کمرے میں کپاس سے روئی اور بنولہ الگ کرنے والی جننگ مشین کام کر رہی تھی۔ دوسرے کمرے میں بنولے سے تیل نکالا جا رہا تھا۔ ایک کمرے میں روئی کی گانٹھیں بنائی جا رہی تھیں۔ پھر ہمیں اس کمرے میں لے جایا گیا جہاں روئی سوت اور دھاگے میں

تبدیل ہو رہی تھی۔ طلبہ نے گہری دلچسپی سے وہ تمام مراحل دیکھے جن سے گزر کر دھاگا کپڑے میں تبدیل ہوتا ہے۔ آخری مرحلے میں اس کپڑے پر مہریں لگائی جا رہی تھیں۔ اس کے بعد ایک مشین اس کپڑے کو تھان کی شکل دے رہی تھی۔ اس افسر نے ہمیں بتایا کہ دُنیا بھر میں ہمارے ملک کے بنے ہوئے سوتی کپڑے کی بڑی مانگ ہے۔ یہ کپڑا بڑے پیمانے پر برآمد کیا جاتا ہے۔

کارخانے کے مختلف کمروں میں کاریگروں اور مزدوروں کو بڑی لگن اور محنت سے کام کرتے دیکھ کر یہ حقیقت سمجھ میں آ گئی کہ ملک کی ترقی اور خوشحالی میں کاریگروں اور مزدوروں کا بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ ان کی شب و روز کی انتھک محنت ملک کی بنیادوں کو استوار کرتی ہے۔

مئی کا مہینا ہونے کی وجہ سے شدید گرمی تھی اس کے علاوہ کارخانے میں مشینوں کی وجہ سے گرمی مزید بڑھ گئی تھی۔ چنانچہ مینجر صاحب کے حکم کے مطابق ہماری تواضع ٹھنڈے مشروبات سے کی گئی۔ استادِ محترم نے اُس افسر کا شکریہ ادا کیا جس نے مینجر صاحب کے حکم سے بڑے پیار اور انتہائی عام فہم انداز میں طلبہ کو تمام معلومات بہم پہنچائی تھیں۔

مشق

1۔ درج ذیل جملوں کو ''میں'' اور ''سے'' کے حروف سے مکمل کیجیے۔

الف۔ ہماری معلومات.......... اضافہ ہوا۔

ب۔ بچوں کے ساتھ بڑے پیار.......... باتیں کیں۔

ج۔ گلاس.......... پانی ڈال دو۔

د۔ ہماری تواضع ٹھنڈے مشروبات.......... کی گئی۔

ہ۔ دُنیا بھر کے ملکوں ہمارے سوتی کپڑے کی بڑی مانگ ہے۔

2۔ مندرجہ ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر تلفُّظ واضح کریں۔

مشروبات ۔ وقت ۔ خیریت ۔ حیثیت ۔ تعیم ۔ تواضع ۔ توجہ۔

3۔ سبق کے متن کو مدنظر رکھیں اور الفاظ کی درست ترتیب سے جملے مکمل کیجیے۔

الف۔ مل۔ بڑ پہ۔ کی۔ ٹیکسٹائل۔ پہنچ۔ گی۔ بس۔ جائے۔

ب۔ استاد۔ مقررہ۔ گئے۔ محترم۔ وقت۔ پر۔ بھی۔ پہنچ۔

ج۔ کیں۔ پیار۔ ہمارے۔ باتیں۔ بڑے۔ ساتھ۔ سے۔

4۔ درج ذیل الفاظ کے جملے بنایے۔

لطف اٹھانا۔ گہری دلچسپی۔ معلومات۔ تواضع کرنا۔ درآمد کرنا۔ برآمد کرنا۔

5۔ درج ذیل فقرات درست کیجیے۔

الف۔ السلام وعلیکم۔

ب۔ یہ مہینا ماہ رمضان کا ہے۔

ج۔ آب زمزم کے پانی کا چشمہ مکہ معظّمہ میں ہے۔

د۔ کوہ ہمالیہ پہاڑ بہت اونچا ہے۔

ہ۔ آپ کی خیریت نیک مطلوب چاہتا ہوں۔

و۔ اپنے ملک کی بنی ہوئی مصنوعات استعمال کیجیے۔

6۔ متن کو مدنظر رکھ کر درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیجیے۔

الف۔ استادِ محترم بچوں کو سیر کروانے کہاں لے گئے؟

ب۔ بچوں نے کارخانے میں کن کن مشینوں کو کام کرتے دیکھا؟

ج۔ کپڑا تیار کرنے والے کارخانے میں آخری مرحلہ کون سا تھا؟

د۔ کام کرنے والوں کو دیکھ کر کون سی حقیقت ذہن میں آئی؟

7۔ ''ماضی'' گزرے ہُوئے وقت کو کہتے ہیں۔ ''ماضی قریب'' سے مُراد وہ فعل جو قریب کے گزرے ہُوئے زمانے کو ظاہر کرے جیسے وہ آیا ہے۔

''کھانا'' مصدر سے فعل ماضی قریب کی گردان لکھیں۔

شہیدِ وطن

اس کو جانبازی اور دلیری کے کارناموں میں دلچسپی تھی۔ وہ مشہور سپہ سالاروں اور وطن پر نثار ہونے والوں کے حالاتِ زندگی پڑھتا اور اپنی ڈائری میں لکھ لیتا۔ اِن کے واقعات اُس کے جوان خون کو گرماتے رہتے۔ اپنے ارادوں کو عملی شکل دینے کے لیے اُس نے پاک فضائیہ کو چُنا اور ہوابازی کی تربیت لینے لگا۔

اُنھی دِنوں کی بات ہے وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مشقی پرواز کے لیے اپنے طیارے میں تیار بیٹھا تھا کہ اُس کے اُستاد کی موٹر کار اُس کے طیارے کی طرف آئی اور وہ بھی طیارے میں سوار ہو گیا۔

ہوا باز کے لیے یہ انوکھی بات تھی کہ مشقی پرواز میں تربیت دینے والا بھی ساتھ ہو۔ وہ شک میں پڑ گیا کیوں کہ ان دِنوں دشمن کے کارندے پیارے پاکستان کو نقصان پہنچانے کے درپے تھے۔ اُستاد نے طیارہ اڑنے کے بعد اس پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوشش کی تو وطن کے بیٹے کا شک یقین میں بدل گیا کہ اُس کے پہلو میں وطن کا غدار بیٹھا ہے۔

وہ بے حد حسین، دُبلا پتلا اور پُھرتیلا نوجوان تھا۔ وہ جہاز کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرنے لگا لیکن اُستاد کے تجربے نے اُس کی ایک نہ چلنے دی۔ اب اُس نے کچھ اور سوچا اور طیارے کا رُخ زمین کی طرف موڑ دیا۔ وطن کے غدار کا تمام تر تجربہ دھرے کا دھرا رہ گیا اور وطن کے راز دُشمن کے ہاتھ نہ لگ سکے۔ طیارہ دھماکے کے ساتھ زمین سے ٹکرایا اور نوجوان ہواباز وطن پر قربان ہو گیا لیکن اُس نے وطن کے غدار کو جہنم وصل کر دیا۔

یہ ہوا باز اُن شہدا میں سے ایک ہے جنھیں بہادری کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ''نشانِ حیدر'' دیا گیا ہے۔

نشانِ حیدر پانے والے وطن کے جان نثاروں میں یہ سب سے کم سن شہید ہے۔ پاکستان کے اس عظیم بیٹے کا نام راشد منہاس ہے۔

راشد منہاس پاکستان ائیر فورس ہسپتال کراچی میں پیدا ہوا۔ بچپن لاہور میں گزرا۔ وہ پرائمری جماعتوں ہی میں اسکاؤٹنگ سے وابستہ ہو گیا۔ اُن کی تربیت اس انداز سے ہوئی کہ اسلامی حمیّت اور جذبہ جہاد روح میں اتر گیے۔ جس طرح راشد شہیدؒ نے اِس تربیت کا حق ادا کیا وہ اُسی کا حصّہ ہے۔

راشد منہاس اپنی زندگی میں پیش آنے والے واقعات اپنی ڈائری میں لکھا کرتا تھا۔ اُس نے ایک جگہ یوں لکھا ہے۔

"میں ایک روح ہوں جو کبھی مر نہیں سکتی"

وطن کی خدمت اور اس کے دشمنوں پر گرفت کا خیال اُسے بچپن ہی سے تھا۔ اُس کے گھر میں "طوطا اور مینا" دوخوب صورت اور پیارے پرندے تھے۔ ایک گلہری ان پرندوں کو تنگ کرتی۔ راشد نے غلیل سے اس گلہری کا شکار کیا تو فرطِ جذبات سے نعرہ لگایا۔ "ماردیا، ماردیا، دشمن کو ماردیا، دشمن کو ماردینا چاہیے"۔

راشد شہیدؒ ہسپتال میں داخل تھا۔ فضائیہ کے سربراہ کسی کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ راشد نے اُنھیں دیکھا تو مصمم ارادہ کر لیا کہ وہ بھی ائیر مارشل بنے گا۔

پاکستان کا یہ مایہ ناز فرزند، جذبۂ جہاد سے سرشار اور بچپن ہی سے دشمن کو مار دینے کا ارادہ رکھنے والا نوجوان 20 اگست 1971ء کو شہادت کے رُتبے پر فائز ہوا۔

حکومتِ پاکستان نے اُس کی وطن سے محبت، جذبہ جہاد اور بہادری کو سراہتے ہوئے اُسے پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز نشانِ حیدر عطا کیا۔

صلہ شہید کیا ہے، تب وتابِ جاودانہ

مشق

1۔ سبق کا متن مدِّ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- راشد منہاس شہیدؒ مشہور سپہ سالاروں اور وطن پر نثار ہونے والوں کے کارنامے

(الف) شوق سے سنتا　　(ب) شوق سے سنتا اور دوستوں کو بیان کرتا

(ج) پڑھتا اور اپنی ڈائری میں لکھ لیتا

ii- اپنے ارادوں کو عملی شکل دینے کے لیے راشد منہاس ؒ نے کس شعبے کو چنا؟

(الف) پاک فضائیہ　　(ب) پاک بحریہ

(ج) پاک برّی فوج

iii- راشد منہاس ؒ کو پتہ چلا کہ اُس کے پہلو میں غدارِ وطن بیٹھا ہے جو طیّارے کو دشمن ملک میں لے جانا چاہتا ہے تو اُس نے

(الف) طیّارہ واپس موڑ لیا　　(ب) طیّارے کا رُخ دوست ملک کی طرف کر دیا

(ج) طیّارے کا رُخ زمین کی طرف کر دیا

2۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر جملے مکمل کریں۔

الف۔ اپنے ارادوں کو عملی شکل دینے کے لیے اُس نے　　　کو چُنا۔

ب۔ اُس کے استاد کی موٹر کار اُس کے　　　کی طرف آئی۔

ج۔ وطن کے بیٹے کا شک یقین میں بدل گیا کہ اس کے پہلو میں　　　کا غدار بیٹھا ہے۔

د۔ طیّارہ دھماکے کے ساتھ زمین سے ٹکرایا اور نوجوان ہوا باز وطن پر　　　ہو گیا۔

ہ۔ اُسے بہادری کا سب سے بڑا فوجی اعزاز............ دیا گیا ہے۔

3۔ درج ذیل الفاظ تراکیب کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

عملی شکل دینا ۔ درپے ہونا ۔ پھُرتیلا ۔ ہاتھ نہ لگ سکنا ۔ جہنم واصل ہونا

4۔ مندرجہ ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر تلفّظ واضح کیجیے۔

حمیت ۔ مصمم ۔ محبت ۔ غدار ۔ پہلو

5۔ کہانی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

مولوی نذیر احمد

نذیر احمد 1832ء میں موضع ریوڑ تحصیل نگینہ ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام مولوی سعادت علی تھا۔ مولوی نذیر احمد نے ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے ہی حاصل کی۔ اُنھوں نے نذیر احمد کو فارسی اور عربی کی تعلیم دی۔ چار سال کی عمر میں اُن کے والد اُنھیں بجنور لے گئے اور مولوی نصر اللہ خاں کے سپرد کر دیا جن سے پانچ سال اُنھوں نے عربی، منطق، صرف ونحو اور فلسفے کی تعیم حاصل کی۔ چودہ برس کی عمر میں اپنے والد کے ہمراہ دہلی چلے گئے اور مدرسہ اورنگ زیب میں مووی عبدالحق سے استفادہ کیا۔

اپنی ذہانت کے بل بوتے پر دہلی کالج میں داخل ہوئے اور چار روپے ماہوار وظیفہ بھی ملا۔ مولوی نذیر احمد نے وہاں مولوی ذکا اللہ، مولانا حالی، محمد حسین آزاد اور منشی کریم الدین جیسے اساتذہ سے تعیم اور عربی، فارسی اور ریاضی میں مہارت حاصل کی۔

دہلی کالج سے فارغ ہوتے ہی انھیں ضلع گجرات کے قصبے کنجاہ میں چالیس روپے ماہوار پر ایک مدرسے میں ملازمت مل گئی۔ دو برس کے بعد ڈپٹی انسپکٹر مدارس بن کر کانپور آ گئے مگر انگریز انسپکٹر سے نہ بن سکی اس لیے استعفادے دیا۔

1857ء کے ہنگاموں کے بعد انھیں ڈپٹی انسپکٹر الہ آباد بنا دیا گیا اسی دوران میں اُنھوں نے انگریزی سیکھی اس کے بعد انھیں کانپور میں تحصیل دار بنا دیا گیا کیونکہ انھوں نے مشہور انگریزی کتابوں کا ترجمہ اردو میں کیا تھا اور پھر دو برس بعد اُنھیں ڈپٹی کلکٹر بنا دیا گیا۔

دہلی آ کر ڈپٹی نذیر احمد نے تصنیف و تالیف پر خصوصی توجہ دی۔ اُنھوں نے بے شمار موضوعات پر کتابیں لکھیں۔ 1897ء میں ان کی علمی و ادبی خدمات کے اعتراف کے طور پر حکومت کی طرف سے شمس العلما کا خطاب ملا۔ حیدر آباد دکن میں معقول ملازمت مل گئی۔ وہاں ترقی کرتے کرتے بورڈ آف ریونیو کے ممبر بن گئے۔ اسی دوران میں اُنھوں نے قرآن پاک حفظ کیا اور قرآن پاک کا فصیح ترجمہ بھی کیا۔ اُنھوں نے تمام اعزازات اپنی ذاتی کاوشوں سے حاصل کیے۔ 1906ء میں ایڈنبرا یونیورسٹی نے انھیں ایل۔ ایل۔ ڈی

کی ڈگری اور پنجاب یونیورسٹی نے 1910ء میں ڈی۔او۔ایل کی اعزازی ڈگری عطا کی۔

اگرچہ وہ لکھنے لکھانے کے کام کا آغاز کر چکے تھے لیکن اُنھوں نے ادبی زندگی کا آغاز قیامِ الہٰ آباد کے دوران میں کیا جب ان کا پہلا اصلاحی ناول ''مراۃ العروس'' چھپا۔ اس ناول کے ذریعے سے وہ بچیوں کو تعلیم دینا چاہتے تھے تاکہ وہ امورِ خانہ داری اور مذہب سے باخبر رہیں۔ ان کی اس کتاب کو انگریز سرکار کی طرف سے انعام ملا اور اسے شائع بھی کروایا گیا۔ اس کے علاوہ ان کا ایک اور مشہور ناول ''توبۃ النصوح'' ہے۔ جس میں اُنھوں نے یہ واضح کیا ہے کہ اولاد کی صحیح تربیت چھوٹی عمر میں ہی ہوسکتی ہے۔ وہ اردو کے پہلے باقاعدہ ناول نگار ہیں۔ ڈپٹی نذیر احمد نے ناول نگاری کو مسلمان کی اصلاح و ترقی کا ذریعہ بنایا۔ ناول نگار، معلم اور عربی زبان کے عالم ہونے کے علاوہ وہ سر سید احمد خاں کی اصلاحی تحریک کے ایک نامور رکن بھی تھے۔ وہ ادب سے اصلاحِ معاشرہ کا کام لینا چاہتے تھے چنانچہ انھوں نے اپنے ناولوں کے ذریعے سے وہی کام کیا جو سر سید نے عملی زندگی میں اپنے مضامین کے ذریعے سے کیا۔

غرض یہ کہ ڈپٹی نذیر احمد سر سید احمد خاں کے رفقا میں سے ہیں۔ جو علی گڑھ تحریک کے ساتھ وابستہ رہے۔ انھیں اردو ادب کی تاریخ میں پہلے ناول نگار کا مقام حاصل ہے۔ انھوں نے جدید انداز کی کہانیوں کے لیے ایک زندہ زبان برتی اور شگفتہ اُسلوب کی بنیاد ڈالی۔ 3 مئی 1912ء کو ڈپٹی نذیر احمد کا انتقال ہوا۔

مشق

1۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ مولوی نذیر احمد کا سنِ ولادت ہے۔

(الف) 1830ء (ب) 1831ء

(ج) 1832ء (د) 1833ء

ii۔ مولوی نذیر احمد کے والد کا نام تھا۔

(الف) مولوی کرامت علی (ب) مولوی سعادت علی

(ج) مولوی سلامت علی (د) مولوی شجاعت علی

iii- دہلی کالج میں مولانا نذیر احمد کو کتنے روپے ماہوار وظیفہ ملتا تھا؟

(الف) چار روپے (ب) سات روپے

(ج) دس روپے (د) پندرہ روپے

iv- 1906ء میں ایڈنبرا یونیورسٹی نے نذیر احمد کو کون سی ڈگری دی؟

(الف) بی اے (ب) ایل ایل ابی

(ج) ایل ایل ڈی (د) پی ایچ ڈی

2۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر جملے مکمل کریں۔

الف۔ چار سال کی عمر میں نذیر احمد کے والد اُنھیں ۔ لے گئے۔

ب۔ نذیر احمد نے مدرسہ اورنگ زیب میں ۔ سے استفادہ کیا۔

ج۔ 1857ء کے ہنگاموں کے بعد نذیر احمد کو الہ آباد بنا دیا گیا۔

د۔ مولوی نذیر احمد نے..........کا فصیح ترجمہ بھی کیا۔

ہ۔ ڈپٹی نذیر احمد سر سیّد احمد خاں کے میں سے ہیں۔

3۔ درج ذیل الفاظ/ تراکیب کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

صرف ونحو ۔ استفادہ ۔ تصنیف وتالیف ۔ موضوعات ۔ اعزازات

4۔ واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیے۔

مذہب ۔ مضامین ۔ رفقا ۔ اساتذہ ۔ ترجمہ

5۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

الف۔ مولوی نذیر احمد کہاں پیدا ہوئے؟

ب۔ مولوی نذیر احمد نے کس مدرسے میں داخل ہو کر مولوی عبدالحق سے استفادہ کیا؟

ج۔ مولوی نذیر احمد نے کس قصبے میں بحیثیت مدرس فرائض انجام دیے؟

د۔ مولوی نذیر احمد کو شمس العلما کا خطاب کب ملا؟

6۔ کہانی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

مولانا ظفر علی خاں

مولانا ظفر علی خاں کا شمار ہمارے اہم قومی رہنماؤں میں ہوتا ہے۔ وہ ایک بڑے ادیب ، شاعر اور سیاست دان تھے۔ مولانا 1873ء میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد کا نام مولوی سراج الدین احمد تھا جو محکمہ ڈاک میں اعلیٰ افسر تھے۔ اُن کے گاؤں کا نام کرم آباد ہے جو وزیر آباد کے قریب واقع ہے۔ اُنھوں نے ابتدائی تعلیم وزیر آباد میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان پٹیالہ سے پاس کیا پھر علی گڑھ چلے گئے۔ وہاں سے بی۔اے کا امتحان پاس کیا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ مشہور مسلمان رہنما نواب محسن الملک کے سیکرٹری ہو گئے۔ پھر حیدر آباد دکن میں مترجم ہوئے اور ترقی کر کے رجسٹرار ہو گئے۔

مولانا ظفر علی خاں آزادی کی تحریک کے ایک بہت بڑے مجاہد تھے۔ اُنھوں نے زبان اور قلم سے اس تحریک میں جان پیدا کی۔ اس سلسلے میں اُن کے اخبار "زمیندار" کو خاص اہمیت حاصل ہے جس نے ہندوستان کی سیاست میں تہلکہ مچ دیا۔ ظفر علی خاں نے اپنے اخبار کے ذریعے سے علم و ادب اور صحافت کی بہت خدمت کی۔ اُن کی ان خدمات کی وجہ سے اُنھیں "بابائے صحافت" بھی کہا جاتا ہے۔ اُن کا یہ ہفت روزہ اخبار بعد میں روزنامہ بن گیا۔

ان کے والد، جد نے اُن کی مذہبی اور اخلاقی تربیت کی۔ گھر کا ماحول اسلامی ہونے کی وجہ سے نماز کے پابند تھے۔ ایک دفعہ ایک میچ میں ریفری تھے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو اُنھوں نے فوراً سیٹی بجائی اور کہا کہ کھیل نماز کے لیے بند کیا جاتا ہے اور خود امامت کرائی۔ کوئی جلسہ ہوتا یا کوئی جلوس، نماز کا وقت ہو جاتا تو فوراً نماز ادا کرتے تھے۔ ہمیشہ کہتے تھے کہ آزادیٔ مسجد، آزادیٔ وطن کا دوسرا نام ہے۔

مولانا ظفر علی خاں کی شخصیت بہت دل آویز تھی۔ ہمیشہ سچ بولتے تھے۔ ان کی یہ راست گوئی ان کے گھر کی پاکیزہ تربیت کا نتیجہ تھی۔ اُنھیں کبڈی، نیزہ بازی، گھڑ سواری، کرکٹ اور شکار کھیلنے کا بہت شوق تھا۔ ان کی جوانی کی شرارتوں میں شوخی بہت تھی۔ وہ اپنی شوخیوں میں خوش اخلاقی کا پہلو ہمیشہ مدِّ نظر رکھتے تھے۔ دوڑنے، ورزش کرنے اور تیز چلنے کی عادت بچپن ہی سے پڑ گئی تھی اور یہ عادت ہمیشہ قائم رہی۔ بزرگوں کا ادب کرتے اور چھوٹوں پر شفقت فرماتے تھے۔ دوستوں کے ساتھ انتہائی مروّت سے پیش آتے۔ ہمیشہ ''جیو اور جینے دو'' کے اصول پر قائم رہے۔

مولانا ظفر علی خاں کے مزاج میں تیزی، حاضر جوابی اور تقریر میں لطافت تھی۔ حافظہ غیر معمولی تھا۔ اُن کے معمولات میں سخت محنت، سفر، جفا کشی، حقہ اور چائے نوشی شامل تھے۔ ان کے علاوہ سیاحت، سیاست اور صحافت ان کی زندگی کا خاصہ تھی۔

وہ تحریک آزادی کے مجاہد ہونے کے علاوہ عربی، فارسی، اردو اور انگریزی کے عالم بھی تھے۔ اُنھوں نے مسلمانوں میں بیداری کا جذبہ پیدا کرنے کے لیے نظمیں اور مضامین لکھے۔ مسلمانوں کو اُن کی کمزوریوں کا احساس دلایا۔ ظفر علی خاں کی زیادہ تر نظمیں ملّی، مذہبی، وقتی اور ہنگامی موضوعات پر ہیں۔ ادھر کوئی واقعہ رونما ہوا اُدھر اُنھوں نے فوراً نظم لکھ دی۔ اس طرح ان کی شاعری میں اُس دور کے کئی اہم واقعات محفوظ ہو گئے ہیں۔ اُنھیں نعت گوئی میں کمال حاصل تھا۔ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ اُن کی نعتوں میں کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا ہے۔

چُوما ہے قُدسیوں نے ترے آستانے کو	تھامی ہے آسمان نے جھک کر تری رکاب
شایاں ہے تجھ کو سرورِ کونین کا لقب	نازاں ہے تجھ پہ رحمتِ دارین کا خطاب
برسا ہے شرق و غرب پہ ابرِ کرم ترا	آدم کی نسل پہ ترے احساں ہیں بے حساب
پیدا ہوئی نہ تیری مواخات کی نظیر	لایا نہ کوئی تیری مساوات کا جواب

پاکستان بننے کے کچھ عرصہ بعد لاہور میں رہے۔ گرمی کا موسم مری میں گزارتے تھے۔ زندگی کے آخری ایام میں اُنھیں رعشہ ہو گیا تھا۔ بہت ضعیف ہو گئے تھے۔ آخر کار 27 نومبر 1956ء کو کرم آباد میں وفات پائی اور اپنے گھر کے پائیں باغ میں مدفون ہیں۔ ایک سچے مسلمان شاعر، حق گو صحافی اور ہمدرد قومی رہنما کی حیثیت سے اُن کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔

مشق

1۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- مولانا ظفر علی خاں پیدا ہوئے

(الف) 1872ء میں　(ب) 1873ء میں

(ج) 1874ء میں　(د) 1875ء میں

ii- مولانا ظفر علی خاں کے والد اعلیٰ افسر تھے

(الف) محکمہ پولیس میں　(ب) محکمہ ڈاک میں

(ج) محکمہ تعلیم میں　(د) محکمہ امداد باہمی میں

iii- مولانا ظفر علی خاں نے ابتدائی تعلیم حاصل کی

(الف) کرم آباد میں　(ب) دھونکل میں

(ج) وزیر آباد میں　(د) سوہدرے میں

iv- مولانا کے اخبار کا نام تھا

(الف) زمیندار　(ب) مشرق

(ج) کوہستان　(د) مغربی پاکستان

2۔ کالم الف کا ربط کالم ب سے قائم کریں اور جواب کا حرفی نمبر کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
1- 1873ء	i- مولانا کا سنِ وفات	
2- آزادیٔ مسجد	ii- مولانا کا سنِ پیدائش	
3- مولانا ظفر علی خاں کا اصول	iii- کرم آباد تحصیل وزیر آباد	
4- 1956ء	iv- جیو اور جینے دو	
5- مولانا کی جائے پیدائش	v- آزادیٔ وطن	

3۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر جملے مکمل کریں۔

الف۔ مولانا ظفر علی خاں کا شمار اہم قومی میں ہوتا ہے۔

ب۔ مولانا ظفر علی خاں ایک بڑے ادیب، شاعر اور ہیں۔

ج۔ مولانا نے ابتدائی تعلیم .... میں حاصل کی۔

د۔ مولانا ظفر علی خاں کی شخصیت بہت تھی۔

4۔ مثال کو دیکھ کر ان الفاظ کے واحد لکھیے۔

مثال : دوستوں سے دوست

چھوٹوں ۔ دیواروں ۔ بزرگوں ۔ اخباروں ۔ گھروں

5۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

الف۔ مولانا ظفر علی خاںؒ کے والد کس محکمے میں ملازم تھے؟

ب۔ تعلیم کے علاوہ مولانا ظفر علی خاں کن چیزوں میں دلچسپی لیتے تھے؟

ج۔ مولانا ظفر علی خاں کی نماز کی پابندی کی کوئی ایک مثال بیان کیجیے۔

د۔ مولانا ظفر علی خاں کی شاعری میں کون سا وصف نمایاں ہے؟

6۔ اس کہانی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں قلمبند کیجیے۔

7۔ اس کہانی کے پیراگراف ''مولانا ظفر علی خاں کی شخصیت . اصول پر قائم رہے'' کی تشریح کریں۔

☆O☆

پابندیٔ وقت

پابندیٔ وقت کے معنی ہیں کسی کام کو وقت پر انجام دینا۔ وقت ایک زنجیر ہے۔ سیکنڈ، منٹ، گھنٹے، دن، ہفتے، مہینے، سال اور صدیاں اسی زنجیر کی مختلف کڑیاں ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دودھ پیتا بچّہ بغیر سہارے زندہ نہیں رہ سکتا اور وہ ہر مرحلے میں اپنی ماں کا محتاج ہوتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ لڑکپن کی حدود میں داخل ہوتا ہے۔ اسے اب بھی کسی نہ کسی سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگرچہ وہ اپنی مرضی سے ہاتھ پاؤں ہلا سکتا ہے لیکن زندگی کے کئی معاملات میں اسے مدد کی ضرورت ہے۔ اسی طرح جوانی اور بڑھاپے کی عمر میں داخل ہوتا ہے۔ پھر موت اسے اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ یہ زندگی کا چکر ہے جو ازل سے ابد تک اسی طرح رہے گا اور اس میں ذرا فرق نہیں آسکتا۔

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یونہی تمام ہوتی ہے

وقت ایک ایسی قیمتی دولت ہے جس کے برابر کوئی اور دولت نہیں کیونکہ اگر ہم کسی چیز کو ایک دفعہ حاصل نہیں کر سکے تو قوتِ بازو یا مسلسل کوشش سے دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن وقت ایسی چیز ہے کہ اسے ایک دفعہ گنوا بیٹھے تو عمر بھر واپس نہ لا سکیں گے۔ ایک مفکر کا قول ہے۔

''دولت گئی تو کچھ نہ گیا، صحت گئی تو کچھ گیا لیکن وقت گزر گیا تو سب کچھ چلا گیا۔''

جس شخص نے وقت کی قدر و قیمت پہچانی وہ کامیاب ہوا اور جس نے سستی سے کام لے کر اس کی قدر نہ کی وہ ناکام و نامراد ہُوا۔ صرف وہی شخص منزلِ مقصود سے واقف ہو سکتا ہے جو اپنے فرائض وقت پر ادا کرتا ہے۔

نپولین بوناپارٹ کے نام سے کون واقف نہیں۔ اُس کی بہادری اور اولو العزمی کا سکّہ دُور دُور تک بیٹھا ہُوا تھا۔ بڑے بڑے بہادر اس کا نام سن کر کانپ جاتے تھے۔ سارا یورپ اس کی عظمت و شوکت کا اعتراف کرتا تھا لیکن افسوس ہے کہ اس کے ایک جرنیل کی ذرا سی غلطی سے اسے ایسی شکست کا سامنا کرنا پڑا جس نے

نہ صرف یہ کہ اسے موت کی آغوش میں سُلا دیا بلکہ فرانسیسوں کو ایک مدت تک کے لیے اٹھنے کے قابل نہ رہنے دیا۔

نپولین نے اپنی خداداد صلاحیت سے کام لے کر ایک چال چلی اور اپنے جرنیل کو حکم دیا کہ میں واٹرلو کے میدان میں پہنچ کر سامنے کی طرف سے دشمن پر حمہ کروں گا، تم بھی فلاں وقت پر پیچھے سے دشمن پر حملہ کر دینا۔ دشمن بوکھلا جائے گا اور مقابلے کی تاب نہ لا کر ہتھیار پھینکنے پر مجبور ہو جائے گا۔

نپولین نے عین اسی وقت دشمن پر ایسے زور سے حملہ کیا کہ مارتا دھاڑتا قلب تک جا پہنچا۔ لیکن پیچھے سے کوئی حملہ نہ ہُوا۔ نپولین دشمن کے گھیرے میں آ گیا اور اسی طرح لڑتے لڑتے شکست کھا کر قید ہُوا اور تھوڑے عرصے بعد مر گیا مگر اس کے جرنیل نے سستی سے کام لیا اور مقررہ وقت کے بعد پہنچا جس کے نتیجے میں زبردست شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ کائنات کا نظام بھی پابندیٔ وقت کی بدولت ہی قائم ہے۔ سورج مشرق سے نکل کر تمام کائنات کو روشن کر دیتا ہے۔ پھر سارا دن آسمان کے سینے پر رینگتا ہوا مغرب کی وادیوں میں چھپ جاتا ہے۔ رات کا اندھیرا ہر طرف چھا جاتا ہے۔ آسمان کی چادر پر ننھے ننھے تارے نہایت بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ مشرق سے چاند طلوع ہوتا ہے۔ جو اپنی نورانی کرنوں سے تمام عالم کو بقعۂ نور بنا دیتا ہے۔ سورج ہو یا چاند، ستارے ہوں یا دن رات کا پیدا ہونا، سب میں وقت کی پابندی پائی جاتی ہے۔ اگر سورج وقت پر نہ نکلے تو کائنات کا نظام بدل جائے۔ کسی بزرگ نے کہا ہے کہ وقت خدا کی امانت ہے جس کا ایک لمحہ بھی ضائع کرنا مجرمانہ خیانت ہے۔

یہ ایک مشہور مثل ہے کہ ''وقت سونا ہے'' اسی طرح بعض کہتے ہیں کہ ''وقت ہی زندگی ہے''۔ واقعی یہ حقیقت ہے۔ پابندیٔ وقت کو ملحوظ نہ رکھنا سب سے بڑا خسارا ہے۔ ایک ساعت کی بربادی سے جو نقصان ہوتا ہے اس کی تلافی زندگی بھر نہیں ہو سکتی۔ شاعر کہتا ہے۔

نہ کر عمر کی اک بھی ضائع گھڑی
کہ ٹوٹی لڑی جب کہ پھوٹی کڑی

فرینکلن نہایت محنتی اور وقت کا پابند تھا۔ وہ اپنا کام وقت کے مطابق کرتا اور ایک منٹ بھی ضائع

نہیں کرتا تھا۔ جب وہ بچہ ہی تھا تو اس کے والد کھانا کھانے کے بعد دیر تک بیٹھے رہتے اور ایک ایک پیالے پر دُعا کرتے رہتے۔ ایک دن فرینکلن اکتائے ہُوئے اپنے باپ سے کہنے لگا۔ ابا جان! آپ اپنی سب دولت اور ہمیشہ کی خوش حالی کے لیے ایک ہی دفعہ دُعا کیوں نہیں مانگ لیتے۔ اس طرح بہت سا وقت بچ جائے گا۔

واشنگٹن کے سیکرٹری نے ایک دن دفتر میں دیر سے پہنچنے کا عذر یہ پیش کیا کہ اس کی گھڑی پیچھے تھی۔ واشنگٹن نے کہا: ''یا تو اپنی گھڑی بدل لو ورنہ مجھے اپنا سیکرٹری بدلنا پڑے گا۔''

وقت وہ قیمتی سرمایہ ہے جو قدرت نے ہر شخص کو یکساں عطا کیا ہے۔ اب انسان کا فرض ہے کہ اس سے پوری طرح فائدہ اٹھائے۔ جو وگ وقت کی پابندی کے ساتھ اپنا کام انجام نہیں دیتے۔ انھیں ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔

نہ ہو کام کچھ اور دن ہو تمام — تو ڈوبا ہے دن اور ابھری وہ شام
نہ تو کل کے افسوس میں آج رو — کہ کل رونے بیٹھے گا پھر آج کو

ارکانِ اسلام کو ہی لیجیے نماز ہو یا روزہ، حج ہو یا کوئی اسلامی تہوار ہر ایک کے لیے وقت اور تاریخ مقرر ہے۔ اگر ہم ان فرائض کو بے وقت ادا کریں گے تو ان کی کوئی قیمت نہ ہوگی۔ اگر ہم روزے کے لیے سورج غروب ہونے سے قبل سے لے کر غروبِ آفتاب تک کی بجائے اپنی مرضی سے کوئی وقت مقرر کریں تو وہ روزہ قابلِ قبول نہ ہوگا۔

جو قومیں وقت کی پابندی نہیں کرتیں ذلیل وخوار ہوتی ہیں۔ اسی طرح وہ طالب علم جو وقت پر مطالعہ نہیں کرتا امتحان میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔

مشق

1۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ سیکنڈ، منٹ، گھنٹے کس چیز کی مختلف کڑیاں ہیں؟

(الف) وقت کی (ب) صرف ماضی کی
(ج) صرف حال کی (د) صرف مستقبل کی

ii- کائنات کے نظام میں کون سی چیز اہم ہے؟

(الف) پابندیٔ وقت (ب) موسموں کا ہیر پھیر

(ج) مشقت (د) دولت

2- سبق کے متن کو مدِّ نظر رکھ کر جملے مکمل کریں۔

الف۔ یہ زندگی کا . . . . ہے جو ازل سے ابد تک اسی طرح رہے گا۔

ب۔ جس شخص نے . . . . کی قدر و قیمت پہچانی وہ کامیاب ہوا۔

ج۔ اگر . . . . وقت پر نہ نکلے تو کائنات کا نظام بدل جائے۔

د۔ وقت خدا کی.......... ہے۔

3- مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔

انجام ۔ آہستہ ۔ زندگی ۔ محتاج ۔ جوانی

4- مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے۔

مقصود ۔ آشنا ۔ غفلت ۔ سورج ۔ خسارا

5- سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

6- پیراگراف ''ہم دیکھتے ہیں. . . .. مجرمانہ خیانت ہے۔'' کی تشریح کریں۔

☆O☆

لالچ کی سزا

ایک فقیر کا کسی جنگل سے گزر ہوا۔ راستے میں درختوں کے ایک بڑے جُھنڈ کے قریب اسے کوئی شے نظر آئی۔ اُس نے قریب جا کر دیکھا تو وہ پتھر کا ایک بُت تھا۔ فقیر نے اُسے اُس جگہ سے ہٹایا تو اس جگہ ایک چھوٹا سا سوراخ نظر آیا۔ فقیر نے سوراخ کے اردگرد سے مٹی ہٹائی تو نیچے اُسے ایک بہت بڑا خزانہ نظر آیا۔ فقیر اتنے بڑے خزانے کو اُٹھا نہ سکتا تھا۔ چنانچہ وہ اسے چھوڑ کر اپنے راستے پر چل دیا۔ چند دنوں بعد اس کی ملاقات ایک سوداگر سے ہوئی۔ وہ کہیں سے اپنا مال فروخت کر کے آ رہا تھا۔ اس کے ہمراہ آٹھ اونٹ تھے۔ فقیر نے سوداگر سے کہا: ''میں نے ایک جنگل میں بہت بڑا خزانہ دیکھا ہے۔ میں تمھیں صرف ایک شرط پر اُس کا پتا بتا سکتا ہوں''۔ سوداگر نے بڑی بے صبری سے کہا ''جلدی بتایے، میں آپ کی ہر شرط ماننے کو تیار ہوں۔'' فقیر نے کہا: ''جتنے اونٹ اس خزانے سے بھرو، اُن میں سے آدھے یا چوتھائی مجھے دینا ہوں گے۔'' سوداگر جھٹ بولا: ''میں آپ کو آدھے اونٹ دے دوں گا آپ مجھے فوراً اُس جگہ لے چلیے''۔ فقیر رضامند ہو گیا اور اسے اُس جنگل میں لے گیا۔ فقیر نے خزانے کی جگہ بتا دی۔ سوداگر نے اپنے آٹھوں اونٹ خزانے سے بھر لیے۔ اسی مقام سے ایک چھوٹی سی ڈبیا بھی ملی۔ فقیر نے اُسے اُٹھا کر دیکھا تو اس میں ایک قیمتی لعل تھا۔ اُس نے اُسے اپنی جیب میں رکھ لیا۔

حسبِ وعدہ سوداگر نے خزانے کے چار اونٹ فقیر کے حوالے کر دیے۔ کچھ دُور جا کر اُسے خیال آیا کہ فقیر تو چوتھائی حصہ پر بھی راضی تھا۔ میں نے خواہ مخواہ نصف حصہ دے دیا۔ اب بھی پوچھوں تو شاید وہ چوتھائی پر رضامند ہو جائے۔ یہ سوچ کر سوداگر نے فقیر سے کہا ''سائیں بابا: بے شک میں نے آدھے اونٹ دے دیے ہیں مگر آپ تو چوتھائی پر بھی راضی تھے۔ اگر آپ اس بات پر قائم رہیں تو دو اونٹ مجھے اور ملنے چاہئیں۔'' فقیر نے کہا: ''میاں! تم چاہو تو اب بھی دو اور اونٹ لے لو مجھے دو ہی کافی ہیں۔'' سوداگر نے اپنے چار اونٹوں میں یہ دو بھی ملا لیے مگر لالچ نے اُسے اب بھی چین نہ لینے دیا۔ اُس نے ہمت کر کے فقیر سے کہا: ''سائیں جی! آپ تو فقیر آدمی ہیں اور میں ٹھہرا دنیا کا کتا۔ باقی دو اونٹ بھی مجھے بخش دیجیے۔ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔

آپ کو دعائیں دیں گے۔" فقیر نے کہا: "میرے بھائی! اگر تمھاری یہی مرضی ہے تو یہ بھی لے لو۔ مجھے دنیا کی دولت سے کیا واسطہ۔"

یہ سن کر سوداگر کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ وہ آٹھوں اونٹ لے کر گھر کو چل پڑا۔ کافی دُور جانے کے بعد اُسے یاد آیا کہ فقیر کو ایک قیمتی لعل بھی ملا تھا۔ اگر وہ بھی مل جائے تو بڑا لطف آئے گا۔ یہ خیال آتے ہی اُس نے اونٹوں کو اپنے ملازموں کے ساتھ آگے روانہ کر دیا اور خود فقیر کی تلاش میں پٹ پڑا۔ یہ لالچ کا مارا سارا دن فقیر کو ڈھونڈتا رہا لیکن فقیر نہ ملا۔ اسی دوران میں اس کے اونٹ بھی بہت دُور نکل گئے۔ سورج غروب ہونے لگا تو سوداگر بہت گھبرایا کہ جنگل میں کھاؤں کیا اور رہوں کہاں۔ اب اس نے جلدی جلدی جنگل سے نکلنے کی کوشش کی مگر راستا بڑا دشوار گزار اور لمبا تھا۔ اتنی دیر میں ہر طرف تاریکی چھا گئی۔ اردگرد سے جنگلی درندوں کی آوازیں آنے لگیں۔ اُن آوازوں کو سن کر اُس کا کلیجہ باہر آنے لگا۔ اتنے میں پاس کی جھاڑی سے ایک شیر نکل کر دھاڑنے لگا۔ سوداگر نے مارے خوف کے ایک طرف بھاگنا شروع کر دیا۔ قدموں کی آہٹ سن کر شیر سوداگر کے سر پر آن پہنچا۔ اُس نے ایک چھلانگ لگا کر سوداگر کو دبوچ لیا اور اُس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے۔

سوداگر نے لالچ کیا۔ وہ سب کچھ حاصل کر لینا چاہتا تھا لیکن اُس لالچ کی وجہ سے اُسے اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑے۔ اُس کا سب مال و اسباب یہیں رہ گیا۔

مشق

1۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- فقیر نے جنگل میں کیا دیکھا؟

(الف) جواہرات کا ڈھیر (ب) ایک بہت بڑا خزانہ (ج) چاندی کا ڈھیر

ii- فقیر نے کس شرط پر سوداگر کو خزانے کا پتا بتایا؟

(الف) خزانے سے بھرے ایک تہائی اونٹ (ب) خزانے سے بھرے دو اونٹ

(ج) خزانے سے بھرے آدھے یا چوتھائی اونٹ

iii- سوداگر کو جنگل میں پھاڑ کھایا۔

(الف) بھیڑیے نے　　(ب) شیر نے　　(ج) چیتے نے

2۔ مندرجہ ذیل کالموں کے الفاظ کی مدد سے جملے ترتیب دیں۔

i- فقیر کو دور سے	قیمتی لعل بھی	آٹھ اونٹ بھر لیے
ii- سوداگر کے دل میں	خزانے کے	نظر آیا
iii- سوداگر نے	پتھر کا ایک بت	حاصل کرنے کا خیال پیدا ہوا

3۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر مختصر جواب لکھیں۔

i- فقیر نے کس شرط پر سوداگر کو خزانے کا پتا بتایا؟

ii- فقیر کو چار اونٹ دینے کے بعد سوداگر نے اُس سے کیا کہا؟

iii- خزانے کے تمام اونٹ حاصل کرنے کے بعد سوداگر کو کس بات کا خیال آیا؟

iv- سوداگر کو لالچ کی کیسے سزا ملی؟

4۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر خالی جگہ پُر کیجیے۔

i- ایک فقیر کا کسی ---- سے گزر ہوا۔

ii- فقیر اتنے بڑے ---- کو نہ اُٹھا سکتا تھا۔

iii- چند دنوں بعد اُس کی ---- ایک سوداگر سے ہوئی۔

iv- مجھے دُنیا کی ---- سے کیا واسطہ۔

v- راستہ بڑا ---- اور لمبا تھا۔

5۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

جھنڈ ۔ فروخت ۔ شرط ۔ رضا مند ۔ ڈبیا ۔ لعل ۔ نصف ۔ محبت ۔ لطف ۔ پلٹ

☆O☆

سُلطان صلاحُ الدّین ایّوبی

سلطان صلاح الدین ایّوبی کا اصل نام یُوسُف تھا اور کنیت ابو المظفر تھی۔ تاریخ انھیں صلاحُ الدّین ایّوبی کے نام سے یاد کرتی ہے۔ وہ **1138**ء میں بغداد کے قریب ایک مقام قلعہ تکریت میں پیدا ہوئے جو دریائے دجلہ کے قریب ہے۔ نسلاً کُرد تھے۔ اُن کے والد محترم کا نام نجم الدین ایّوب تھا اور وہ موصل کے امیر عماد الدین زنگی کے پاس ملازم تھے۔ صلاح الدّین آٹھ برس کے ہوئے تو عمادالدین زنگی اپنے غلاموں کے ہاتھوں مارا گیا اور اُس کا چھوٹا بیٹا نورالدین زنگی حلب کا امیر بن گیا۔ صلاح الدین ایّوبی کے والد اور چچا اس کے حامی تھے۔ جب اُنھوں نے دمشق فتح کیا تو نورالدین شام کا بادشاہ بن گیا۔

ایّوبی بچپن ہی سے بہادر اور دلیر تھا۔ بڑا ہوشیار اور عقل مند تھا، نیک اور پرہیز گار تھا۔ اُس کی طبیعت میں بڑی عاجزی تھی۔ صلاح الدین کے لڑکپن کا زیادہ تر زمانہ دمشق میں گزرا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جنگ زوروں پر تھی۔ عیسائی اور مسلمان اپنی اپنی بہادری کے جوہر دکھانے میں مصروف تھے۔ اچانک ایک تیر عیسائی سپہ سالار کی گھوڑی کو لگا اور وہ مرگئی۔ نتیجتاً وہ پیدل لڑنے لگا۔ مخالف سپہ سالار بھی یہ منظر دیکھ رہا تھا اس نے فوراً اپنے غلام کو طلب کیا اور حکم دیا کہ وہ اصطبل سے دو بہترین گھوڑے لے کر بطور تحفہ پیدل لڑنے والے سپہ سالار کے پاس جائے اور اسے یہ پیغام دے کہ مقابلہ برابری کی بنا پر ہوتا ہے یہ چیز ناپسندیدہ ہے کہ ایک فریق گھوڑے پر بیٹھا ہو اور دوسرا پیدل لڑے۔

یہ گھوڑے عنایت کرنے والا عظیم سپہ سالار سلطان صلاح الدین ایوبی تھا جبکہ مخالف سپہ سالار انگریزی تاریخ کا مشہور ہیرو انگلستان کا بادشاہ رچرڈ تھا جو شیر دل کے نام سے مشہور تھا۔

جب غلام گھوڑے لے کر رچرڈ کے پاس پہنچا تو اس کے مشیروں نے کہا کہ وہ یہ گھوڑے استعمال نہ کرے کیونکہ یہ تربیت یافتہ گھوڑے اُسے مسلمانوں کے لشکر میں لے جائیں گے اور مزید یہ کہ یہ ایک سوچی سمجھی چال ہے لیکن شاہ انگلستان نے یہ کہہ کر اُن کی بات ماننے سے انکار کر دیا کہ ایسا اعلیٰ ظرف انسان ایسی گھٹیا حرکت نہیں کر سکتا۔

صرف شاہ انگلستان ہی نہیں بلکہ انگریز شاعروں نے بھی سلطان صلاح الدین ایوبی پر نظمیں لکھ کر اُسے خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ وہ افسانوی شہرت کا مالک تھا۔ آج بھی مسلم امت کو اُس جیسے عظیم سپہ سالار کی ضرورت ہے۔

وہ بہادر، نڈر، اعلیٰ ظرف اور رحمدل انسان تھا جس کی عظمت کا اعتراف متعصب یورپی مورخین نے بھی کیا ہے۔ بیت المقدس کی فتح پر جو اکتوبر 1187ء میں ہوئی، اُس نے دشمنوں سے جو اچھا سلوک کیا وہ تاریخ کا حصہ ہے۔ اس کے برعکس نوے سال پہلے جب شہزادے گاڈفرے نے بیت المقدس فتح کیا تو وہ قتل و غارت کی کہ مسلمانوں کے خون پر سے فاتح فوج کے گھوڑے پھسل پھسل جاتے تھے جبکہ صلاح الدین ایوبی نے نہ صرف تمام عیسائیوں کو مع مال و متاع وہاں سے جانے دیا بلکہ بے شمار قیدیوں کی رہائی کے لیے اپنی جیب سے فدیہ بھی دیا۔

وہ انتہائی وسیع القلب شخص تھا کیونکہ جب شاہ انگلستان بیمار ہوا تو اُس نے شاہی طبیب کو پھل وغیرہ دے کر علاج کے لیے بھیجا۔ اسی طرح ایک عیسائی عورت کا بچہ گم ہو گیا تو اُس نے اپنی فوج کو اس کی تلاش پر مامور کیا اور بچے کو تلاش کر کے اُس کی ماں تک پہنچایا۔

سلطان نے مسجدیں عیسائیوں کے قبضے سے واپس لیں اور مسلمانوں کے حوالے کیں جبکہ عیسائیوں نے مسجد اقصیٰ اور دوسری مسجدوں پر قبضہ کر کے اُن کی شکل تک بدل ڈالی تھی۔ عیسائیوں نے ہمیشہ مسلمانوں کو نقصان پہنچایا حتیٰ کہ وہ ان کی قتل و غارت سے بھی باز نہیں رہے۔ اُنھوں نے مسلمانوں کے علاقوں پر قبضہ کیا، اُنھیں بیدردی سے لوٹا اور قیدیوں کے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا۔ اس کے برعکس سلطان صلاح الدین ایوبی

نے عیسائی قیدیوں کے ساتھ بہت عمدہ سلوک کیا۔ اُنھیں ہر طرح کا آرام پہنچایا اور اُن کی تمام ضرورتیں پوری کیں۔ غریب اور صلح پسند عیسائیوں کو مُعاف کر دیا البتہ اُن سے جو دولت مند تھے جنگ کا تاوان ضرور وصول کیا۔

سلطان نے دنیا کے نقشے پر موجود ممالک میں سے فلسطین، اسرائیل، شام، اردن، لبنان اور مصر پر بلا شرکتِ غیرے حکومت کی۔ وہ صلیبی جنگوں کا عظیم فاتح ہے اس نے بیت المقدس فتح کیا۔ اسلام کا یہ عظیم سپہ سالار 4 مارچ 1193ء کو وفات پا گیا۔ اُس کی وفات کے بعد اُس کی ذاتی جائداد کا حساب کیا گیا تو ایک گھوڑے، ایک زرہ، ایک تلوار، ایک دینار اور چھتیس درہم کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ وہ شدید خواہش کے باوجود حج نہ کر سکا، کیونکہ ان کے پاس حج کے لیے زادِ راہ نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ اُس آزاد مرد کی مغفرت فرمائے۔ (آمین)

مشق

1۔ سبق کا متن مدِّ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- سلطان صلاح الدین ایوّبی نسلاً

(الف) ایرانی تھا — (ب) عربی تھا

(ج) کُرد تھا — (د) پٹھان تھا

ii- سلطان صلاح الدین ایوّبی کے لڑکپن کا زیادہ زمانہ گزرا

(الف) دمشق میں — (ب) شام میں

(ج) میسور میں — (د) حلب میں

iii- سلطان صلاح الدین ایوّبی نے بیت المقدس فتح کیا

(الف) 1183ء میں — (ب) 1185ء میں

(ج) 1187ء میں — (د) 1189ء میں

iv۔ کن شاعروں نے سلطان صلاح الدین ایوّبی پر نظمیں لکھ کر انھیں خراجِ تحسین پیش کیا؟

(الف) انگریز (ب) عرب

(ج) ایرانی (د) ہندی

2۔ سبق کو مدِ نظر رکھ کر جملے مکمل کریں۔

الف۔ سلطان صلاح الدین ایوّبی کی کنیت ..... تھی

ب۔ سلطان صلاح الدین ایوّبی بچپن ہی سے بہادر اور ..... تھا۔

ج۔ سلطان کی عظمت کا اعتراف متعصّب یورپ ..... نے بھی کیا۔

د۔ سلطان صلاح الدین ایوّبی کے لڑکپن کا زیادہ تر زمانہ ..... میں گزرا۔

ہ۔ سلطان انتہائی وسیع القلب......... تھا۔

3۔ کسی خاص چیز یا جگہ کے نام کو اسم معرفہ کہتے ہیں اس سبق میں سے اسم معرفہ الگ کیجیے۔

4۔ ''صلح پسند'' میں پسند لاحقہ ہے ایسے ہی تین الفاظ اور لکھیے جن میں پسند لاحقہ ہو۔

5۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

الف۔ سلطان صلاح الدین ایوّبی کہاں پیدا ہوئے؟

ب۔ سلطان صلاح الدین ایوّبی کی بہادری کا کوئی ایک واقعہ لکھیے۔

ج۔ سلطان صلاح الدین ایوّبی کا مدِّ مقابل کون تھا؟

د۔ سلطان صلاح الدین ایوّبی کی ذاتی ملکیت کیا تھی؟

6۔ کہانی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

☆O☆

ریل کا سفر

نہ گنجائش کو دیکھ اس میں نہ تو مَردم شماری کر
لنگوٹی کس ، خدا کا نام لے ، گھس جا ، سواری کر

عبث گننے کی یہ کوشش کہ ہیں کتنے نفوس اس میں
کہ نکلے گا ذرا تو دیکھ تیرا بھی جلوس اس میں

وہ کھڑکی سے کسی نے "مورچہ بندوں" کو للکارا
پھر اپنے سر کا گٹھڑ دوسروں کے سر پہ دے مارا

یہ سارے کھیت کے گنے کٹا لایا ہے ڈبے میں
وہ گھر کی چارپائی تک اٹھا لایا ہے ڈبے میں

وہ اک رسی میں پورا لاؤ لشکر باندھ لائے ہیں
یہ بستر میں ہزاروں تیر و نشتر باندھ لائے ہیں

صراحی سے گھڑا ، روٹی سے دستر خوان لڑتا ہے
مسافر خود نہیں لڑتا مگر سامان لڑتا ہے

وہ حضرت جو عوام الناس میں گھل مل کے بیٹھے ہیں
رضائی میں وہ یوں بیٹھے ہیں گویا سِل کے بیٹھے ہیں

وہ آ پہنچا کوئی چمٹا بجا کر مانگنے والا
بہت مقبول ہے لوگوں میں گا کر مانگنے والا

بہم یوں گفتگو میں آشنائی ہوتی جاتی ہے
لڑائی ہوتی جاتی ہے ، صفائی ہوتی جاتی ہے

(سید ضمیر جعفری)

مشق

1۔ سبق کا متن مدِّنظر رکھ کر درست جملوں کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- شاعر کہتا ہے کہ ریل گاڑی میں سوار ہونا ہو تو----

(الف) خالی ڈبے میں بیٹھو (ب) گنجائش دیکھ کر بیٹھو (ج) گنجائش نہ دیکھو

ii- ایک شخص ریل کے ڈبّے میں اٹھا لایا----

(الف) اپنے گھر کی کرسی (ب) اپنے گھر کی چارپائی (ج) اپنے گھر کا بنچ

iii- ریل کے ڈبّے میں ایک شخص نے دوسرے کے سر پر دے مارا----

(الف) اپنا بیگ (ب) اپنا جوتا (ج) اپنے سر کا گٹھڑ

2۔ مندرجہ ذیل کالموں کی مدد سے جملے ترتیب دیں۔

i- ڈبے میں	ریل میں	باندھ لایا
ii- جیب کترے	کھیت کے گنّے	مسافر گھس گئے
iii- ایک شخص ڈبے میں	گنجائش سے زیادہ	ہاتھ کی صفائی دکھا جاتے ہیں

3۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i- ریل میں سفر کرنے والے مسافروں کی حالت کو کیسے بیان کیا گیا ہے؟

ii- ریل میں مسافر کیا کچھ لاد لاتے ہیں؟

iii- رضائی میں بیٹھے ہوئے مسافر کا نقشا کس طرح بیان کیا گیا ہے؟

iv- ریل میں مسافروں کی جیبوں کی صفائی کس طرح ہوتی ہے؟

4۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفُّظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

گنجائش ۔ لنگوٹی ۔ جلوس ۔ گٹھڑ ۔ صراحی ۔ دسترخوان ۔ عوام الناس ۔ چمٹنا ۔ مقبول ۔ گفتگو

5۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے معنی لکھیے۔

مردم شماری ۔ عبث ۔ نفوس ۔ مورچہ بند ۔ اوشکر ۔ تیرنشتہ ۔ بہم ۔ آشنائی

تحریک پاکستان میں طلبہ کا کردار

اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ہمیں ایک آزاد ملک عنایت فرمایا ہے۔ یہ آزادی برصغیر کے مسلمانوں کی بے پناہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ عورتوں، مردوں، بوڑھوں، جوانوں اور بچوں نے پاکستان حاصل کرنے کے لیے بے شمار جانی اور مالی قربانیاں دیں۔ مسلمان رہنماؤں نے جب ایک آزاد وطن کا مطالبہ کیا تو پوری قوم نے اُن کی آواز پر لبیک کہا۔ ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر ایک ہی نعرہ تھا:

''لے کے رہیں گے پاکستان، لے کے رہیں گے پاکستان''

آزادی کی اس تحریک میں برِصغیر کے مسلمان طلبہ نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ تحریکِ پاکستان کے ہر محاذ پر وہ سب سے آگے تھے۔ پاکستان کا نام بھی ایک مسلمان طالب علم، چودھری رحمت علی نے تجویز کیا۔ چودھری رحمت علی کا تعلق گجرات (پنجاب) سے تھا۔ وہ اُن دِنوں انگلستان میں زیرِ تعلیم تھے۔ انھوں نے آزادی کی تحریک کو وہاں بھی جاری رکھا اور ایک کتابچہ شائع کیا جس میں انھوں نے پنجاب، سرحد، کشمیر، سندھ اور بلوچستان کے علاقوں کو الگ کر کے ایک آزاد اسلامی ریاست بنانے کی تجویز پیش کی۔ اپنی اس تجویز کو انھوں نے پاکستان کا نام دیا۔ آپ نے یہ کتابچہ لندن میں دوسری گول میز کانفرنس کے موقع پر تقسیم کیا۔

اُن دنوں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ مسلمان طلبہ کا ایک بہت بڑا مرکز تھی۔ مسلمان طلبہ نے یہاں اپنی ایک یونین بنائی۔ 1941ء میں اس یونین نے قائدِاعظمؒ کو مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے اپنے ہاں مدعو کیا۔ انھوں نے قائدِاعظمؒ کو بتایا کہ یہاں کے طلبہ پاکستان کو حاصل کرنے کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ طلبہ کا یہ بیان قائدِاعظمؒ اور پاکستان سے بے پناہ محبت کا اظہار تھا۔

پنجاب کے مسلمان طلبہ نے بھی تحریکِ پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔ انھوں نے قائدِاعظمؒ اور علامہ اقبالؒ کے افکار کو دُور دُور تک پہنچایا۔ شہروں، قصبوں اور دیہی علاقوں کے دورے کیے اور لوگوں کو پاکستان کی حمایت کے لیے قائل کیا۔ اس کے بڑے اچھے نتائج مرتب ہوئے۔ انھوں نے تحریک کے ہر نازک موڑ پر قربانیاں دیں۔ قراردادِ پاکستان کے موقع پر جوش و جذبہ دکھایا۔ 1946ء کے انتخابات اور سول نافرمانی کی تحریک میں

ناقابلِ بیان جرأت کا مظاہرہ کیا اور گرفتاریاں بھی دیں۔ اس سلسلے میں اسلامیہ کالج ریلوے روڈ کے طلبہ نے ایک تاریخی کردار ادا کیا۔ انھوں نے مسلمانوں کو متحِد اور منظّم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

سندھ کے مسلمان طلبہ کا سب سے بڑا مرکز سندھ مدرسہ کراچی تھا۔ قائداعظمؒ نے اسی مدرسے سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا تھا۔ اس مدرسے نے پاکستان کا پیغام عوام تک پہنچانے میں بڑا کام کیا۔ چنانچہ اس مدرسے سے اٹھنے والی مسلمان طلبہ کی تحریک پورے سندھ میں پھیل گئی۔ سندھ کے بہت سے مسلمان نوجوان مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے پڑھے ہوئے تھے۔ اُن کی وجہ سے بھی بہت سے نوجوان پاکستان کی تحریک سے متاثر ہوئے۔ یوں مسلم طلبہ کی اس تحریک سے سندھ میں بیداری کی لہر اٹھی۔

دوسرے صوبوں کی طرح سرحد کے طلبہ نے بھی تحریک پاکستان میں اپنا کردار ادا کیا۔ انھوں نے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لیے ہر طرح کی قربانیاں دیں۔ اس ضمن میں اسلامیہ کالج پشاور اور ایڈورڈ کالج پشاور کے طلبہ کی خدمات قابلِ تعریف ہیں۔ قائداعظمؒ سرحد کے دورے پر آتے تو آپ ان کالجوں کے طلبہ سے ضرور ملاقات کرتے۔ 1945ء میں قائداعظمؒ سرحد کے دورے پر آئے۔ طلبہ نے آٹھ ہزار روپے کی ایک تھیلی اُن کی خدمت میں پیش کی۔ یہ طلبہ اپنا سب کچھ قربان کرنے کو تیار تھے۔

بلوچستان اور بنگال کے طلبہ نے بھی آزادی کی جدوجہد میں جوش و خروش سے حصّہ لیا۔ اُن کی کوششوں سے ان علاقوں کی فضا بدل گئی۔ انھوں نے قائداعظمؒ کا پیغام گھر گھر پہنچا دیا۔

غرض یہ کہ مسلمان طلبہ نے تحریکِ پاکستان میں ایک ہراول دستے کا کام کیا۔ انھوں نے بڑی جرأت اور ہمت سے ہر مصیبت کا مقابلہ کیا۔ اپنے پیارے وطن کے لیے جانوں کے نذرانے پیش کر کے آزادی کے قافلے کو رواں دواں رکھا۔ یہ اُنھیں کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ 14 اگست 1947ء کو پاکستان وجود میں آ گیا۔

مشق

1۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر مختصر جواب لکھیں۔

i- برصغیر کی آزاد اسلامی مملکت ''پاکستان'' کا نام کس نے تجویز کیا؟

ii- چودھری رحمت علی نے تحریکِ پاکستان میں کیسے حصّہ لیا؟

iii- قیامِ پاکستان میں پنجاب کے طلبہ کا کردار بیان کیجیے۔

iv- صوبہ سرحد میں تحریکِ پاکستان کے مراکز کالجوں کے نام کیا تھے؟

v- پاکستان کب معرض وجود میں آیا؟

2۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفّظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

برصغیر ۔ تجویز ۔ افکار ۔ جرات ۔ متحد ۔ منظم ۔ خدمت

3۔ فعل وہ کلمہ ہے جس میں کسی کام کا کرنا، ہونا یا سہنا کسی زمانے کی مناسبت سے پایا جائے۔ جیسے علی نے خط لکھا۔ انھوں نے یہ کتاب پڑھی۔ طلبہ نے تحریکِ پاکستان میں حصہ لیا۔ عائزہ اسکول جاتی ہے۔ ہم نے اپنا کام ختم نہیں کیا۔ ان جملوں میں لکھا، پڑھی، لیا، جاتا اور کیا فعل ہیں۔
ان مثالوں کو سامنے رکھ کر اس سبق میں استعمال ہونے والے دس فعل چُن کر لکھیے۔

4۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع لکھیے۔

معجزہ ۔ طبقہ ۔ مطالبہ ۔ مقصد ۔ تجویز ۔ کتابچہ ۔ مرکز ۔ نتیجہ ۔ جذبہ ۔ خدمت

5۔ ''ور'' لاحقے سے پانچ الفاظ بنایئے، جیسے جانور۔

6۔ سبق کے متن کو مدِّ نظر رکھ کر خالی جگہ پُر کیجیے۔

i- پاکستان کا قیام ایک------- سے کم نہیں ہے۔

ii- پاکستان کا نام------- نے تجویز کیا۔

iii- مسلمان طلبہ نے تحریک پاکستان میں ایک دستے کا کردار ادا کیا۔

iv- سندھ کے مسلمان طلبہ کا سب سے بڑا مرکز------- کراچی تھا۔

v- سرحد کے طلبہ نے قائد اعظمؒ کو------- کی ایک تھیلی پیش کی۔

☆O☆

خانہ داری

حلیمہ کے ابا اور امّی کالج میں پڑھاتے ہیں۔ گھر میں دادا جان اور دادی جان کے علاوہ حلیمہ کا ایک بھائی سعد بھی رہتا ہے جو اس سے دو سال چھوٹا ہے۔ حلیمہ اور سعد اسکول سے واپس آئے دادا، دادی، امّی اور ابو کو سلام کر کے دعائیں لیں۔ اپنا بستہ سنبھال کر رکھا۔ اسکول کا لباس تبدیل کیا اور گھر کا لباس پہن لیا۔ حلیمہ کے گھر کا ماحول انتہائی پُرسکون ہے۔ اس کا گھر صاف ستھرا ہے۔ حلیمہ کی ماں اور باپ دونوں خوش رہتے ہیں حلیمہ گھر کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتی ہے جبکہ اس کا بھائی بھی باپ کے ساتھ گھر کے چھوٹے چھوٹے کاموں میں دلچسپی لیتا ہے۔

دونوں بچے دادا دادی کے چھوٹے چھوٹے کام کرتے ہیں۔ ان کا احترام کرتے ہیں اور دل و جان سے خدمت کرتے ہیں۔ اگر گھر کے سب لوگ مل جل کر گھر کے تمام کام سرانجام دیں تو گھر کا ماحول صاف ستھرا رہتا ہے۔ کیونکہ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہے کہ صفائی نصف ایمان ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہاتھ سے کام کرنا پسند فرماتے تھے۔ اپنے جوتے تک گانٹھ لیتے تھے۔ بکری کا دودھ دوہ لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی چہیتی بیٹی حضرت فاطمہؓ کو بھی کوئی کنیز نہیں دی تھی حالانکہ سارا عرب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیرِ نگیں تھا۔ حضرت فاطمہؓ گھر کا سارا کام خود کرتی تھیں۔ پانی بھر کر لاتی تھیں، چکّی پیستی تھیں۔ ان کے ہاتھوں میں چھالے پڑ جاتے لیکن کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہ لاتیں۔

حلیمہ کی امّی انتہائی سادہ اور قناعت پسند خاتون ہیں۔ گھر کے تمام کام خود کرتی ہیں۔ گھر کے چھوٹے چھوٹے کاموں میں حلیمہ اپنی امّی کی مدد کرتی ہے۔ آج حلیمہ اسکول سے آئی تو اس نے اپنی امّی سے پوچھا۔ امّی جان خانہ داری کیا ہوتی ہے؟ ہماری استانی نے کہا ہے کہ اب ہم خانہ داری بھی پڑھیں گے۔

حلیمہ کی امّی نے جواب دیا۔ بیٹا خانہ داری میں گھر کی ہر قسم کی صفائی، سجاوٹ، کپڑوں کی سلائی، دھلائی، کڑھائی، والدہ کی دیکھ بھال اور باورچی خانے کے تمام کام شامل ہیں۔ کیونکہ یہ تمام گھریلو اُمور مل

کے سپرد ہوتے ہیں اس لیے بچوں کو چاہیے کہ گھریلو کاموں میں ماں کا ہاتھ بٹائیں۔ گھر کا نظام خوب صورت بنانے کے لیے ضروری ہے کہ کفایت شعاری سے کام لیا جائے۔ ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میانہ روی پسند تھی۔ ہمیں چاہیے کہ چادر دیکھ کر پاؤں پھیلائیں۔ گھر کا صاف ستھرا ہونا بہت ضروری ہے۔ اچھے بچے گھریلو کاموں میں ماں باپ کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ حلیمہ گھر کی صفائی اور باورچی خانے کے تمام کاموں میں اپنی ماں کی مدد کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حلیمہ نے چھوٹی سی عمر میں بہت سارے کام سیکھ لیے ہیں۔ جن میں انڈا ابالنا، آملیٹ بنانا، مہمانوں کے لیے شربت بنا کر سلیقے سے پیش کرنا شامل ہیں۔

اس کے علاوہ گھر کی صفائی میں دونوں بہن بھائی ماں باپ کی مدد کرتے ہیں۔ حلیمہ ماں کے ساتھ صفائی کرتے وقت گھر کی ساری جھاڑ پونچھ کرتی ہے اور اس کا بھائی سعد باپ کے ساتھ سودا سلف لانے میں اور پودوں کو پانی دینے میں مدد کرتا ہے۔ سہ پہر کو دونوں بہن بھائی اپنی اپنی کرسی پر بیٹھ کر اسکول کا کام باقاعدگی سے کرتے ہیں۔ گھر کے کاموں اور اسکول کے کام سے فارغ ہو کر اپنا سبق یاد کرتے ہیں۔ دونوں بہن بھائی نماز پنجگانہ ادا کرتے ہیں۔ اس کے بعد سو جاتے ہیں تا کہ صبح جلد اُٹھ سکیں اور اسکول وقت پر پہنچ جائیں۔

مشق

1۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- حلیمہ کے امّی اور ابو پڑھاتے تھے۔

(الف) اسکول میں　　(ب) کالج میں　　(ج) مدرسے میں

ii- آپؐ پسند فرماتے تھے۔

(الف) کسی کے ہاتھ سے کام کروانا　　(ب) اپنے ہاتھ سے کام کرنا

(ج) خود کام نہ کرنا

2۔ مندرجہ ذیل جملوں کی ترتیب درست کیجیے۔

i- حلیمہ اور سعد نے	نصف	چھوٹے چھوٹے کام کرتے ہیں
ii- دونوں بچے	اسکول کا لباس	ایمان ہے
iii- صفائی	دادا دادی کے	تبدیل کیا

3۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیجیے۔

i- حلیمہ کے گھر میں کتنے افراد رہتے ہیں؟

ii- حلیمہ کی والدہ کیسی خاتون ہیں؟

iii- خانہ داری کیا ہے؟

iv- حلیمہ نے چھوٹی عمر میں کون کون سے کام سیکھ لیے ہیں؟

4۔ اِعراب لگا کر تلفُّظ واضح کریں۔

سعد ۔ لباس۔ احترام ۔ انجام ۔ نصف ۔ شکایت ۔ سجاوٹ ۔ شربت ۔ سبق

☆O☆

دیہی زندگی کے فائدے

موسم گرما کی چھٹیوں میں فاطمہ اپنے گاؤں سے شہر گئی کیونکہ اس کے چچا جان شہر میں رہتے ہیں۔ فاطمہ کا اپنے چچا زاد بہن بھائیوں کے ساتھ ایک ہفتہ انتہائی خوش گوار گزرا۔ شہر کی رونق اور چہل پہل اسے پسند آئی۔ واپسی پر گھر آ کر اس نے اپنے دادا جان سے کہا: ''دادا جان! ہمارا گھر شہر میں کیوں نہیں ہے۔ وہاں ضرورت کی ہر چیز آسانی سے مل جاتی ہے۔'' دادا جان نے جواب دیا: ''بیٹا آپ کی بات درست ہے کہ کچھ چیزیں شہر میں آسانی سے مل جاتی ہیں لیکن گاؤں میں رہنے کے بھی بے شمار فائدے ہیں۔''

یہ بات ضرب المثل ہے کہ ''دیہات اللہ تعالیٰ نے بنائے اور شہر انسان نے آباد کیے۔'' دیہات کے لوگ فطرت سے قریب ہوتے ہیں۔ دیہات کے مناظر میں قدرت کا عکس نظر آتا ہے۔ یہی عکس دیہاتیوں میں بھی ہوتا ہے۔ دیہات کا ماحول فضائی آلودگی سے پاک اور صحت افزا ہوتا ہے۔ گاؤں کے نواح میں کارخانوں کی بھرمار نہیں ہوتی اس لیے زہریلا دھواں اور سبزے پر بُرے اثرات چھوڑنے والی آبی آلودگی بھی نہیں ہوتی۔ ٹریفک کا شور نہیں ہوتا جبکہ شہروں میں فضائی اور شور کی آلودگی بڑھ رہی ہے۔ دیہات میں سرسبز کھیت اور فصلیں دیکھ کر آنکھوں کو تراوت حاصل ہوتی ہے۔ حسین مناظر کی وجہ سے دیہات بہت خوب صورت اور اچھے نظر آتے ہیں۔ ان کا ماحول انسانی، نباتاتی اور حیواناتی زندگی کے لیے سازگار ہے۔

دیہات میں رہنے والے اپنے ماحول کی طرح نہایت سادہ اور بناوٹ سے پاک ہوتے ہیں۔ تازہ سبزیاں، پھل، خالص دودھ، مکھن اور انڈے ان کی زندگی کا خاصہ ہیں۔ اس لیے ہمارے دیہاتی بھائی زیادہ تن درست و توانا ہوتے ہیں۔ ان میں بیماریوں کے خلاف مقابلے کی قوّت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کے اردگرد درخت، کھیت، فصلیں، مال مویشی اور چرند پرند ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ انتہائی سادہ رہن سہن کی وجہ سے وہ بہت سی بیماریوں اور خرابیوں سے کافی حد تک محفوظ رہتے ہیں۔

دیہاتی زندگی کے فوائد میں ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ بچوں کی پرورش صاف ستھرے اور پُرفضا ماحول میں ہوتی ہے۔ بچوں کو فطرت کے مشاہدے کے زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔ وہ دماغی طور پر توانا اور

صحت مند ہوتے ہیں۔ وہ اپنے ماں باپ، بزرگوں اور بڑے بہن بھائیوں کا بہت احترام کرتے ہیں۔ گھر کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ جیسے مویشیوں کو چارا ڈالنا، پانی پلانا اور کھیتوں میں چھوٹے موٹے کام کرنا وغیرہ۔ اس سے ان بچوں میں خود اعتمادی اور تعمیری جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ جو اُن کے لیے عملی زندگی میں بڑا فائدہ مند ہوتا ہے۔ ایسے بچے زندگی میں پیش آنے والی مشکلات کا مقابلہ بڑی جرأت اور خندہ پیشانی سے کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بچپن میں پرورش کی غرض ہی سے شہر مکّہ سے گاؤں بھیجا گیا۔ وہاں پر انھوں نے نہایت سادہ اور صاف ماحول میں پرورش پائی۔ ان کی تمام زندگی تمام انسانوں کے لیے ایک نمونہ ہے۔

ہماری حکومت دیہی زندگی کو مزید بہتر بنانے کے لیے سماجی بہبود کے کام کر رہی ہے۔ دیہاتوں میں اسکول قائم کیے جا رہے ہیں۔ صحت کی سہولتیں مہیا کی جا رہی ہیں اور راستے اور سڑکیں بنائی جا رہی ہیں۔ گاؤں میں بجلی، فون اور گیس کی سہولتیں بھی پہنچ رہی ہیں۔ اس سے وہاں کا معیارِ زندگی بہتر ہو سکے گا۔ دیہات ہماری معاشی اور معاشرتی زندگی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ پاکستان کی ستر فی صد سے زیادہ آبادی گاؤں میں رہتی ہے۔ یہ گاؤں ہماری روایات واقدار کے امین ہیں۔ وہ دن دور نہیں جب دیہات کے اردگرد زراعت سے متعلق چھوٹی صنعتوں کا جال بچھ جائے گا اور دیہات والوں کو روزگار کی تلاش میں شہروں کا رُخ نہیں کرنا پڑے گا۔ اس سے ہمارے ملک میں معاشی اور معاشرتی ترقی کی مزید راہیں کھلیں گی۔

فاطمہ : داداجان بہت بہت شکریہ۔ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میرا گھر گاؤں میں ہے۔

مشق

1۔ سبق کا متن مدِنظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) فاطمہ شہر میں اپنے چچاجان کے پاس

(الف) پڑھنے گئی (ب) چھٹیاں گزارنے گئی (ج) کپڑے خریدنے گئی

ii- دیہات میں انسان

(الف) خوش رہتا ہے (ب) آزاد رہتا ہے (ج) فطرت کے قریب رہتا ہے

iii- دیہات کا ماحول اور فضا

(الف) آلودہ ہوتی ہے (ب) گرم اور خشک ہوتی ہے (ج) آلودگی سے پاک ہوتی ہے

2۔ سبق کا متن مدِّ نظر رکھ کر جملے مکمل کریں۔

i- شہروں میں ضرورت کی چیزیں ...... مل جاتی ہیں۔

ii- دیہات.......... نے بنائے اور شہر.......... تعمیر کیے۔

iii- دیہات میں مناظر.......... اور.......... ہوتے ہیں۔

iv- دیہات کا رہن سہن.......... ہوتا ہے۔

v- گاؤں میں.......... کی سہولتیں پہنچ رہی ہیں۔

3۔ مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیجیے۔

i- فاطمہ نے شہر میں کیا دیکھا؟

ii- واپس گاؤں آ کر فاطمہ نے اپنے دادا جان سے کیا کہا؟

iii- فاطمہ کے دادا جان نے کیا جواب دیا؟

iv- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بچپن میں کہاں بھیجا گیا تھا؟

v- فاطمہ کے دادا جان نے اس سے کیا کہا؟

vi- گاؤں میں رہنے کے کئی فائدے ہیں۔کوئی سے پانچ فائدے تحریر کریں۔

4۔ گاؤں ورشہر کے فوائد کے متعلق دس جملے تحریر کریں۔

5۔ کسی جگہ، شخص یا چیز کے نام کو اسم کہتے ہیں۔ اسم ایسا کلمہ ہوتا ہے جو کسی بھی نام کو ظاہر یا بیان کرتا ہے۔ جیسے اکرم، لاہور، گاؤں، بیل، درخت، دودھ وغیرہ۔

اس سبق میں سے دس اسم چن کر اپنی کاپی میں لکھیں۔

6۔ مندرجہ ذیل کالموں کے الفاظ کی مدد سے جملے ترتیب دیں

i- فاطمہ کے	صاف ستھرے ماحول	شہر میں رہتے ہیں۔
ii- دیہات میں	گاؤں میں	گاؤں میں رہتی ہے۔
iii- بچوں کی پرورش	آبادی	اور پھل ملتے ہیں۔
iv- حکومت اب	چچاجان	میں ہوتی ہے۔
v- پاکستان کی ستر فی صد	تازہ سبزیاں	سڑکیں تعمیر کر رہی ہے۔

7۔ اس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

☆O☆

برسات

وہ دیکھو اٹھی کالی کالی گھٹا
ہے چاروں طرف چھانے والی گھٹا

گھٹا کے جو آنے کی آہٹ ہوئی
ہوا میں بھی اک سنسناہٹ ہوئی

ہوا آن کے مینہ جو برسا گئی
تو بے جان مٹی میں جان آگئی

زمیں سبزے سے لہلہانے لگی
کسانوں کی محنت ٹھکانے لگی

جڑی بوٹیاں پیڑ آئے نکل
عجب بیل پتے، عجب پھول پھل

ہر ایک پیڑ کا اِک نیا ڈھنگ ہے
ہر اک پھول کا ایک نیا رنگ ہے

یہ دو دن میں کیا ماجرا ہو گیا
کہ جنگل کا جنگل ہرا ہو گیا

جہاں کل تھا میدان چٹیل پڑا
وہاں آج ہے گھاس کا بن کھڑا

ہزاروں پھدکنے لگے جانور
نکل آئے گویا کہ مٹی کے پر

(مولانا اسماعیل میرٹھی)

مشق

1۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر مختصر جواب لکھیں۔

i۔ اس سبق میں "گھٹا" کی کس کس خوبی کا ذکر کیا گیا ہے؟

ii۔ کسانوں کی محنت کیسے ٹھکانے لگی؟

iii۔ "برسات" کا کیا اثر پڑا؟

iv۔ شاعر اس نظم میں کیا کہنا چاہتا ہے؟

2۔ مندرجہ ذیل محاوروں کو جملوں میں استعمال کریں۔

آہٹ ہونا ۔ جان میں جان آنا ۔ محنت ٹھکانے لگنا ۔ ماجرا ہونا ۔ ہرا ہونا

جابر بن حیان

علم کیمیا کے پہلے ماہر کا نام جابر بن حیان ہے۔ جابر بن حیان 722 میں ایران میں پیدا ہوئے۔ والد کی وفات کے بعد ان کی والدہ انھیں عرب کے دُور دراز علاقے میں لے گئیں۔ وہاں انھوں نے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد جابر بن حیان مدینہ منورہ چلے گئے۔ وہاں انھوں نے بہت سے علوم میں مہارت حاصل کی۔

مدینہ منورہ میں ایک مدت رہنے کے بعد وہ کوفہ چلے گئے۔ ان کو سائنس اور خاص طور پر علم کیمیا میں بہت دلچسپی تھی۔ اس لیے یہاں انھوں نے کیمیا میں تجربے کرنے شروع کیے اور ساری عمر کیمیاوی تحقیقات کرنے میں گزار دی۔ کوفے میں اُنھوں نے علمِ کیمیائی تحقیق کے لیے ایک تجربہ گاہ بھی قائم کی۔ ان کا کہنا تھا کہ علمِ کیمیا میں سب سے ضروری چیز تجربہ ہے۔ ایک ماہرِ علمِ کیمیا کی بڑائی اس بات میں نہیں کہ اس نے کتنا پڑھا ہے بلکہ اس بات میں ہے کہ اس نے تجربے کے ذریعے سے کیا ثابت کیا ہے۔

جابر بن حیان نے مختلف علوم پر قریب قریب ستائیس کتابیں لکھیں۔ ان کتابوں کا ترجمہ یورپ کی کئی زبانوں میں ہو چکا ہے۔ انھوں نے بہت سے تجربات کرنے کے بعد اپنی کیمیا کی کتابوں میں فولاد بنانے، موم جامہ بنانے، چمڑا رنگنے، بالوں کو کالا کرنے کے لیے خضاب بنانے اور اسی طرح کی بیسیوں مفید اشیا بنانے کے طریقے لکھے ہیں۔ یہ اشیا موجودہ زمانے میں تیار کرنا بہت مشکل ہے۔ جابر بن حیان کے زمانے میں ایسی چیزیں تیار کر لینا زبردست فنی مہارت کا ثبوت ہے۔

جابر بن حیان نے نہ صرف کیمیاوی تجربات کیے بلکہ ان تجربات کے لیے انھوں نے ایک آلہ بھی ایجاد کیا جسے "قرعِ انبیق" کہتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں بھی اس کی مدد سے عرق نکالنے، ست یا جوہر نکالنے اور اسی قسم کے دوسرے بہت سے تجربات کیے جاتے ہیں۔ اسی آلے کی مدد سے انھوں نے گندھک کا تیزاب اور شورے کا تیزاب حاصل کیا۔ اسی طرح سائنس کی دنیا میں "قرعِ انبیق" کے علاوہ گندھک اور شورے کا تیزاب جابر بن حیان کی ایجاد ہے۔

مصری اور یونانی سائنس دانوں کی طرح جابر بن حیان بھی اس نظریے کے حامی تھے کہ بنیادی دھاتیں مثلاً سیسہ، لوہا، سکّہ اور تانبا ایک خاص عنصر کے ذریعے سے سونے، چاندی میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔ اس عنصر کی تلاش میں انھوں نے بہت سے کیمیاوی تجربے کیے۔ وہ یہ عنصر تو تلاش نہ کر سکے البتہ کئی دوسرے مرکب دریافت کر لیے۔

علمِ کیمیا اور کیمیاوی تحقیقات میں جابر بن حیان کا مقام بہت بلند ہے۔ جابر بن حیان کے ابتدائی حالات اچھے نہیں تھے۔ بچپن میں ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ ان کی ابتدائی پرورش عرب کے دُور دراز علاقے میں ہوئی۔ ایسے حالات میں ان کے لیے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا ممکن نہ تھا۔ لیکن انھوں نے اپنی محنت، ذہانت اور قابلیت سے سائنس میں اتنا بلند مرتبہ حاصل کیا جو اس زمانے میں کسی دوسرے کو حاصل نہ ہوا تھا۔ اس عظیم سائنس دان نے 815ء میں کُوفے میں وفات پائی۔

مشق

1۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- علمِ کیمیا کے پہلے مسلمان ماہر کا نام ہے۔

(الف) ابن الہیثم (ب) البیرونی

(ج) جابر بن حیان (د) بو علی سینا

ii- جابر بن حیان پیدا ہوئے۔

(الف) شام میں (ب) ایران میں

(ج) عراق میں (د) مصر میں

iii- جابر بن حیان نے علمِ کیمیا کی ایک تجربہ گاہ قائم کی۔

(الف) کوفے میں (ب) ایران میں

(ج) مکّے میں (د) ہندوستان میں

iv- گندھک اور شورے کا تیزاب کس کی ایجاد ہے؟

(الف) ابن بیطار کی (ب) جابر بن حیان کی

(ج) عبدالسلام کی (د) بوعلی سینا کی

2۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر جملے مکمل کریں۔

الف۔ جابر بن حیان.......... میں ایران میں پیدا ہوئے۔

ب۔ جابر بن حیان کو سائنس اور خاص طور پر میں بہت دلچسپی تھی۔

ج۔ جابر نے ایک آلہ ایجاد کیا جسے .. کہتے ہیں۔

د۔ علم کیمیا اور کیمیادی میں جابر بن حیان کا مقام بہت بلند ہے۔

3۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے۔

الف۔ جابر بن حیان نے مختلف علوم پر کتنی کتابیں لکھیں؟

ب۔ بالوں کو کالا کرنے اور چمڑا رنگنے کے طریقے کس نے ایجاد کیے؟

ج۔ جابر بن حیان کی سب سے بڑی ایجاد کیا ہے؟

4۔ درج ذیل الفاظ میں سے واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیے۔

علوم ۔ تحقیق ۔ ترجمہ ۔ شے ۔ جوہر ۔ مرکب

5۔ سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

☆O☆

یومِ آزادی

پیارے بچو! پاکستان ہمارا پیارا ملک ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لیے ہم نے بڑی قربانیاں دی ہیں۔ اسی لیے اس کے اہم دن ہم بڑے جوش وخروش سے مناتے ہیں۔ ان دنوں میں یومِ آزادی اہم ترین دن ہے۔

پاکستان بننے سے پہلے پورے برِصغیر پر قریباً سو سال تک انگریزوں کا قبضہ رہا۔ انگریزوں کے قبضے سے پہلے برِصغیر پر مسلمانوں کی حکومت تھی۔ انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کے لیے مسمان مسلسل کوشش کرتے رہے۔ پیارے بچو! اللہ تعالیٰ محنت کا پھل ضرور دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی قربانیاں دینے کے بعد آخر کار 14 اگست 1947ء کو پاکستان بن گیا۔ اس دن برِصغیر کے مسلمان انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو گئے اور اپنا ایک الگ ملک حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ ملک ہم نے اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لیے حاصل کیا ہے۔

اس کامیابی کی خوشی میں ہم ہر سال 14 اگست کو تمام دن خاص تقریبات منعقد کرتے ہیں۔ ان بزرگوں کی کوششوں کی یاد کو تازہ کرنے کے لیے تقریریں کرتے ہیں جنھوں نے عظیم قربانیاں دے کر ہمارے لیے یہ وطن بنایا۔ ان تقریروں میں اس بات پر خاص زور دیا جاتا ہے کہ ہم ان قربانیوں کو ضائع نہ ہونے دیں اور ملک کے چپے چپے کی حفاظت کریں۔ یومِ آزادی کی خوشی میں ہر سال عام تعطیل ہوتی ہے البتہ اسکول اور کالج صبح کو کچھ دیر کے لیے کھلتے ہیں۔ سکولوں اور کالجوں کے طالب علم خاص خاص قومی پروگرام بناتے ہیں۔ وطن کی محبت کے نغمے گاتے ہیں۔ تقریریں کرتے ہیں۔

یومِ آزادی کے موقع پر سارے ملک کے شہروں اور قصبوں میں چراغاں کیا جاتا ہے۔ لوگ جوق در جوق گھروں سے باہر آ جاتے ہیں۔ سرکاری اور نجی عمارتوں پر قومی پرچم لہرائے جاتے ہیں۔ کراچی میں لوگ بانیٔ پاکستان قائداعظمؒ کے مزار پر جاتے ہیں۔ قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ پھولوں کی چادریں چڑھاتے ہیں۔ مزار کی حفاظت کے لیے ایک فوجی دستہ ہمیشہ مزار پر موجود رہتا ہے۔ اس روز یہ محافظ دستہ بھی

تبدیل کیا جاتا ہے۔

مساجد میں ملک وقوم اور تمام مسلم امہ کی ترقی وخوش حالی اور سلامتی کے لیے دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ آزادی کے اس موقع پر دوسرے ممالک کے سربراہان صدرِ پاکستان کو مبارک باد کا پیغام بھیجتے ہیں۔ یومِ آزادی اور دیگر ایام، پاکستان کی آزادی سالمیت اور استحکام کی یاد تازہ کرتے ہیں۔

ہم اس عہد کو دہراتے ہیں کہ وطن عزیز کی خاطر تن من دھن سب کچھ قربان کردیں گے۔ اس کا نام روشن کریں گے اور اس کی ترقی کے لیے ہمیشہ صدقِ دل سے کوشش کریں گے۔

مشق

1۔ سبق کا متن مدنظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- پاکستان بننے سے پہلے پورے برصغیر پر قریب قریب کتنا عرصہ انگریزوں کا قبضہ رہا؟

(الف) 100سال (ب) 125سال

(ج) 175سال (د) 210سال

ii- یومِ آزادی کے موقع پر اسکولوں اور کالجوں کے طلبہ کیا کرتے ہیں؟

(الف) وہ بھی چھٹی کرتے ہیں (ب) سیر وتفریح کرتے ہیں

(ج) گھروں میں رہتے ہیں (د) خاص قومی پروگرام بناتے ہیں

2۔ ہم آواز الفاظ کا آپس میں ربط قائم کیجیے اور جواب کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
حاصل	نشانی	
قربانی	انعام	
زندگی	تفصیل	
پیغام	مشکل	
تعطیل	بندگی	

3۔ اِعراب لگا کر درست تلفُّظ واضح کیجیے۔

برصغیر ۔ منعقد ۔ ترقی ۔ مبارک ۔ بسر

4۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

الف۔ پاکستان کا یومِ آزادی کس تاریخ کو منایا جاتا ہے؟

ب۔ انگریزوں سے پہلے برصغیر پر کون حکومت کرتا تھا؟

ج۔ بانیٔ پاکستان قائداعظمؒ کا مزار کہاں ہے؟

د۔ یومِ آزادی پر ہم کس عہد کو دہراتے ہیں؟

5۔ یومِ آزادی کے موضوع پر پندرہ سطروں کا ایک مضمون لکھیے۔

6۔ سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

☆O☆

اللہ کا شکر

کریں شکر حق کا ادا ہر گھڑی
عطا نعمتیں اس نے کی ہیں ، سبھی

یہ سب ماہ و انجم ، یہ سب بحر و بر
یہ شاداب فصلیں ، یہ شاخ و شجر

یہ بل کھاتی ندیاں ، یہ کوہ و دمن
یہ ٹھنڈی ہوائیں یہ رنگِ چمن

ملے ہیں ہمیں یہ جو عقل و شعور
خدا کی عنایت کا ہے سب ظہور

ہے لازم کریں شکر اس کا ادا
جہاں میں ہمیں اس نے کیا کیا دیا

یہ سب نعمتیں اس کا احسان ہیں
نہ مانیں جو احسان ، نادان ہیں

عنایت خدا کی ہے یہ زندگی
ہے کم ، جتنی اس کی کریں بندگی

بنایا ہے اپنا جو نائب ہمیں
کیا فکر میں کیسا صائب ہمیں

نوازا ہمیں اس نے ایمان سے
نبیؐ کی ہدایت سے ، قرآن سے

امامت کے لائق بنایا ہمیں
قیادت کے لائق بنایا ہمیں

حقیقت سے اپنی ہوئے دُور جب
تو رہتے ہیں مجبور و رنجور اب

تلاش از سرِ نو کریں ، خود کو ہم
کریں اپنا قائم ، دوبارہ بھرم

کریں غور کیوں ہم ہوئے ہیں ذلیل
بڑائی کی پھر ہم نکالیں سبیل

یقیناً یہ دنیا ہمیں آئے راس
خدا کا کریں ہم جو شکر و سپاس

مشق

1۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر مختصر جواب لکھیں۔

i۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر کیوں ادا کرنا چاہیے؟

ii۔ ہمارے مجبور اور رنجور ہونے کی کیا وجہ ہے؟

iii۔ ہم دنیا میں ذلیل و خوار کیوں ہو رہے ہیں؟

2۔ سبق میں سے ''ماہ وانجم'' جیسے مرکبات الگ کریں اور جملوں میں استعمال کریں۔

3۔ ایک جیسی آواز والے الفاظ کو کالم ج میں آمنے سامنے لکھیں۔

کالم (الف)	کالم (ب)	کالم (ج)
دمن	قرآن	
ظہور	بندگی	
ایمان	سبیل	
زندگی	شعور	
ذلیل	چمن	

4۔ مندرجہ ذیل الفاظ اس طرح جملوں میں استعمال کریں کہ ان کا مذکر، مونث ہونا واضح ہو جائے۔

عنایت ۔ احسان ۔ چمن ۔ بھرم ۔ سبیل

5۔ نظم ''اللہ کا شکر'' کا خلاصہ لکھیے۔

☆O☆

مری

مری پنجاب کا ایک صحت افزا اور تفریحی مقام ہے۔ مری کے معنی اُونچی جگہ کے ہیں۔ یہ صحت افزا اور تفریحی مقام سطح سمندر سے سات ہزار چار سو فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ اسلام آباد سے مری تک قریباً ایک گھنٹے کا سفر ہے۔ یہاں کی آب و ہوا گرمیوں میں ٹھنڈی اور سردی کے موسم میں سخت سرد ہوتی ہے۔

مری میں بہت سے پارک، اسکول، کلب، ہوٹل اور گرجا گھر ہیں۔ ان خوب صورت مقامات کے علاوہ مری کا لارنس کالج بہت مشہور ہے۔ پہلے اس کالج میں انگریزوں کے بچے پڑھتے تھے لیکن اب پاکستانی بچّے پڑھتے ہیں۔ اس کی عمارت بہت شان دار ہے۔ سبزہ زار اور گراؤنڈ بہت وسیع اور خوب صورت ہیں۔ مری کی ایک اور دل کش جگہ کشمیر پوائنٹ ہے۔ یہاں سے دریائے جہلم کشمیر سے آتا ہوا نظر آتا ہے۔ سورج کی کرنوں میں دریا کا پانی چاندی کی طرح چمکتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ اسی طرح مری کی ایک مشہور جگہ پنڈی پوائنٹ ہے۔ یہاں سے راولپنڈی اور اسلام آباد کے خوب صورت منظر دلوں کو لبھاتے ہیں۔ تھوڑے سے وقت میں راولپنڈی اور اسلام آباد کے تمام حسین منظر یہاں سے بخوبی دیکھے جا سکتے ہیں۔ پتریاٹا مری کا ایک حسین مقام ہے۔ یہاں چیئر لفٹ لگائی گئی ہے۔ سردیوں کے موسم میں یہاں برف باری کا منظر قابلِ دید ہوتا ہے۔ برف پر چلنے پھرنے اور برف کے گولے بنانے میں بڑا لطف آتا ہے۔

مری کی مال روڈ نہایت صاف ستھری اور بارونق ہے۔ گرمی کے موسم میں جب لوگ سیر کرنے کے لیے آتے ہیں تو اس سڑک پر گاڑیوں کی آمد و رفت بند ہو جاتی ہے۔ لوئر ٹوپہ بھی مری کے دل کش مقامات میں سے ایک ہے۔ یہ جگہ گھنے جنگلوں سے بھری پڑی ہے۔ چیڑ کے بلند و بالا درخت اور طرح طرح کی جھاڑیاں اس جگہ کے حُسن میں اضافہ کر رہی ہیں۔

مری کے ارد گرد بہت سی گلیاں ہیں۔ ''گلی'' مری کے علاقے میں پہاڑوں کے درمیان درّے کو کہتے ہیں۔ گھوڑا گلی مری اور اسلام آباد کے درمیان میں ہے۔ خیرا گلی، چھانگلہ گلی اور ڈونگہ گلی وغیرہ بھی مشہور ہیں۔ نتھیا گلی ان میں سب سے زیادہ خوب صورت اور دل کش ہے۔ یہاں سے ایک سڑک ایبٹ آباد تک جاتی

ہے۔نتھیا گلی اور ایبٹ آباد کے درمیان چونتیس کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ یہ تمام راستہ اپنی خوب صورتی اور تنگ موڑوں کی وجہ سے ایک علیحدہ حیثیت رکھتا ہے۔ مری سے قریباً سولہ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک جگہ ایوبیہ ہے۔ پاکستان میں پہلی چیئر لفٹ یہیں لگائی گئی تھی۔ یہ بہت ہی خوب صورت تفریحی مقام ہے۔

یوں تو ہمارے پیارے مُلک پاکستان کے تمام پہاڑی سلسلے قدرت کا بے حد قیمتی تحفہ ہیں لیکن برف باری کے لحاظ سے مری بہت مشہور ہے۔ موسم سرما میں بادل، دھوئیں کی طرح گھروں میں گھس جاتے ہیں اور ہر چیز گیلی ہو جاتی ہے۔

برف باری کے موسم میں گھروں کی چھتیں برف سے ڈھک جاتی ہیں۔ چیڑ کے اُونچے اُونچے درختوں کی برف سے ڈھکی شاخیں بہت خوب صورت نظر آتی ہیں۔ برف باری اور اپنے حسین و دل کش مناظر کی وجہ سے مری کو "ملکۂ کوہسار" کہتے ہیں۔

مشق

1۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- مری کے معنی کیا ہیں؟

(الف) اونچی جگہ　　(ب) ڈھلوان

(ج) میدان　　(د) پہاڑی

ii- مری سطحِ سمندر سے کتنا بلند ہے؟

(الف) چھے ہزار فٹ　　(ب) چھے ہزار پانچ سو فٹ

(ج) سات ہزار فٹ　　(د) سات ہزار چار سو فٹ

iii- مری کے کشمیر پوائنٹ پر کھڑے ہوں تو کشمیر سے کون سا دریا آتا دکھائی دیتا ہے؟

(الف) دریائے راوی　　(ب) دریائے چناب

(ج) دریائے جہلم　　(د) دریائے کنہار

iv- پاکستان میں پہلی چیئر لفٹ کہاں لگائی گئی تھی؟

(الف) ایوبیہ (ب) پٹریاٹا

(ج) نتھیاگلی (د) ڈونگہ گلی

2۔ مندرجہ ذیل الفاظ/ مرکبات کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

سبزہ زار ۔ خوب صورت مناظر ۔ قابلِ دید ۔ دل کش ۔ حیثیت

3۔ مندرجہ ذیل الفاظ پر اعراب لگا کر تلفُّظ واضح کیجیے۔

بلند ۔ حسین ۔ قدرت ۔ تحفہ ۔ مناظر

4۔ دس سطروں کا ایک مضمون لکھیے جس کا عنوان ہو "ملکۂ کہسار"

☆O☆

آدابِ مجلس

ہے اسلام کامل نظامِ حیات
منوّر ہے اس سے رخِ کائنات

طریقِ عبادت سِکھاتا ہے یہ
جئیں کس طرح ہم ، بتاتا ہے یہ

سکھاتا ہے آدابِ مجلس ہمیں
تمدن کی روشن ہیں اس سے شمعیں

کرو ہر کسی سے تم اچھا کلام
یہی ہے خدا و نبیؐ کا پیام

کسی کو ہٹاؤ نہ محفل میں تم
نہ ڈالو کسی کو بھی مشکل میں تم

وہیں بیٹھ جاؤ جگہ ہو جہاں
پھلانگو نہ ہرگز یہاں اور وہاں

نہ دل تم کسی کا دُکھاؤ کبھی
بڑائی نہ اپنی جتاؤ کبھی

مزیّن رکھو اپنے ایمان کو
رکھو سامنے اپنے قرآن کو

مشق

1۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- اسلام سے منوّر ہے

(الف) رُخِ کائنات (ب) نظامِ حیات (ج) لیل ونہار

ii- ایمان کس سے مزین رکھا جائے؟

(الف) قرآن پاک سے (ب) اخلاقی کتابوں سے (ج) سائنسی کتابوں سے

2۔ سبق کو مدِ نظر رکھ کر درج ذیل اشعار مکمل کریں۔

الف۔ سکھاتا ہے آدابِ مجلس ہمیں ....

ب۔ وہیں بیٹھ جاؤ جگہ ہو جہاں . . . . . .

ج۔ طریقِ عبادت بجھاتا ہے یہ ....

د۔ کرو ہر کسی سے تم اچھا کلام ....

3۔ ان الفاظ کا تلفّظ اِعراب لگا کر واضح کریں۔

مشاغل ۔ محفوظ ۔ شخصیت ۔ تحقیق ۔ جستجو

4۔ سبق کو مدِ نظر رکھ کر مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ سبق میں سے مرکباتِ اضافی الگ کر کے لکھیں جیسے آدابِ مجلس

ب۔ اس نظم میں کن کن اخلاقی باتوں کا ذکر کیا گیا ہے؟

ج۔ تمدن کی شمعیں کیونکر روشن ہیں؟

5۔ نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

☆O☆
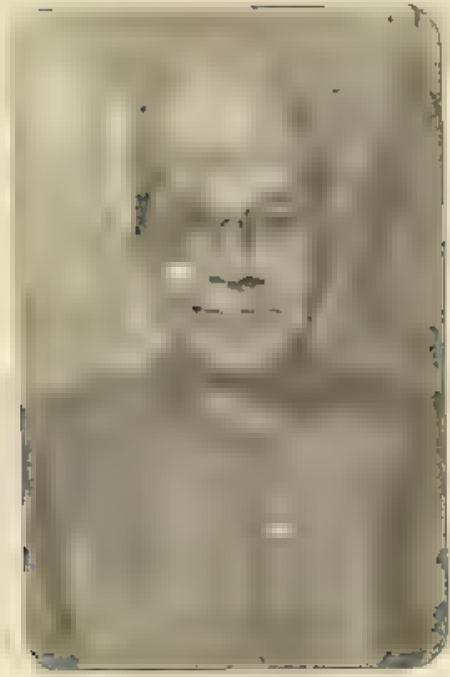
قائدِ ملّت

قائدِ ملت لیاقت علی خاں کا شمار ہمارے اہم ترین قومی راہنماؤں میں ہوتا ہے۔ 14 اگست 1947ء کو پاکستان بنا تو وہ مملکت خداداد پاکستان کے پہلے وزیراعظم بنے۔ دفاع جیسا اہم محکمہ بھی آخری دم تک اُن کے پاس رہا۔

لیاقت علی خاں بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ اُن کی ایک خاص خوبی احساسِ ذمہ داری تھی۔ وہ جس کام کو اپنے ذمے لے لیتے اسے بڑی محنت اور دیانت داری سے پورا کرتے تھے۔ قائداعظمؒ لیاقت علی خاں کی بڑی قدر کرتے تھے۔ وہ قائد کے بڑے وفادار سیکرٹری تھے۔

وہ بڑے باہمت اور مستقل مزاج انسان تھے۔ کسی بھی قسم کے حالات ہوں گھبرا جانا یا غصے میں آ جانا ان کی عادت نہیں تھی۔ وہ ہر معاملے کو بڑی عقل مندی اور حوصلے سے طے کرتے تھے۔ مشکلات سے پریشان ہونا ان کا مزاج نہیں تھا۔ البتہ جو فیصلہ کر لیتے تھے اس پر عام طور پر قائم رہتے تھے۔

11 ستمبر 1948ء کو قائداعظمؒ کی وفات کے بعد قوم بے یار و مددگار ہو کر رہ گئی۔ ملک دشمنوں نے سازشیں کرنا شروع کر دیں۔ ایسے نازک وقت میں قائدِ ملت نے قوم کی ہمت بندھائی۔ انھوں نے اپنی تقریروں میں قوم کو جرأت اور حوصلے کا سبق دیا۔ ان کی تقریریں صداقت سے بھرپور ہوتی تھیں۔

قائداعظمؒ کی وفات کے فوراً بعد قائدِ ملت نے ایک خطاب میں فرمایا۔ ”ہمارے دشمن ہر طرح سے ہمارے لیے پریشانیاں پیدا کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ قائداعظمؒ کے بعد پاکستان کا نظام درہم برہم ہو

جائے گا۔ پاکستان کے لوگ اسے قائم نہ رکھ سکیں گے۔ پاکستان کا وجود قائداعظمؒ سے تھا۔'' انھوں نے پاکستان کے دشمنوں کو مُکا دکھا کر کہا: ''میں پاکستان کے دشمنوں کو بتا رہا ہوں کہ میری قوم میں جذبہ ہے۔ جرأت ہے، بہادری ہے اور غیرت ہے۔ وہ پاکستان کی حفاظت کے لیے اپنی جان لڑا دے گی۔ بعض لوگ پریشان ہیں کہ اب کیا ہوگا؟ انھیں اللّٰہ تعالیٰ پر بھروسا کرنا چاہیے۔ ہمیں یہ ملک اللّٰہ تعالیٰ نے دیا ہے اور وہی اس کی حفاظت کرنے والا ہے۔ کسی قوم کی بقا ایک شخص پر نہیں ہُوا کرتی۔ لوگوں میں اعتماد اور ذمے داری کا احساس پہلے سے زیادہ ہوگیا ہے۔ جو لوگ پہلے حکومت پر تنقید کیا کرتے تھے اب انھوں نے ہی اپنے ملک کے لیے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ انھیں احساس ہوگیا ہے کہ ایسے نازک وقت میں اختلاف کی نہیں اتحاد کی ضرورت ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ملک وقوم کی حفاظت میں کوتاہی نہیں ہونے دوں گا۔ چاہے اس کے لیے مجھے اپنا خون دینا پڑے۔'' اسی لیے قوم نے انھیں قائدِ ملت کا خطاب دیا۔ پھر وہ وقت بھی آگیا۔ جب قائدِ ملت نے اپنے خون سے ملک کی بنیادوں کو مستحکم کر دیا۔

قائدِ ملت 16 اکتوبر 1951ء کو ایک سرکاری دورے کے لیے راولپنڈی روانہ ہوئے۔ اُن کے سیاسی مشیر صدیق علی خاں بھی اُن کے ہمراہ تھے۔ ان کے علاوہ چند اور رفقائے کار بھی ساتھ تھے۔ بڑی مصروفیت کے باوجود مسلم لیگ کے جلسے میں تقریر کرنے کے لیے وقت پر پہنچ گئے۔ وہ جلسہ گاہ میں تقریر کرنے کے لیے اُٹھے۔ ابھی اُنھوں نے صرف ''برادرانِ ملت'' کے الفاظ ہی ادا کیے تھے کہ کسی نے فائر کر دیا۔ مِلّت پاکستان کے محبوب قائد آن کی آن میں اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔

اِنّا لِلّٰہ و اِنّا اِلَیہِ راجِعُون٥

مشق

1۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

اِ۔ لیاقت علی خاں کے پاس کون سا محکمہ آخری دم تک رہا؟

(الف) محکمہ داخلہ　　(ب) محکمہ خارجہ

(ج) محکمہ دفاع　　(د) محکمہ اطلاعات

ii- لیاقت علی خاں میں ایک خاص خوبی کون سی تھی؟

(الف) احساسِ ذمہ داری (ب) مروّت

(ج) پابندیٔ وقت (د) قائدانہ صلاحیت

iii- قائداعظمؒ نے وفات پائی

(الف) یکم ستمبر 1948ء کو (ب) 5 ستمبر 1948ء کو

(ج) 11 ستمبر 1948ء کو (د) 13 ستمبر 1948ء کو

iv- قائدِ ملت کی زبان پر کون سے الفاظ تھے جب کسی ظالم نے آپ پر فائر کر دیا؟

(الف) برادرانِ اسلام (ب) برادرانِ ملت

(ج) میرے ہم وطنو (د) میرے عزیزو

2۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر جملے مکمل کریں۔

الف۔ لیاقت علی خاں پاکستان کے پہلے .... بنے۔

ب۔ لیاقت علی خاں بڑی .... کے مالک تھے۔

ج۔ نازک وقت میں قائدِ ملت نے قوم کی .... بندھائی۔

د۔ ہمیں یہ ملک .... نے دیا ہے۔

3۔ درج ذیل الفاظ/تراکیب کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

اہم ترین ۔ احساسِ ذمہ داری ۔ بے یار و مددگار ۔ درہم برہم ۔ مستحکم ۔ جہانِ فانی

4۔ درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے۔

خوبی ۔ جرأت ۔ صداقت ۔ دشمن ۔ بھروسا

5۔ مندرجہ ذیل الفاظ گرامر کی رُو سے کیا ہیں؟

پاکستان ۔ جلسہ گاہ ۔ وفادار ۔ قائدِ ملت ۔

6۔ قائدِ ملت لیاقت علی خاں کے اخلاق و عادات پر چند سطروں کا مضمون لکھیے۔

7۔ سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

وطن کا نشاں

یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں
اس سے رشکِ فلک ہے زمینِ وطن
اس سے روشن ہوئی ہے جبینِ وطن
ذرّہ ذرّہ وطن کا ہوا ضوفشاں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

یہ نشاں اپنی رنگیں روایت کا
یہ نشاں غازیوں کی کرامات کا
جن کا جوشِ مسلسل تھا تیغِ رواں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

جن کے سینے منوّر تھے قرآن سے
جن کے چہرے فروزاں تھے ایمان سے
جن کی ہمت فزوں، جن کی قوّت جواں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

یہ ہمیشہ یونہی لہلہاتا رہا
جگمگاتا رہا، ضَو دکھاتا رہا
یہ ابد تک رہے گا یونہی ضوفشاں
یہ نشاں یہ ہمارے وطن کا نشاں

(صوفی تبسم)

مشق

1۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفّظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

روشن ۔ ضوفشاں۔ لرزاں ۔ سرنگوں ۔ منور ۔ کرامات۔ قوت

2۔ مندرجہ ذیل الفاظ و مرکبات کے معنی لکھیے ۔

ضوفشاں۔ زمینِ وطن ۔ کرامت۔ سرنگوں ۔ جوشِ مسلسل ۔ تیغ رواں

3۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع لکھیے ۔

روایت۔ کرامت ۔ نشاں۔ فلک۔ ذرہ ۔ چہرہ ۔ سینہ

4۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے ۔

زمیں۔ منور ۔ ایمان ۔ جواں ۔ ابد

5۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر خالی جگہ پر کیجیے۔

i- جن کے سینے منور تھے.......... سے

ii- جن کے چہرے.......... تھے ایمان سے

iii- جن کی ہمت فزوں جن کی.......... جواں

6۔ مختصر جواب لکھیں۔

i- رشکِ فلک سے کیا مراد ہے؟

ii- شاعر نے نشانِ وطن کی جو خوبیاں بیان کی ہیں اس میں سے چار کے نام لکھیے ۔

iii- ہماری زرّیں روایات کیا ہیں؟

7۔ نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

☆O☆

مرزا غالب کے لطائف

مرزا غالب اُردو کے مشہور شاعر تھے۔ ان کی طبیعت میں شوخی اور ظرافت تھی۔ بات سے بات پیدا کرنا ان کی خوبی تھی۔ مولانا الطاف حسین حالؔی مرزا غالب کے شاگرد تھے۔ انھوں نے اپنی مشہور کتاب ''یادگارِ غالب'' میں مرزا کے کئی لطیفے درج کیے ہیں۔ ذیل میں آپ کی دلچسپی کے لیے ان میں سے چند ایک لطیفے پیش کیے جاتے ہیں۔

(1)

حکیم رضی الدین خان، مرزا غالب کے بہت گہرے دوست تھے۔ انھیں آم بالکل نہیں بھاتے تھے جبکہ مرزا غالب کو آم بہت پسند تھے۔ ایک دن وہ مرزا کے ساتھ ان کے مکان کے برآمدے میں بیٹھے تھے۔ ایک گدھے والا اپنا گدھا لیے گلی میں سے گزرا۔ گلی میں آم کے چھلکے پڑے ہوئے تھے۔ گدھے نے ان کو سونگھ کر چھوڑ دیا۔ حکیم صاحب نے کہا: ''دیکھیے صاحب! آم ایسی چیز ہے جسے گدھا بھی نہیں کھاتا''۔ مرزا نے کہا: ''بے شک گدھا نہیں کھاتا۔''

(2)

مرزا کے کچھ خاص شاگرد اور دوست، جن سے نہایت بے تکلفی تھی، اکثر شام کو اُن کے پاس بیٹھتے تھے۔ مرزا ایسے وقت بہت پُر لطف باتیں کیا کرتے تھے۔ ایک روز میر مہدی مجروح پاس بیٹھے تھے اور مرزا پلنگ پر پڑے کراہ رہے تھے۔ میر مہدی مجروح ان کے پاؤں دابنے لگے۔ مرزا نے کہا: ''بھئی تو سید زادہ ہے مجھے کیوں گنہ گار کرتا ہے؟'' وہ نہ مانے اور کہا: ''آپ کو ایسا ہی خیال ہے تو پھر پَیر دابنے کی اُجرت دے دیجیے گا۔'' مرزا نے کہا: ''ہاں اس میں مضائقہ نہیں۔'' جب میر مہدی پَیر داب چکے تو انھوں نے اُجرت مانگی۔ مرزا نے کہا: ''بھیا! کیسی اُجرت؟ تم نے ہمارے پَیر دابے، میں نے تمھارے پیسے دابے، حساب برابر ہوا۔''

(3)

دلی میں ''رتھ'' کو بعض لوگ مونث اور بعض مذکر بولتے تھے۔ کسی نے مرزا غالب سے پوچھا: ''حضرت! رتھ مذکر ہے یا مونث! آپ نے جواب دیا: ''بھیا! جب رتھ میں عورتیں بیٹھی ہوں تو مونث کہو ور جب مَرد بیٹھے ہوں تو مذکر سمجھو۔''

(4)

ایک دوست کو مرزا غالب نے 1858ء کی اخیر تاریخوں میں خط لکھا۔ اُنھوں نے اس کا جواب 1859ء کی پہلی یا دوسری کو لکھ بھیجا۔ اس کے جواب میں اُس کو اس طرح لکھتے ہیں: ''دیکھو صاحب! یہ باتیں ہم کو پسند نہیں 1858ء کے خط کا جواب 1859ء میں بھیجتے ہو اور مزا یہ ہے کہ جب تم سے کہا جائے گا تو یہ کہو گے کہ میں نے دوسرے ہی دن جواب لکھا ہے۔''

(5)

ایک دفعہ شہر میں سخت وبا پڑی۔ میر مہدی حسن مجروح نے دریافت کیا کہ حضرت! وبا شہر سے دفع ہوئی یا ابھی تک موجود ہے؟ اس کے جواب میں لکھتے ہیں: ''بھئی کیسی وبا! جب ایک ستر برس کے بڈھے اور ستر برس کی بڑھیا کو نہ مار سکے تو تف بریں وبا۔'' یعنی اس وبا پر لعنت۔

(6)

جاڑے کے موسم میں ایک دن طوطے کا پنجرا سامنے رکھا تھا۔ طوطا سردی کے سبب پروں میں منہ چھپائے بیٹھا تھا۔ مرزا نے دیکھ کر کہا ''میاں مٹھو! نہ تمھاری جورو نہ بچّے، تم کس فکر میں سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہو؟''

مشق

1۔ سبق کو مدِّ نظر رکھ کر مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ مرزا غالب کون تھے؟

ب۔ الطاف حسین حالی نے مرزا غالب کے لطیفے کس کتاب میں لکھے ہیں؟

ج۔ غالب کون سا پھل سب سے زیادہ پسند کرتے تھے؟

د۔ ان لطائف میں سے ''میر مہدی حسن مجروح'' کا ذکر کتنے لطائف میں ہُوا ہے؟

ہ۔ مرزا نے طوطے کو سر جھکائے دیکھ کر کیا کہا؟

و۔ ان لطیفوں میں سے آپ کو کون سا لطیفہ پسند آیا اور کیوں؟

☆O☆

پہیلیاں

1۔ پیچھے پیچھے سب کے جائے — جدھر اُجالا اُدھر نہ جائے
2۔ ایک جانور ایسا — جس کی دُم پر پیسا
3۔ کاٹھ کا گھوڑا تیس سوار — دیکھنے والا برخوردار
4۔ وہ کیا ہے جو ہر اک کھائے — سر کاٹیں تو زہر ہو جائے
5۔ شکر کریں جب ہم کو آئے — وہی اس کو بُرا بتائے
6۔ ایک نام کے دو کہلائیں — ایک کو چھوڑیں ایک کو کھائیں
7۔ بوجھ پہیلی سکھی سیانی — آدھ پھول اور آدھا پانی
8۔ سر کاٹوں تو امن بنے — پاؤں کاٹوں تو پیالہ
امیر خسرو یوں کہے — رنگ ہے اس کا کالا
9۔ بیسیوں کا سر کاٹ لیا — نہ مارا نہ خون کیا

اشارات وجوابات

1- سایا 2- مور 3- رحل اور قرآن
4- قسم ۔ ق ہٹانے سے سم بنتا ہے جس کا معنی زہر ہے
5- چھینک ۔ 6- انار ۔ پھل اور آتش بازی کا انار
7- گلاب ۔ گُل (پھول) آب (پانی)
8- جامن "ج" ہٹانے سے "امن" بنتا ہے
"ن" ہٹانے سے جام (پیالہ) بنتا ہے
9- ناخن

تھوڑا تھوڑا بہت

بنایا ہے چڑیوں نے جو گھونسلا
سو اِک ایک تنکا اکٹھا کیا

گیا ایک ہی بار سورج نہ ڈوب
مگر رفتہ رفتہ ہوا ہے غروب

قدم ہی قدم طے ہُوا ہے سفر
گئیں لحظہ لحظہ میں عمریں گزر

برستا جو مینہ موسلا دھار ہے
سو یہ ننھی بوندوں کی بوچھاڑ ہے

درختوں کے جُھنڈ اور جنگل گھنے
یوں ہی پتے پتے سے مل کر بنے

ہوئے ریشہ ریشہ سے بَن اور جھاڑ
بنا ذرّہ ذرّہ سے مل کر پہاڑ

لگا دانے دانے سے غلّے کا ڈھیر
پڑا لمحہ لمحہ سے برسوں کا پھیر

لکھا لکھنے والے نے اِک ایک حرف
ہوئیں گڈیاں کتنی کاغذ کی صرف

ہوئی لکھتے لکھتے مرتّب کتاب
اسی پر ہر اک شے کا سمجھو حساب

ہر اِک علم و فن اور کرتب ہنر
نہ تھا پہلے ہی دن سے اس ڈھنگ پر

یوں ہی بڑھتے بڑھتے ترقی ہوئی
جو نیزہ ہے اب، تھا وہ پہلے سوئی

جولاہے نے جوڑا تھا اِک ایک تار
ہوئے تھان جس کے گزوں سے شمار

اگر تھوڑا تھوڑا کرو صبح و شام
بڑے سے بڑا کام بھی ہو تمام

(مولوی اسماعیل میرٹھی)

مشق

1۔ سبق کے متن کو مدِّ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- چڑیوں نے گھونسلا کس طرح بنایا؟

(الف) ایک ایک تنکا اکٹھا کر کے بنایا　　(ب) گھاس پھونس اکٹھا کر کے بنایا

(ج) دوسرے پرندے کے گھونسلے پر قبضہ کر کے بنایا　　(د) بانس کی تیلیوں سے بنایا

ii- پہاڑ کس طرح بنا؟

(الف) از خود بن گیا　　(ب) انسان کی کاری گری سے بنا

(ج) ذرّے ذرّے سے مل کر بنا　　(د) پتھروں کے باہم جڑنے سے بنا

iii- جولاہے کا تیار کیا ہوا کپڑے کا تھان کس طرح شمار میں آیا؟

(الف) میٹروں میں　　(ب) گزوں میں

(ج) سینٹی میٹروں میں　　(د) ڈیسی میٹروں میں

2۔ سبق کی مدد سے جملے مکمل کریں۔

الف۔ بنایا ہے..........نے جو گھونسلا

ب۔ گئیں لحظہ لحظہ میں..........گزر

ج۔ درختوں کے جھنڈ اور..........گھنے

د۔ ہوئی لکھتے لکھتے..........کتاب

ہ۔ پڑا لحمہ لحمہ سے..........کا پھیر

3۔ ہم آواز الفاظ کا آپس میں ربط قائم کیجیے اور جواب کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
ڈوب	پھیر	
حرف	کتاب	
ڈھیر	تمام	
حساب	صرف	
شام	غروب	

4۔ اس کہانی سے ہمیں جو سبق ملتا ہے اس پر دس سطروں کا ایک مضمون لکھیے۔

5۔ ''رفتہ رفتہ'' کا لفظ دو بار استعمال ہوا ہے جس سے بات میں زور پیدا ہو گیا۔ نظم میں ایسی مزید مثالیں تلاش کیجیے۔

6۔ نثر بنائیے۔

بنایا ہے چڑیوں نے جو گھونسلا   سو اک ایک تنکا اکٹھا کیا

قدم ہی قدم طے ہوا ہے سفر   گئی لحظہ لحظہ میں عمریں گزر

7۔ نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

☆O☆

مُکالمہ

مکالمہ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی ہیں لوگوں کا آپس میں بات کرنا۔ ذیل میں دو دوستوں کے درمیان ہونے والا مکالمہ پیش کیا جاتا ہے۔

انور: منیر، آپ یہاں بیٹھے ہیں! میں تو سمجھا تھا گھر چلے گئے ہوں گے اور اگلے پرچے کی تیاری کر رہے ہوں گے۔

منیر: آج کون سا تیر مار لیا ہے جو------

انور: (بات کاٹتے ہوئے) کیوں کیا ہوا؟ کیا پرچہ اچھا نہیں ہوا؟

منیر: پرچہ کیا خاک اچھا ہوتا! ابھی ڈیڑھ دو سوال ہی حل کر پایا تھا کہ نگران نے آ کر تلاشی لی لیکن شکر ہے کہ اس نے کیس نہیں بنایا۔

انور: مگر تم ''بُوٹیاں'' لے کر ہی کیوں گئے تھے؟

منیر: آج کل کون نہیں لے جاتا؟ میں لے گیا تو کون سا گناہ ہو گیا؟

انور: یہ تو بڑی غلط سوچ ہے میرے بھائی۔ کوئی کام اس لیے تو جائز نہیں ہو جاتا کہ اس کو بہت سے لوگ کرنے لگے ہیں۔ نقل ایک طالب علم کرے تب بھی جرم ہے اور ایک لاکھ طالب علم کریں تب بھی جرم ہے۔

منیر: مگر یار! یہ بھی تو دیکھو یہ جرم کس دھڑلے سے ہو رہا ہے، کہیں زور کے بل پر اور کہیں زر کے بل پر۔

انور: واہ کیا بات کی ہے تم نے۔ تمام دنیا میں جہاں کہیں بھی غلط کام ہو رہا ہے وہ زور کے بل پر ہو رہا ہوگا یا زر کے بل پر۔

منیر: یہی تو رونا ہے۔ ان زور اور زر والوں کے پاس سب کچھ ہے کوئی ان کی طرف دیکھتا تک نہیں اور وہ آرام سے اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ کوئی سرپھرا نگران ان پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت کر بیٹھے تو اس کی شامت آ جاتی ہے۔ نقل کرنے والوں کے طاقت ور حمایتی اور سرپرست ان کو صاف چھڑا لیتے ہیں۔ شامت ہم جیسے غریبوں کی آتی ہے۔ یہ تو سراسر زیادتی ہے یار!

انور: تو گویا تم یہ سمجھتے ہو کہ نگران نے تمھارے ساتھ زیادتی کی؟

منیر: بالکل

انور: بہت خوب! نگران غریب اپنا فرض ادا کرے تو یہ تمھارے ساتھ زیادتی ہوئی لیکن اگر تم اپنا فرض ادا نہ کرو تو اسے کیا کہو گے؟

منیر: کیا مطلب۔

انور: مطلب یہ کہ ایک طالب علم ہونے کی حیثیت سے تمھارا فرض ہے کہ نصاب کی کتابوں کا مطالعہ کرو۔ اساتذہ کی ہدایات اور ان کے بتائے ہوئے نکات کی روشنی میں امتحان کی تیاری کرو۔ اب اگر تم اپنا فرض ادا نہیں کرتے تو خود ہی بتاؤ اسے کیا کہیں گے؟ فرض شناسی، دھاندلی یا زیادتی؟

منیر: یار انور! پڑھنے کے لیے وقت ہے کہاں؟ اسکول میں آتے ہیں تو یار دوست گلے کا ہار بن جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ باتوں میں پتہ بھی نہیں چلتا کہ کب اسکول کی پہلی گھنٹی بجی اور کب آخری اور سچ تو یہ ہے کہ کبھی جماعت کے کمرے میں گئے ہی نہیں۔ کون وہاں جا کر استاد کی ڈانٹ سنے؟

انور: اسکول میں موقع نہیں ملتا تو بھلے آدمی گھر جا کر ہی نصابی کتابیں پڑھ لیا کرو۔

منیر: یار انور! گھر میں اس کا موقع تو سرے سے ملتا ہی نہیں۔ کبھی ٹی۔وی پر ڈراما دیکھ رہے ہیں اور کبھی وی۔سی۔آر پر فلم۔ تھک ہار کر سوتے ہیں تو سورج کی کرنیں منہ دھونے لگتی ہیں۔

انور: تو گویا تم اپنا منہ ہاتھ بھی خود نہیں دھوتے یہ کام بھی سورج کرتا ہے۔

منیر: نہیں یار! منہ ہاتھ دھونے کی کیا بات ہے! میں تو روزانہ نہاتا ہوں۔

انور: اچھا؟

منیر: اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے؟ روزانہ نہانے سے صحت ٹھیک رہتی ہے۔

انور: مگر میرا خیال ہے کہ تم ہر روز اس لیے نہاتے ہو کہ کسی فلم کے ہیرو کی طرح اسمارٹ نظر آؤ۔ تھوڑا بہت میک اپ بھی شاید اسی لیے ہوتا ہے۔

منیر: یار! ایک تو پرچہ خراب ہونے کی وجہ سے میرا دل پہلے ہی دکھی ہے اور پھر تم جی جلانے والی باتیں بھی کر رہے ہو۔

انور: معاف کرنا یار منیر! تمھارا دل دکھانا میرا مقصد نہیں تھا۔ میں تو یہ کہنا چاہتا تھا کہ جس طرح تم اپنی صحت ٹھیک رکھنے کے لیے روزانہ نہاتے ہو، اسی طرح امتحان میں کامیابی کے لیے پڑھنے کی ضرورت کیوں محسوس نہیں کرتے؟

منیر: بھئی واہ، تم نے کس ضرورت کو کس ضرورت سے جا ملایا! مگر بات میری سمجھ میں آ گئی ہے۔

انور: بات سمجھ میں آ گئی ہے تو چلیں پڑھائی شروع کرتے ہیں۔ کل پھر پرچہ ہے بھئی۔

منیر: ہاں ہاں کیوں نہیں۔ اللہ کرے کل کا پرچہ آسان بھی ہو۔

انور: ان شاء اللہ

مشق

1۔ مندرجہ ذیل الفاظ پر اعراب لگائیے۔

مکالمہ۔ نگران۔ نقل ۔ جرم ۔ حمایتی ۔ فرض ۔ حیثیت ۔ ہدایت ۔ نکات ۔ محسوس

2۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- طالب علم کا فرض ہے۔

(الف) ٹی۔وی دیکھے (ب) نصابی کتابیں پڑھے

(ج) دوستوں کے ساتھ گپ شپ کرتا رہے

ii- طالب علم کو کمرہ امتحان میں

(الف) بُوٹیں لے جانی چاہئیں (ب) خود پرچہ حل کرنا چاہیے

(ج) باہر سے بُوٹیاں منگانی چاہئیں

iii- کمرہ امتحان میں نقل کرنا

(الف) اچھی بات ہے (ب) عقل مندی ہے

(ج) جرم ہے

3۔ مندرجہ ذیل کالموں کے الفاظ کی مدد سے جملے ترتیب دیں۔

i- نگران	نصاب کی کتابوں	سوچ ہے
ii- یہ تو	لیے وقت	تلاشی لی
iii- طالب علم کا فرض ہے	نے آ کر	کہاں ہے
iv- پڑھنے کے	بڑی غلط	کا مطالعہ کرے

4۔ درج ذیل جملوں میں سے فاعل، فعل اور مفعول الگ الگ کیجیے۔

الف۔ طالب علم نے نقل کی۔

ب۔ نگران نے تلاشی لی۔

ج۔ انور نے نصیحت کی۔

د۔ طالب علم نے کمرۂ امتحان میں نقل کی۔

5۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

الف۔ منیر کا پرچہ کیوں اچھا نہیں ہوا؟

ب۔ اسکول میں آ کر منیر کیا کرتا تھا؟

ج۔ گھر میں منیر کی کیا مصروفیت تھی؟

6۔ دیہاتی اور شہری زندگی کے متعلق دو دوستوں کے درمیان مکالمہ لکھیے۔

☆O☆

خط

فیصل آباد

23 اپریل 2002ء

پیارے وسیم!

السلام علیکم!

کل آپ کا خط ملا۔ سب کی خیریت معلوم ہوئی۔ آپ نے موسم گرما کی تعطیلات میں خط نہ لکھنے کی وجہ دریافت کی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں اس دوران میں آپ کو خط نہ لکھ سکا۔ ہوا یوں کہ تعطیلاتِ گرما شروع ہوتے ہی ماموں جان تشریف لے آئے اور مجھے اپنے ساتھ لاہور لے گئے۔ ساری چھٹیاں وہاں گزریں۔ میں نے اس دوران میں اپنے ماموں زاد بھائیوں کے ساتھ شاہی مسجد، شاہی قلعہ، شالامار باغ، جہانگیر کا مقبرہ اور چڑیا گھر وغیرہ جیسے تاریخی مقامات دیکھے۔ ان سب میں چڑیا گھر کی سیر سے تو مَیں بے حد لُطف اندوز ہوا۔ یہاں مختلف قسم کے جانور اور رنگ برنگ پرندے دیکھے۔ جی چاہتا ہے کہ آپ کو بھی ان کے بارے میں بتاؤں۔

یہ چڑیا گھر لاہور کی مشہور سڑک ''مال روڈ'' پر واقع ہے اور بڑے وسیع رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔ اس میں پاکستان اور دیگر ممالک میں پائے جانے والے مختلف جانور اور پرندے رکھے گئے ہیں۔ ان جانوروں اور پرندوں کو بڑے بڑے جالی دار پنجروں، کمروں اور کھلی ہوا دار جگہوں میں رکھا گیا ہے۔ انھیں ان کا قدرتی ماحول فراہم کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔

جب ہم ٹکٹ خرید کر چڑیا گھر میں داخل ہوئے تو ایک پنجرے میں بندر اُچھل کُود میں مصروف نظر آئے۔ بن مانس کے پنجرے کے پاس لوگوں کا ہجوم تھا۔ کچھ فاصلے پر دریائی گھوڑے اور گینڈے اپنے اپنے جنگلوں میں گھوم رہے تھے۔ ایک ہاتھی پر بچے سواری کر رہے تھے۔ اس سے ذرا آگے کنگرو اپنے جنگلے میں اچھلتے، خوش ہوتے نظر آرہے تھے۔ ایک طرف ہرنوں اور بارہ سنگوں کا جنگلا تھا۔ ایک جنگلے میں خوفناک اژدہا پڑا تھا۔ مختلف اقسام کے مور اور رنگ برنگ پرندے مختلف جنگلوں میں موجود تھے۔ ان کے علاوہ ببر شیر، ریچھ، زیبرا، نیل گائے، زرافہ، بھیڑیا،

لومڑی، گیدڑ اور جنگلی خرگوش دیکھ کر طبیعت خوش ہوگئی۔

سیر میں بڑا مزا آ رہا تھا کہ مغرب کا وقت ہوگیا اور ہم گھر کے لیے روانہ ہوگئے۔ اگر آپ کو کبھی لاہور جانے کا اتفاق ہو تو چڑیا گھر کی سیر ضرور کیجیے اور لطف اُٹھائیے۔

تمام گھر والوں کی خدمت میں سلام عرض کیجیے۔ اب اجازت چاہتا ہوں۔

والسلام

آپ کا دوست

علی حسن

مشق

1۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفُّظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

پنجرا۔ بندر۔ بن مانس۔ گینڈے۔ ببر شیر۔ ممالک۔ قلعہ۔

2۔ درج ذیل الفاظ کو خوش خط لکھیے۔

لاہور۔ ماحول۔ سچ۔ صحیح۔ مصروف۔ انجام۔ ہاتھی

3۔ الفاظ ترتیب دے کر جملے بنائیے۔

الف۔ کا۔ تھا۔ ہرنوں۔ طرف۔ اور۔ ایک۔ بارہ سنگوں۔ جنگلا۔

ب۔ پر۔ سواری۔ رہے۔ بچے۔ کر۔ تھے۔ ہاتھی۔

ج۔ تھا۔ اس۔ میں۔ رہا۔ سیر۔ آ۔ مزا۔ بڑا۔

4۔ جملے درست کیجیے۔

الف۔ شور سن کر اس کی جاگ کھل گئی۔

ب۔ کمرے میں میرے بغیر کوئی نہ تھا۔

ج۔ تین مہینوں کے انتظار کے بعد آپ کا خط ملا۔

د۔ اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں۔

5۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے واحد لکھیے۔

طلبہ۔طالبات۔علوم۔فوائد۔نتائج۔مقامات۔ممالک۔ذرائع۔

6۔ درج ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

چڑیا گھر۔لطف اندوز۔وسیع۔دیگر ممالک۔ہجوم۔ذرائع۔

7۔ اپنے دوست کے نام خط لکھیے اور اسے تعلیم حاصل کرنے کے بارے میں بتایے۔

☆O☆

تاروں بھری رات

تاروں بھری رات سو رہی ہے	دنیا خاموش ہو رہی ہے
نورانی سے بکھر رہے ہیں	دھندلے سائے ابھر رہے ہیں
خوش بو ہے بسی ہوئی ہوا میں	اور نور گھلا ہُوا فضا میں
شاخوں کو ہَوا جگا رہی ہے	جو چھاؤں ہے تھرتھرا رہی ہے
کرنیں برسا رہے ہیں تارے	چاندی سی بہا رہے ہیں تارے
ہر سَمت مہک رہی ہیں کلیاں	گلزاروں میں بہک رہی ہیں گلیاں
پھیلا ہوا نور کا سماں ہے	نکھرا ہُوا نیلا آسماں ہے
جنت کی ہوائیں آرہی ہیں	خوابوں کے ترانے گا رہی ہیں
پودے جو ہوا سے ہل رہے ہیں	ہر شاخ میں پھول کِھل رہے ہیں

منہ پھولوں کا اوس دھونے آئی
اختر چلو صبح ہونے آئی

(اختر شیرانی)

مشق

1۔ مندرجہ ذیل جمع کے واحد لکھیں۔

شاخیں ۔ کرنیں ۔ کلیاں ۔ ترانے ۔ پودے

2۔ متن مدِ نظر رکھ کر درج ذیل الفاظ سے جملے ترتیب دیجیے۔

الف۔ بسی، خوشبو، ہوا، ہوئی، میں، ہے

ب۔ رات، بھری، سو، ہے، تاروں، رہی

ج۔ دنیا، رہی، خاموش، ہے، ہو

د۔ ہر شاخ، ہیں، کھل، میں، پھول، رہے

ہ۔ آسماں، نکھرا، نیلا، ہوا، ہے

3۔ متضاد بنائیے: جیسے گندا سے صاف

چھوٹا ....

سچ ....

اچھا ....

اوپر ....

زمین ....

4۔ متن کو مدِّ نظر رکھ کر درج ذیل الفاظ کا املا درست کریں۔

ڈُندلے۔ تھرترا رہی ہے ۔ مھک رہی ہیں ۔ اوص

5۔ متن کو مدِّ نظر رکھ کر مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

الف۔ تاروں بھری رات سے کیا مراد ہے؟

ب۔ تاروں بھری رات میں آسمان کا منظر بیان کیجیے۔

ج۔ اس نظم کے آخری تین اشعار کی نثر بنائیے۔

6۔ نظم کا خلاصہ تحریر کریں۔

☆O☆

محترمہ فاطمہ جناحؒ

قائداعظمؒ فرمایا کرتے تھے کہ میری کامیاب سیاسی زندگی میں فاطمہ جناحؒ کا بہت ہاتھ ہے۔ عظیم قائد کی طرف سے اپنی چھوٹی بہن کے لیے یہ بہت بڑا اخراجِ تحسین ہے۔

قائداعظمؒ محترمہ فاطمہ جناحؒ سے بہت پیار کرتے تھے۔ ن کی تعلیم کا انتظام بھی قائداعظمؒ ہی نے کیا۔ محترمہ نے دندان سازی کی تعلیم حاصل کی تھی لیکن انھوں نے اس تربیت کو روزی کمانے کے یے ذریعہ نہیں بنایا۔ قائداعظم نے ممبئی میں ایک ڈینٹل کلینک کھلوادیا۔ اس کلینک سے محترمہ نے عملی زندگی شروع کی۔ خدمت خلق کے جذبے کے تحت محترمہ ہرروز میونسپل کلینک میں بھی مفت علاج کرتی تھیں۔

قائداعظمؒ کی بیگم رتی جناح کے انتقال کے بعد کلینک بند کر کے محترمہ مستقل طور پر بھائی کے پاس رہنے لگیں۔ انھوں نے اپنے پیارے بھائی محمد علی جناحؒ کی زندگی کو خوش گوار بنانے کے لیے اور ان کو کامیابیوں سے ہم کنار کرنے کے یے اپنی زندگی وقف کر دی۔ وہ قائداعظمؒ کی ضروریات کا خیال رکھتیں اور قائد پوری دلجمعی کے ساتھ اپنے مقصد کے حصول میں مصروف رہتے۔

قائداعظمؒ کی پسند کے مطابق وہ سیاسی امور میں بھی قائد کے شانہ بشانہ کام کرنے لگیں۔ وہ آل انڈیا مسلم کونسل کی مستقل رکن بھی رہیں۔ مسلم لیگ کو متحرک کرنے کے لیے جب قائد نے خیبر سے راس کماری تک دورے کیے تو محترمہ فاطمہ جناحؒ بھی ان کے ساتھ تھیں۔ مسلم لیگ کے مخالفوں کے پروپیگنڈے اور تنقید سے

مسلم خواتین کے ذہنوں میں مسلم لیگ کے متعلق کچھ الجھنیں تھیں۔ ان کو محترمہ نے اپنی بہترین صلاحیتوں سے دُور کر دیا۔ آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن (اپوا) کی سرپرستی بھی انھی کے ذمے تھی۔ ان کے اسی جذبے، لگن اور محنت کے سبب قوم نے محترمہ کو مادرِ ملّت کا خطاب دیا۔

قائداعظمؒ کی خواہش تھی کہ مسلم خواتین میں آزادی کے لیے جدوجہد کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ محترمہ اپنے بھائی کی اس خواہش کی تکمیل کے لیے خواتین کو عملی سیاست میں حصّہ لینے کے لیے کہتیں اور اسلامی تاریخ سے مسلم خواتین کے کارناموں کی مثالیں دے کر ان میں جذبہ حصولِ آزادی پیدا کرتیں۔ انھیں تحریکِ پاکستان کی اہمیت اور ضرورت سے آگاہ کرتیں۔ ان کی کوششوں کا یہ نتیجہ تھا کہ خواتین نے مردوں کے شانہ بشانہ آزادی کا عَلَم اٹھایا۔ ہر صوبے اور ہر علاقے کی خواتین نے کمیٹیاں بنائیں اور قائداعظمؒ کا پیغامِ آزادی گھر گھر پہنچایا۔ خواتین نے چندہ جمع کر کے تحریک کو مالی طور پر بھی مضبوط بنایا۔

انھوں نے مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کی بنیاد رکھی۔ تعمیرِ وطن کے لیے انھوں نے مہاجرین کی آبادکاری، بے روزگار خواتین کے لیے روزگار کی تلاش، بہبودیٔ اطفال اور صحت کے شعبے کو ترقی دے کر خوش حال معاشرے کے لیے جو کوششیں انجام دیں وہ قابلِ تعریف ہیں۔

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ تحریکِ پاکستان کی کامیابی میں محترمہ فاطمہ جناحؒ کی خدمات مردوں سے کسی طرح کم نہیں۔ قائدؒ کے بعد پاکستان کے بانیوں میں محترمہ کا نام سرِ فہرست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بے لوث قومی خدمت کو قبول فرمائے اور انھیں جنت الفردوس میں جگہ دے۔ (آمین)

مشق

1۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- محترمہ فاطمہ جناحؒ نے تعلیم حاصل کی۔

(الف) دندان سازی کی (ب) انجینئرنگ کی (ج) ہومیوپیتھک کی

ii- قائدِ اعظمؒ نے اپنی بہن کے لیے ایک ڈینٹل کلینک کھلوایا۔

(الف) دہلی میں (ب) ممبئی میں (ج) کراچی میں

iii- قائداعظم ؒ نے خیبر سے راس کماری تک مسلم لیگ کو متحرک کرنے کے لیے دورے کیے تو ان کے ہمراہ کون تھا؟

(الف) محترمہ فاطمہ جناح ؒ (ب) مولانا محمد علی جوہر ؒ (ج) رتی بائی

2۔ سبق کو مدِ نظر رکھ کر مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ قائداعظم نے کن الفاظ میں محترمہ فاطمہ جناح ؒ کو خراجِ تحسین پیش کیا؟

ب۔ قوم نے محترمہ فاطمہ جناح ؒ کو کون سا خطاب دیا؟

ج۔ محترمہ فاطمہ جناح ؒ نے خواتین کی کس تنظیم کی سرپرستی اپنے ذمّے لی؟

3۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر جملوں کی تکمیل کریں۔

الف۔ محترمہ فاطمہ جناح ؒ آل انڈیا مسلم لیگ کی مستقل ... بھی رہیں۔

ب۔ قائداعظم کی خواہش تھی کہ مسلم .. میں آزادی کے لیے جدوجہد کا جذبہ پیدا کیا جائے۔

ج۔ محترمہ فاطمہ جناح ؒ کی . . کا نتیجہ تھا کہ خواتین نے مردوں کے شانہ بشانہ آزادی کا علم اٹھایا

د۔ محترمہ فاطمہ جناح ؒ نے مسلم سٹوڈنٹس ... کی بنیاد رکھی۔

4۔ سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

5۔ مادرِ ملّت اسم علَم ہے۔ اسمِ علَم کی دیگر اقسام کے نام، تعریف اور ایک ایک مثال لکھیں۔

☆O☆

غزوۂ بدر

مکّے میں جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں پر کفار کے ظلم وستم حد سے بڑھ گئے تو وہ اللہ تعالی کے حکم سے مدینے کو ہجرت کر گئے۔ مدینہ پہنچ کر مسلمانوں کو کچھ سکون محسوس ہوا۔ انھوں نے اسلامی نظام قائم کرنے پر توجہ دی جس کے نتیجے میں مدینے اور اس کے گردونواح میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔ کفارِ مکہ کو مسلمانوں کی ترقی ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ وہ دنیا سے اسلام اور مسلمانوں کا نام ونشان مٹا دینا چاہتے تھے۔ چنانچہ وہ مسلمانوں پر حملے کی تیاریاں کرنے لگے۔ انہی ایّام میں قریش کا ایک تجارتی قافلہ شام سے آرہا تھا۔ اسے مدینے کے قریب سے گزرنا تھا۔ قافلے کے سردار نے اہلِ مکّہ کو پیغام بھیجا کہ مسلمان قافلے کو لُوٹنے کے لیے آرہے ہیں۔ قافلے کو بچانے اور مسلمانوں سے نمٹنے کے لیے کفار بڑے ساز وسامان کے ساتھ فوج لے کر نکلے۔ راستے میں انھیں معلوم ہوا کہ قافلہ خیریت سے اپنی منزل پر پہنچ گیا ہے۔ قافلے کی حفاظت تو ایک بہانہ تھا۔ انھوں نے بُرے ارادے سے مدینے کی طرف بڑھنا شروع کر دیا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کفار کے ان ناپاک ارادوں کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ فرمایا۔ مہاجرین نے تو پُر جوش تقریریں کیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کی طرف نگاہ فرمائی تو حضرت سعد بن عُبادہ نے بڑی ولولہ انگیز تقریر کی اور کہا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں سمندر میں کود جانے کا حکم دیں گے تو ہم سمندر میں کود جائیں گے"۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک خوشی سے دمک اٹھا۔

12 رمضان 2 ہجری کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جاں نثاروں کے ہمراہ مدینہ سے روانہ ہوئے۔ ایک میل چل کر فوج کا جائزہ لیا۔ ان میں کچھ کم عمر بچے بھی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں واپس بھیج دیا۔ عمیر بن وقاص ابھی کم سن تھے۔ جب اُن سے واپسی کا کہا گیا تو وہ رو پڑے۔ اُن کے جذبے کو دیکھ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انھیں اجازت دے دی۔ اب فوج کی کل تعداد 313 تھی۔ ان میں ساٹھ مہاجر اور باقی سب انصار تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس مختصر لشکر کے پاس دو گھوڑے اور

ستر اونٹ تھے۔ جنگی ساز و سامان بھی بہت کم تھا۔ اس کے مقابلے میں کفارِ مکّہ کی تعداد ایک ہزار تھی اور سو سواروں کا رسالہ تھا۔ ان کے لشکر میں سو گھوڑے اور سات سو اونٹ تھے۔ وہ ہتھیاروں سے بھی پوری طرح لیس تھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کے ہمراہ بدر کے مقام پر قیام فرمایا۔ بدر ایک گاؤں کا نام تھا جو مدینے سے قریباً اسّی میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ کفار کا لشکر بھی اسی جگہ موجود تھا۔

مسلمانوں کے دل اسلام کی روشنی سے منوّر تھے۔ اس لیے وہ تعداد کی کمی کے باوجود جذبۂ جہاد سے سرشار اللہ کی راہ میں جان دینے کے لیے تیار تھے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفوں کو درست کیا اور جہاد پر وعظ فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا: ''یا اللہ! اگر آج تیرے یہ چند بندے مٹ گئے تو پھر قیامت تک کوئی تیرا نام لیوا نہیں رہے گا۔''

یہ دنیا کی سلام کے مستقبل کی فکر کے زیرِ اثر انوکھی جنگ تھی۔ اُس میں قریبی عزیز ایک دوسرے کے مقابلے میں تھے۔ مسلمانوں نے اللہ کی خاطر تمام رشتے ختم کر دیے تھے۔ صرف اسلام کا رشتہ باقی تھا۔ جنگ شروع ہونے کے بعد کفار کے بڑے بڑے سردار مارے گئے۔ اس پر ابوجہل نے اپنے لشکر کو عام حملے کا حکم دے دیا۔ ابوجہل ایک اونچے ٹیلے پر کھڑا ہو کر اپنی فوج کو لڑائی کے لیے ہدایات دے رہا تھا۔ وہ کفارِ مکّہ کا بہت طاقتور اور تجربہ کار سردار تھا۔ اس کی اسلام دشمنی سب پر عیاں تھی۔ وہ رسول خدا کا سب سے بڑا دشمن تھا۔ انصار کے دو بچے معوذؓ اور معاذؓ اس کی تاک میں تھے۔ انھوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے کہا: ''چچا جان. ہمیں ابوجہل دکھا دیجیے''۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ نے کہا: ''تم اس کا پوچھ کر کیا کرو گے؟'' لڑکوں نے کہا: ''وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق نازیبا اور نامناسب الفاظ کہتا ہے۔ ہم نے عہد کیا ہے کہ ابوجہل کو جہاں بھی پائیں گے، قتل کر کے رہیں گے۔''

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے دونوں کو اشارے سے بتایا کہ ابوجہل وہ ہے۔ اُن کا بتانا تھا کہ دونوں باز کی طرح جھپٹے، اگلے ہی لمحے ابوجہل خاک پر تھا۔ سپاہیوں نے اپنے سردار کو زخمی حالت میں دیکھا تو دونوں بچوں پر ٹوٹ پڑے۔ ابوجہل کا بیٹا عکرمہ بھی پاس ہی تھا۔ اُس نے معاذؓ کے کندھے پر اس زور سے تلوار ماری کہ ہاتھ بدن سے الگ ہو کر جھول پڑا۔ صرف ذرا سی کھال باقی رہ گئی۔ معاذؓ اسی طرح لڑتے

رہے۔ انھیں اس طرح لڑنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ چنانچہ انھوں نے بازو پر پاؤں رکھ کر اس لٹکتے ہوئے ہاتھ کو اپنے جسم سے جُدا کر دیا۔

اس جنگ میں مسلمان بڑی جواں مردی سے لڑے۔ انھوں نے اپنے سے تین گنا بڑے لشکر کے چھکّے چھڑا دیے۔ کفار بدحواس ہو کر بھاگ نکلے۔ تھوڑی ہی دیر میں میدان دشمنوں سے خالی ہو گیا۔ جب جنگ ختم ہوئی تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص جا کر ابوجہل کی خبر لائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے جا کر دیکھا تو وہ لاشوں میں پڑا تھا۔ اُنھوں نے اسے پہچان کر کہا: ''اب میری تلوار تیرے خون سے آلُودہ ہوگی'' ابوجہل نے کہا، ''او بکری چرانے والے! میری گردن کندھوں کے قریب سے کاٹنا تاکہ سردار کا سر پہچانا جا سکے۔'' حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ابوجہل کا سر کاٹ لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدموں میں ڈال دیا۔

اس جنگ میں ستّر کافر مارے گئے اور اتنے ہی گرفتار ہوئے۔ مسلمان مجاہدین میں سے چودہ نے جامِ شہادت نوش کیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیدیوں سے بہت اچھا سلوک کیا۔

مشق

1۔ سبق کا متن مدِّ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں پر ظلم و ستم بڑھ گئے۔

(الف) مدینہ میں (ب) مکّہ میں (ج) طائف میں

ii- میدان بدر میں مسلمانوں کی کل تعداد

(الف) 300 تھی (ب) 313 تھی (ج) 330 تھی

iii- بدر نام ہے

(الف) ایک بڑے شہر کا (ب) ایک قصبے کا (ج) ایک گاؤں کا

2۔ کالموں کے الفاظ کی مدد سے جملے ترتیب دیں۔

i- کفار کو	معوذؓ اور معاذؓ نے	نگاہ فرمائی
ii- رسول اکرمؐ نے	مسلمانوں کی ترقی	قتل کیا
iii- ابوجہل کو	انصار کی طرف	ایک آنکھ نہ بھائی

3۔ متن کو مدِ نظر رکھ کر مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

i- قریش کا تجارتی قافلہ کہاں سے آ رہا تھا؟

ii- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کفار کے ارادوں کا علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کیا؟

iii- غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد کتنی تھی اور کفار کتنی تعداد میں تھے؟

iv- معوذؓ اور معاذؓ نے ابوجہل کا پتا کیسے چلایا؟

v- ابوجہل کیسے قتل ہوا؟

vi- حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ابوجہل کا سر کاٹنے گئے تو اس نے کیا کہا؟

vii- اس غزوہ میں کتنے کافر قتل اور گرفتار ہوئے ؟

4۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

ہجرت ۔ اسلام ۔ حفاظت ۔ سمندر ۔ چمک ۔ مختصر ۔ قسمت ۔ قیامت

5۔ درج ذیل جملوں میں سے فاعل اور فعل الگ کیجیے۔

i- قافلہ شام سے روانہ ہوا۔

ii- مسلمانوں نے بدر کے مقام پر پڑاؤ ڈالا۔

iii- رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی۔

iv- مسلمانوں کو فتح ہوئی۔

v- مسلمانوں نے ستر کافر قتل کیے۔

یادِ وطن

اے وطن ! اے مِرے بہشتِ بریں
کیا ہُوئے تیرے آسمان و زمیں

کاٹے کھاتا ہے باغ ، بِن تیرے
گُل ہیں نظروں میں داغ ، بِن تیرے

مٹ گیا نقش ، کامرانی کا
تجھ سے ہے لطف ، زندگانی کا

جو کہ رہتے ہیں تجھ سے دُور سدا
اُن کو کیا ہو گا زندگی کا مزا

سچ بتا تُو سبھی کو بھاتا ہے
یا کہ مجھ سے ہی تیرا ناتا ہے

جِنّ و انسان کی حیات ہے تُو
مُرغ و ماہی کی کائنات ہے تُو

جان جب تک نہ ہو بدن سے جُدا
کوئی دشمن نہ ہو وطن سے جُدا

(الطاف حسین حالیؔ)

مشق

متن کو مدِّ نظر رکھ کر مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

1۔ ''وطن'' سے کیا مُراد ہے؟

2۔ شاعر کو اپنا وطن کیوں عزیز ہے؟

3۔ مُرغ و ماہی سے کیا مُراد ہے؟

4۔ شاعر کو اپنا وطن کیسا لگتا ہے؟

5۔ اس نظم کا خلاصہ لکھیے۔

6۔ مندرجہ ذیل الفاظ/ مرکبات کا تلفُّظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

بہشت بریں ۔ نقش ۔ زندگانی ۔ مشت خاک

7۔ مندرجہ ذیل مرکبات کے معانی لکھیے اور جملے بنایئے۔

بہشت بریں ۔ آسمان وزمین ۔ جن وانسان ۔ مُرغ و ماہی ۔ مُشتِ خاک

8۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔

بہشت ۔ آسمان ۔ کامیابی ۔ زندگی ۔ دُور ۔ انسان ۔ دشمن

9۔ مندرجہ ذیل جملوں کو درست کر کے لکھیے۔

i- آج شب برات کی رات ہے۔

ii- مجھے اُردو آتا ہے۔

iii- بیس روپے کی دہی لاؤ۔

iv- لڑکیاں ورزش کرتیں ہیں۔

v- ماہِ رمضان کے مہینے کا احترام کرو۔

10۔ سبق ''یادِ وطن'' کو مدِ نظر رکھ کر خالی جگہ پُر کیجیے۔

جن و انسان کی ---- ہے تو
مُرغ و ماہی کی ---- ہے تو

جو کہ رہتے ہیں تجھ سے ---- سدا
اُن کا کیا ہو گا ---- کا مزا

جان جب تک نہ ہو ---- سے جُدا
کوئی دشمن نہ ہو ---- سے جُدا

☆O☆

علامہ اقبالؒ - بچّوں کے شاعر

علامہ اقبال ہمارے قومی شاعر ہیں۔ آپ 9 نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں حاصل کی۔ مرے کالج سیالکوٹ سے ایف۔اے کا امتحان پاس کیا۔ پھر مزید تعلیم کے لیے لاہور چلے آئے اور گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔اے اور ایم۔اے کے امتحانات اعزاز کے ساتھ پاس کیے۔ اُس کے بعد کچھ عرصے کے لیے گورنمنٹ کالج لاہور اور اورینٹل کالج لاہور میں پروفیسر رہے۔

1905ء میں آپ نے اعلیٰ تعلیم کے لیے یورپ کا سفر کیا اور لندن سے بیرسٹری اور جرمن سے پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ 1908ء میں آپ وطن واپس آگئے اور ملازمت کو ترک کر کے وکالت کا پیشہ اپنالیا۔ آپ نے ملکی سیاست میں بھی حصہ لیا۔ 1930ء میں اپنے مشہور خطبۂ الہ آباد میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ وطن کا تصور پیش کیا۔ اسی لیے اُنھیں مصورِ پاکستان بھی کہا جاتا ہے۔ اُنھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے سے مسلمانوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کیا۔ اُن کی شاعری سے ہمیں خود اعتمادی، عزم و ہمت اور مسلسل جدوجہد کا درس ملتا ہے۔ ان کے کلام کا بیشتر حصہ بڑوں اور نوجوانوں کے لیے ہے جس میں انھوں نے بڑے بلند خیالات کا اظہار کیا ہے۔ مگر انھوں نے بچوں کے لیے بھی دل چسپ اور سبق آموز نظمیں لکھیں ہیں۔ اس لیے علامہ اقبال بڑوں کے ہی نہیں، بچوں کے بھی شاعر ہیں۔

علامہ اقبال کو بچوں سے بڑی محبت تھی۔ وہ جانتے تھے کہ یہی بچے بڑے ہو کر ملک و قوم کی خدمت کریں گے۔ اس لیے انھوں نے بچوں کے لیے بڑی پیاری پیاری اور دل چسپ نظمیں لکھیں۔ بچوں کو اُن کی نظمیں بہت پسند ہیں۔ وہ انھیں بہت شوق سے پڑھتے ہیں۔ ان میں اکثر نظمیں اُنھیں زبانی یاد ہیں۔ یہ نظمیں ان کی کتاب ''بانگِ درا'' میں شامل ہیں۔ اُن کے عنوان یہ ہیں: ایک مکڑا اور مکھی، ایک پہاڑ اور گلہری، ایک گائے اور بکری، بچے کی دعا، ہمدردی، ماں کا خواب اور پرندے کی فریاد، ان نظموں میں بچوں کے لیے کوئی نہ کوئی نصیحت اور اخلاقی سبق موجود ہے۔

بچوں کے لیے ان کی ایک نظم ''ایک مکڑا اور مکھی'' ہے۔ مکڑا ایک مکھی کو اپنے جال میں پھنسانے کی

کوشش کرتا ہے۔ مکھی اس کی باتوں میں نہیں آتی۔ آخرکار اس کی جھوٹی تعریف کر کے اُسے قابو کر لیتا ہے۔ اس نظم کا آخری شعر یہ ہے:

بھوکا تھا کئی روز سے اب ہاتھ جو آئی
آرام سے گھر بیٹھ کے مکھی کو اُڑایا

اس نظم میں علامہ اقبال نے بچوں کو مکّار اور خوش آمدی لوگوں سے بچنے کی نصیحت کی ہے۔

ایک دوسری نظم ''ہمدردی'' میں انھوں نے بلبل اور جگنو کا واقعہ بیان کیا ہے۔ بلبل پریشان ہے کہ وہ رات کی تاریکی میں اپنے گھونسلے تک کیسے پہنچے گا۔ قریب بیٹھا ہوا جگنو اسے کہتا ہے کہ اللہ نے مجھے روشنی دی ہے۔ میں تمھیں راستا دکھاؤں گا۔ اس نظم میں انھوں نے بچّوں کو یہ سبق دیا ہے کہ ہمیں دوسروں کی مدد کرنی چاہیے۔ لوگوں کے کام آنا ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ نظم کا آخری شعر یہ ہے:

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے

نظم ''ایک پہاڑ اور گلہری'' میں ایک پہاڑ کو اپنے بڑا ہونے پر فخر ہے۔ وہ گلہری کو ایک حقیر اور معمولی جانور کہتا ہے۔ گلہری پہاڑ سے کہتی ہے کہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے چھوٹا بڑا بنایا ہے۔ اگر تم بڑے ہو تو مجھ سا ہنر دکھاؤ۔ ذرا یہ چھالیا ہی توڑ کر دکھاؤ۔ پہاڑ لاجواب ہو جاتا ہے۔ اس نظم میں علامہ اقبال بتاتے ہیں کہ ہمیں اللہ کی بنائی ہوئی کسی چیز کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چھوٹی بڑی شے کو اپنی حکمت سے بنایا ہے لہٰذا ہمیں اپنے بڑے پَن پر اِترانا نہیں چاہیے۔ اس نظم کے آخری شعر میں خاص طور پر اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ ہمیں خدا کی بنائی ہوئی کسی شے کو بھی بُرا نہیں کہنا چاہیے۔

نہیں ہے چیز نکمّی کوئی زمانے میں
کوئی بُرا نہیں قدرت کے کارخانے میں

''پرندے کی فریاد'' اُن کی ایک اور مشہور نظم ہے۔ اس نظم میں علامہ اقبال بتاتے ہیں کہ ایک پرندے کو بھی اپنی آزادی بڑی عزیز ہوتی ہے لہذا ہمیں آزادی جیسی نعمت کی قدر کرنی چاہیے۔ اس نظم کے آخری شعر میں قیدی پرندہ بچے سے یوں فریاد کرتا ہے۔

آزاد مجھ کو کر دے او قید کرنے والے
میں بے زباں ہوں قیدی تُو چھوڑ کر دُعا لے

ان نظموں کے علاوہ انھوں نے دوسری نظموں میں بھی سبق آموز باتیں بیان کی ہیں۔ اُن کی نظم ''بچے کی دعا'' تو سب سے زیادہ مشہور ہے۔ یہ ہر بچے کی پسندیدہ نظم ہے۔ اس نظم کا پہلا شعر ہے:

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

علامہ اقبال اسلام کے سچے شیدائی تھے۔ انھیں اسلامی تعلیمات سے بڑا لگاؤ تھا۔ یہی خوبی وہ مسلمان بچوں میں بھی دیکھنا چاہتے تھے۔ اس لیے وہ چاہتے تھے کہ اگر قوم کے بچوں کی تربیت صحیح انداز میں ہو جائے تو وہ بڑے ہو کر اچھے مسلمان اور نیک شہری ثابت ہوں گے۔

مشق

متن کو مدِ نظر رکھ کر مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

1۔ علامہ اقبال نے بچوں کے لیے جو نظمیں لکھی ہیں ان میں سے کسی پانچ کے نام لکھیں۔
2۔ نظم ''ہمدردی'' میں علامہ اقبال نے بچوں کو کیا بتایا ہے؟
3۔ نظم ''ایک پہاڑ اور گلہری'' میں علامہ اقبال کیا کہنا چاہتے ہیں؟
4۔ علامہ اقبال نے اپنی نظموں میں بچوں کو کیا پیغام دیا ہے؟
5۔ علامہ اقبال کی نظم ''ایک مکڑا اور مکھی'' کو کہانی کی شکل میں لکھیے۔
6۔ مناسب فعل لگا کر مندرجہ ذیل جملوں کو مکمل کیجیے۔

i- علامہ اقبال ۹ نومبر 1877ء کو سیالکوٹ میں ------۔
ii- آپ نے ابتدائی تعلیم سیالکوٹ میں ------۔
iii- علامہ اقبال 1908ء میں وطن واپس ------۔
iv- علامہ اقبال نے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ وطن کا تصور ------۔

v- علامہ اقبال نے بچوں کے لیے بڑی پیاری پیاری نظمیں------۔

7۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفُّظ اِعراب لگا کر واضح کریں۔۔

فلسفہ ۔ تعلیمات ۔ برصغیر ۔ تصور ۔ مصور ۔ خدمت ۔ نصیحت ۔ ہمدردی ۔ قدرت ۔ نعمت

8۔ درج ذیل جملوں سے فاعل اور مفعول الگ الگ کیجیے۔

i- علامہ اقبال سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔

ii- یورپ میں رہ کر آپ کے دل میں اسلام کی گہری محبت پیدا ہوئی۔

iii- بچے آپ کی نظمیں بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔

iv- بچے آپ کی نظموں سے سبق حاصل کرتے ہیں۔

v- مسلمانوں نے تحریک پاکستان میں جوش اور ولولہ پیدا کر دیا۔

9۔ اس سبق سے پانچ اسم معرفہ اور پانچ اسم نکرہ تلاش کر کے لکھیں۔

☆O☆

بچّوں کے علاقائی کھیل

کھیل انسانی زندگی کے لیے بہت ضروری ہیں۔ ان سے انسانی جسم کی نشوونما ہوتی ہے۔ جسم کے مختلف حصے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ کھیل کُود سے انسانی جسم چُست اور چاق و چوبند رہتا ہے۔ طبیعت کام کاج میں خوب لگتی ہے۔ غرض انسانی صحت کو برقرار رکھنے کے لیے کھیل بہت ضروری ہیں۔

دنیا کے مختلف ملکوں میں بے شمار کھیل کھیلے جاتے ہیں۔ پہلے پہل یہ کھیل کسی خاص علاقے سے تعلق رکھتے تھے۔ رفتہ رفتہ یہ کھیل دوسرے علاقوں میں رواج پا گئے۔ اب یہ کھیل ساری دنیا میں بہت مشہور ہیں اور کئی ملکوں کے قومی کھیل بھی ہیں۔ عالمی کھیلوں کی طرح علاقائی کھیلوں کا بھی اپنا ایک مقام ہے۔ ایسے کھیل جو کسی خاص علاقے سے تعلق رکھتے ہوں اور اس علاقے کی نمائندگی کرتے ہوں وہ علاقائی کھیل کہلاتے ہیں۔ ہمارے ملک میں علاقائی کھیلوں کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ سب لوگ ان میں دل چسپی لیتے ہیں۔

ہاکی قدیم ایران کا کھیل ہے جو جدید دَور میں برطانیہ سے نئے سرے سے شروع ہُوا۔ کرکٹ، فٹ بال، والی بال، بیڈ منٹن اور ٹینس جیسے کھیل مغربی ملکوں سے یہاں آئے ہیں۔ پاکستان کے بڑے شہروں کے علاوہ دیہات میں بھی ان کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اب تو یہاں کے بچے بھی اُن کو بڑی دلچسپی سے کھیلتے ہیں۔ ان کھیلوں کے علاوہ بچوں کے کچھ علاقائی کھیل بھی ہیں۔ ان میں آنکھ مچولی، گلّی ڈنڈا، کوکلا چھپاکی، شکر بھجی، وانجو، گوٹیں ڈالنا، ککلی اور گڈاوغیرہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ علاقائی کھیلوں میں رسہ کشی، کبڈی اور کشتی بھی بہت اہم ہیں۔ اگرچہ یہ نوجوانوں کے کھیل ہیں تاہم انھیں دیہاتی بچے بھی بڑی دلچسپی سے کھیلتے ہیں۔

"لکّن میٹی" بچوں کا بڑا پسندیدہ کھیل ہے۔ اسے "آنکھ مچولی" کہتے ہیں۔ بچے رات یا دن کے وقت گاؤں کے چوراہوں اور گلیوں میں یہ کھیل کھیلتے ہیں۔ کھیل عموماً ٹاس سے شروع ہوتا ہے۔ ٹاس ہارنے والا بچہ اپنی آنکھیں بند کر لیتا ہے۔ دوسرے بچّے اِدھر اُدھر چھپ جاتے ہیں۔ کچھ دیر بعد وہ اپنی آنکھیں کھول

کر انھیں تلاش کرتا ہے۔ وہ جس بچے کو سب سے پہلے ڈھونڈ کر چھو لے پھر اُسے باری دینا پڑتی ہے۔ اس طرح یہ کھیل جاری رہتا ہے۔

''گلّی ڈنڈا'' دیہاتی بچوں کا بڑا مقبول کھیل ہے۔ اس کے با قاعدہ بھی میچ ہوتے ہیں۔ ایک ٹیم میں عموماً سات کھلاڑی ہوتے ہیں۔ کھیل کھیلنے سے پہلے زمین پر ایک چھوٹی سی نالی یعنی ''کھُتی'' بنائی جاتی ہے۔ گلّی کو اس کھُتی پر رکھ کر ڈنڈے کی مدد سے اچھال کر دُور پھینکا جاتا ہے۔ کھُتی کے سامنے کچھ فاصلے پر مخالف ٹیم کے کھلاڑی کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر وہ زمین پر گرنے سے پہلے گلّی کو دبوچ لیں تو کھیلنے والے کی باری ختم ہو جاتی ہے۔ اس کی جگہ دوسرا ساتھی آجاتا ہے۔ اگر گلّی زمین پر گر جائے تو ڈنڈے کو کھُتی پر رکھ دیا جاتا ہے۔ مخالف ٹیم کا کھلاڑی گلّی سے ڈنڈے کو نشانہ بناتا ہے۔ اگر گلّی ڈنڈے کو لگ جائے تو باری ختم ہو جاتی ہے اگر گلّی ڈنڈے کو نہ لگے تو کھلاڑی زمین پر پڑی ہوئی گلّی کو دو چوٹیں لگاتا ہے اسے ''ٹُل لگانا'' کہتے ہیں۔ گلّی جہاں بھی گرے مخالف اسے وہاں سے اٹھ کر کھُتی پر رکھے ہوئے ڈنڈے کو نشانہ بناتا ہے۔ اگر گلّی ڈنڈے کو لگ جائے تو کھیلنے والے کی باری ختم ہو جاتی ہے۔ اُس کے بعد دوسرا کھلاڑی کھیلنے کے لیے آجاتا ہے۔ اس طرح یہ کھیل جاری رہتا ہے۔

''کوکلا چھپا کی'' بھی بچوں کا ایک دل چسپ کھیل ہے۔ بچے ایک دائرے میں پاؤں کے بل اکڑوں بیٹھ جاتے ہیں۔ ایک بچے کے ہاتھ میں کپڑے کا بنا ہوا ایک کوڑا ہوتا ہے۔ وہ اس کوڑے کو اپنے پیچھے چھپا کر اپنے ساتھیوں کے گرد چکر لگاتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہتا جاتا ہے کہ:

کوکلا چھپا کی جمعرات آئی اے　　　جیہڑا اگے پچھے ویکھے اوہدی شامت آئی اے

اگر کوئی بچہ مڑ کر پیچھے دیکھے تو کوڑے والا اسے کوڑے سے پیٹنا شروع کر دیتا ہے۔ دو تین چکر لگانے کے بعد وہ کوڑا کسی اور بچے کے پیچھے رکھ دیتا ہے۔ اگر اسے پتا نہ چلے تو کوڑے والا ایک چکر لگا کر کوڑا اس کے پیچھے سے اٹھ کر اس پر برسانا شروع کر دیتا ہے۔ وہ بچہ اپنی جگہ سے بھاگ اٹھتا ہے۔ کوڑے والا اس کے پیچھے کوڑے برساتا جاتا ہے۔ اگر کوئی بچہ کوڑے کو ٹٹول کر معلوم کر لے تو وہ اسے اٹھ کر چکر کاٹنے والے کو مارتا ہے۔ وہ باقی چکر کاٹ کر اس بچے کی جگہ بیٹھ جاتا ہے یوں کھیل جاری رہتا ہے۔

''کِکلی'' دیہاتی بچیوں کا ایک دل چسپ کھیل ہے۔ چھوٹی بچیاں ایک دوسرے کے ہاتھوں میں ہاتھ

ڈالے پاؤں سے پاؤں ملا کر ایک دائرے میں گھومتی ہیں۔ ساتھ ساتھ وہ یہ بول بھی الاپتی ہیں:

کِکلی کلیر دی　　　　پگ میرے ویر دی

ان میٹھے بولوں سے بہن بھائی کے مقدس رشتے کا اظہار ہوتا ہے۔ اس سے بہنوں کی اپنے بھائیوں سے دلی محبت کا پتا چلتا ہے۔ ان کھیلوں کے علاوہ بچوں کے اور بھی بہت سے کھیل ہیں۔

مشق

1۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- دنیا کے مختلف ممالک میں کھیلے جاتے ہیں۔

(الف) قومی کھیل　(ب) چند مخصوص کھیل　(ج) بے شمار کھیل

ii- کسی ملک کے وہ کھیل جو اُس کے کسی خاص علاقے سے تعلق رکھتے ہوں اور اس علاقے کی زندگی کی نمائندگی کرتے ہوں، کہلاتے ہیں۔

(الف) قومی کھیل　(ب) علاقائی کھیل　(ج) عالمی کھیل

iii- ''کِکلی'' ایک بڑا دلچسپ کھیل ہے۔

(الف) بچوں کا　(ب) بڑوں کا　(ج) چھوٹی بچیوں کا

2۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر مندرجہ ذیل جملوں کو درست ترتیب سے لکھیے۔

i- کھیل	بچوں کا	کھیلے جاتے ہیں
ii- لکن میٹی	بے شمار کھیل	بہت ضروری ہیں
iii- مختلف ممالک میں	انسانی صحت کے لیے	پسندیدہ کھیل ہے

3۔ سبق کو مدِ نظر رکھ کر مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ انسانی زندگی کے لیے کھیل کیوں ضروری ہیں؟

ب۔ تین شہری کھیلوں اور تین بچوں کے علاقائی کھیلوں کے نام لکھیے۔

ج۔ آنکھ مچولی کا طریقہ کیا ہے؟

د۔ گلی ڈنڈا کیسے کھیلتے ہیں؟

4۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفُّظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

مضبوط ۔ تعلق ۔ نمائندگی ۔ رجحان ۔ مقبول ۔ مخالف ۔ دلچسپ ۔ ٹٹول ۔ چکر

☆O☆

اصلیت کو نہ چھپاؤ

پایا تھا اک گدھے نے کہیں پوستینِ شیر
سوچا کہ آڑ خوب ہے کچھ کھیلیے شکار
پہنا، اور آس پاس کے کھیتوں میں جا گھسا
دیکھا جو شیر، سہم گئے اُس سے کاشت کار
اِتنے میں اپنی بولی جو بولا تو کھل گیا
ہے شیر کے لباس میں پوشیدہ اِک حمار
چاروں طرف سے گھیر کے لی خوب ہی خبر
لوگوں نے مار پیٹ میں رکھا نہ کچھ اُدھار
مرنے میں کیا رہا تھا مگر خیر ہو گئی
بھاگا دبا کے دُم، تو بچی اُس کی جانِ زار
چھپتی نہیں ہے بات بنائی ہوئی کبھی
آخر کو ہو کے رہتی ہے اصلیت آشکار
رستے کو راستی کے نہ زنہار چھوڑنا
ہوتا ہے راستی ہی سے انسان رُستگار
جو بات تھی صلاح کی وہ ہم نے دی بتا
آئندہ اپنے فعل کا ہے تم کو اختیار

(مولانا اسماعیل میرٹھی)

مشق

1۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- گدھے نے کس کا بہروپ بھرا؟

(الف) شیر کا (ب) چیتے کا (ج) بھیڑیے کا

ii- گدھا کس جگہ جا گھسا؟

(الف) آس پاس کے گاؤں میں (ب) آس پاس کے شہروں میں

(ج) آس پاس کے کھیتوں میں

iii- راز کیسے کھُل گیا

(الف) گدھا بول پڑا تو (ب) شیر کا لباس اتر گیا تو

(ج) گدھا بھاگا تو

2۔ سبق کو مدِ نظر رکھ کر مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ لوگوں نے گدھے کی کیسے خبر لی؟

ب۔ شاعر نے کس کام کی نصیحت کی ہے؟

ج۔ اس نظم کا مرکزی خیال لکھیں۔

3۔ متن میں سے ہم آواز الفاظ الگ کر کے لکھیں جیسے شکار ۔ کار

☆O☆

مِلّی ترانہ

اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں ہم ایک ہیں
سانجھی اپنی خوشیاں اور غم ایک ہیں ہم ایک ہیں

ایک چمن کے پھول ہیں سارے ایک گگن کے تارے
ایک سمندر میں گرتے ہیں سب دریاؤں کے دھارے
جدا جدا لہریں سرگم ایک ہیں ہم ایک ہیں

اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں ہم ایک ہیں
سانجھی اپنی خوشیاں اور غم ایک ہیں ہم ایک ہیں

ایک ہی کشتی کے ہیں مسافر اک منزل کے راہی
اپنی آن پہ مٹنے والے ہم جانباز سپاہی
بند مٹھی کی صورت باہم ایک ہیں ہم ایک ہیں

اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں ہم ایک ہیں
سانجھی اپنی خوشیاں اور غم ایک ہیں ہم ایک ہیں

پاک وطن کی عزت ہم کو اپنی جان سے پیاری
اپنی شان ہے اس کے دم سے یہ ہے آن ہماری
اپنے وطن کے پھول اور شبنم ایک ہیں ہم ایک ہیں

اس پرچم کے سائے تلے ہم ایک ہیں ہم ایک ہیں
سانجھی اپنی خوشیاں اور غم ایک ہیں ہم ایک ہیں

مشق

1۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- ''ایک چمن کے پھول ہیں سارے ایک گگن کے تارے'' میں

(الف) چمن اور گگن ''پاکستان'' ہے (ب) چمن اور گگن ''پاکستانی قوم'' ہے

(ج) چمن اور گگن ''پاکستانی صوبے'' ہیں

ii- ''اپنے وطن کے پھول اور شبنم ایک ہیں ہم ایک ہیں'' میں

(الف) ''پھول اور شبنم'' پاکستانی قوم ہے

(ب) ''پھول اور شبنم'' پاکستانی صوبے ہیں

(ج) ''پھول اور شبنم'' باغ اور اوس ہیں

2۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔

خوشی ۔ زمین ۔ عزت ۔ پھول ۔ اتحاد

3۔ سبق کو مدِ نظر رکھ کر مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ مسافر اور کشتی سے کیا مراد ہے؟

ب۔ اس ترانے میں اتحاد کی کون کون سی صورتیں بیان ہوئی ہیں؟

ج۔ اس ترانے کا مرکزی خیال کیا ہے؟

4۔ اس ترانے کے دوسرے بند کی تشریح لکھیں۔

☆O☆

اتحادِ عالمِ اسلام اور پاکستان

موجودہ زمانے میں ہر ملک کے لیے دیگر ممالک سے تعلقات بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ پاکستان ہمارا ملک ہے۔ یہ اسلامی نظریہ حیات کے پیشِ نظر وجود میں آیا ہے جو امن وسلامتی کا علَم بردار ہے۔ ہم دنیا کے تمام ملکوں کے ساتھ عموماً اور اپنے پڑوسی اور اسلامی ملکوں کے ساتھ خصوصاً دوستانہ مراسم قائم رکھنے کے خواہش مند ہیں۔ قائداعظمؒ نے 14 جولائی 1947ء کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''ہم پوری دنیا میں امن کے تمنّائی ہیں۔ عالمی امن قائم کرنے کے لیے ہم اپنی استطاعت اور توفیق کے مطابق اپنے حصّے کا کردار خوش اسلوبی سے انجام دیں گے۔''

برِّ صغیر کے مسلمانوں نے ہر زمانے میں مسلمانوں کے ساتھ ہمیشہ دوستی کا اظہار کیا۔ تمام دنیا کے مسلمانوں میں اتحاد کی خواہش ہر دور میں زندہ رہی۔ قیامِ پاکستان کے بعد پاکستانی حکومت نے اتحادِ عالمِ اسلام کے لیے بڑی کوششیں کیں۔ بعض وجوہات کی بنا پر ایسا ممکن نہ ہو سکا کہ سب مل بیٹھ کر اپنے مسائل کے بارے میں بات کرسکیں۔

1949ء میں یہودیوں نے مقبوضہ بیت المقدس میں مسجد اقصیٰ کو نذرِ آتش کرنے کی کوشش کی۔ اس سانحے سے سارے عالمِ اسلام میں غم وغصہ کی ایک لہر دوڑ گئی۔ مسلمان ملکوں میں اسلامی یک جہتی کو لازمی خیال کیا جانے لگا۔ 22 ستمبر 1969ء کو مسلم ممالک کی پہلی اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں چوبیس ممالک نے حصّہ لیا اور دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس پاکستان میں منعقد کرنے کی تجویز پیش کی۔ اس سلسلے میں وزیرِ اعظم پاکستان نے مسلمان ملکوں کے سربراہوں سے رابطے کیے۔ ان کوششوں کے نتیجے میں 23 فروری 1974ء کو لاہور میں دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس میں چالیس اسلامی ملکوں نے شرکت کی۔ اسے ''لاہور کانفرنس'' بھی کہا جاتا ہے۔

مسلمانوں کی تاریخ میں پہلی بار اتنی بڑی تعداد میں مسلم ممالک کے سربراہ لاہور میں جمع ہو رہے تھے۔ لاہور کو شایانِ شان طریقے سے آراستہ کیا گیا تھا۔ تمام تیاریاں چار دن پہلے ہی مکمل ہو چکی تھیں۔ لاہور کے

شہریوں نے ہر کام میں حکومت کی مدد کی۔ حکام اور عوام کی فرض شناسی اور تعاون مثالی تھا۔ لاہور شہر میں چراغاں کا سماں تھا۔قوم کا ہر فرد کانفرنس کو کامیاب بنانے کے جذبے سے سرشار تھا۔معزز مہمانوں کے استقبال کے لیے کیا جانے والا انتظام بھی بے مثال تھا۔ جونہی کوئی مہمان طیارے سے باہر تشریف لاتا تو اُسے سلامی دی جاتی۔اس استقبال کے مناظر ریڈیو اور ٹیلی وژن پر نشر ہوتے رہے۔

22 فروری کو کانفرنس میں شریک راہنماؤں نے بادشاہی مسجد میں نماز جمعہ ادا کی۔لوگ مسلمان راہنماؤں کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے صبح ہی سے جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔نمازِ جمعہ ادا کرنے بعد دنیا بھر کے مسلمانوں کے اتحاد اور ترقی کے لیے دعائیں کی گئیں۔

لاہور کانفرنس کا پہلا اجلاس 23 فروری کی شام کو پنجاب اسمبلی ہال میں ہوا۔اس اجلاس میں مسلم ممالک کے اتحاد پر زور دیا گیا۔یہ اعلان بھی کیا گیا کہ مشرق وسطیٰ میں امن کے قیام کے لیے ضروری ہے کہ اسرائیلی فوجیں عرب علاقے خالی کر دیں۔اس مسئلے کے حل کے لیے تجاویز بھی پیش کی گئیں۔

اجلاس میں بہت سے اہم فیصلے کیے گئے۔یہ تجویز منظور کی گئی کہ تمام مسلمان ممالک کی ترقی کے لیے جو منصوبے بنائے جائیں ان کو سرمایہ فراہم کرنے کے لیے اسلامی بینک قائم کیا جائے۔اسلام کی تبلیغ کے لیے یونیورسٹیاں قائم کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔

کانفرنس کے اختتام پر مسلم ممالک کا دس نکاتی منشور پیش کیا گیا جسے ''اعلان لاہور'' کہا جاتا ہے۔ اس اعلان میں کہا گیا کہ تمام اسلامی ممالک مساوات اور اخوت کے رشتوں میں بندھے ہیں۔اسرائیل سے بیت المقدس بھی آزاد کرانے کا عزم کیا گیا۔یہ بھی کہا گیا کہ اسلامی ممالک ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔

اسلامی سربراہی کانفرنس لاہور مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کا وہ خواب تھا جو تمام مسلمانوں نے دیکھا اور اس کے حصول کے لیے اسلامی سربراہی کانفرنسوں کا سلسلہ شروع کیا گیا جو آج بھی جاری ہے۔

مشق

1۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- کس عظیم راہنما نے 14 جولائی 1947ء کو پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم پوری دنیا میں امن کے تمنائی ہیں؟

(الف) قائداعظمؒ (ب) لیاقت علی خاں

(ج) عبدالرب نشتر (د) مولانا محمد علی جوہر

ii- 22 ستمبر 1969ء کو مسلم ممالک کی اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی۔

(الف) پہلی (ب) دوسری

(ج) تیسری (د) چوتھی

iii- پہلی اسلامی سربراہی کانفرنس میں کتنے ممالک نے شرکت کی؟

(الف) پندرہ (ب) بیس

(ج) چوبیس (د) چالیس

iv-23 فروری 1974ء کو دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس پاکستان کے کس شہر میں منعقد ہوئی؟

(الف) کراچی (ب) اسلام آباد

(ج) لاہور (د) کوئٹہ

2۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر جملے مکمل کریں۔

الف۔ پاکستان نظریۂ حیات کے پیشِ نظر وجود میں آیا۔

ب۔ پاکستان امن وسلامتی کا............ ہے۔

ج۔ ہم پوری دنیا میں ...... کے تمنائی ہیں۔

د۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس میں منعقد کرانے کی تجویز پیش کی گئی۔

ہ۔ لاہور کو شایانِ شان طریقے سے کیا گیا تھا۔

3۔ کالم الف کا ربط کالم ب سے قائم کریں اور جواب کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
14 جولائی 1947ء	22 ستمبر 1969ء	
مسجد اقصیٰ کو جلانے کی یہودی کوشش	22 فروری 1974ء	
پہلی اسلامی سربراہی کانفرنس	23 فروری 1974ء	
لاہور کانفرنس کا پہلا اجلاس	قائداعظم کی پریس کانفرنس	
شرکائے کانفرنس نے بادشاہی مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کی	1949ء	

4۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

الف۔ 1949ء میں یہودیوں نے کس مسجد کو نذرِ آتش کرنے کی کوشش کی؟

ب۔ پاکستان امن کا تمنائی کیسے ہے؟

ج۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس کے معزز مہمانوں کا استقبال کس شان دار طریقے سے کیا جاتا تھا؟

د۔ دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس لاہور میں کون کون سے اہم فیصلے کیے گئے؟

ہ۔ اسلامی سربراہی کانفرنس لاہور میں کتنے مسلمان ممالک کے سربراہ شریک ہوئے؟

5۔ درج ذیل الفاظ میں سے واحد لفظ کی جمع اور جمع کا واحد لکھیں۔

ممالک ۔ حصّہ ۔ عالم ۔ نتیجہ ۔ نکات

6۔ مندرجہ ذیل الفاظ مرکبات کو جملوں میں استعمال کریں۔

تعلقات ۔ دوستانہ مراسم ۔ امن کے تمنائی ۔ مل بیٹھ کر ۔ شایانِ شان

7۔ سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

☆O☆

حضرت سلمانؓ فارسی

حضرت سلمانؓ فارسی ایران کے مشہور شہر اصفہان میں پیدا ہوئے۔ ان کا نام ''مابہ'' تھا۔ ان کے والد اپنے علاقے کے بہت بڑے جاگیردار تھے۔ حضرت سلمانؓ فارسی نے فارسی زبان کی تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد انھوں نے آسمانی کتب کا مطالعہ بھی کیا۔ وہ اپنے زمانے کی بہت سی زبانوں کے ماہر تھے۔ ان سے کئی ایک حدیثیں بھی روایت کی گئی ہیں۔

حضرت سلمانؓ فارسی ابتدائی زندگی میں مجوسی مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ مجوسی مذہب میں آگ کی پوجا کی جاتی ہے۔ انھوں نے ابتدائی مذہبی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ مذہبی علوم سے واقفیت کی وجہ سے انھیں خالقِ کائنات کا خیال آیا۔ اس سلسلے میں وہ ایسے پادریوں سے ملے جو توحید کے قائل تھے۔ پادریوں نے حضرت سلمانؓ فارسی کو عیسائی مذہب کی تعلیم دی مگر اس سے ان کے دل کو اطمینان نصیب نہ ہوا۔ چنانچہ ایک دن ایک پادری سے فرمایا کہ میں حق کی تلاش میں ہوں میری صحیح راہنمائی کیجیے۔ اس پادری نے انھیں شام کے پادریوں کا پتا بتایا۔ وہ اپنا سب کچھ چھوڑ کر شام چلے گئے۔ یہاں انھیں ایک بڑے پادری ملے۔ وہ اس پادری سے عیسائیت کی مزید تعلیم حاصل کرنے لگے۔ آخر انھوں نے عیسائی مذہب قبول کر لیا۔ اس کے بعد انھوں نے دوسرے شہروں کا رُخ کیا۔ وہاں ان کی ملاقات ایک بہت ہی بوڑھے پادری سے ہو گئی۔ اب وہ اس کی خدمت میں رہنے لگے۔ جب اس پادری کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے ان کو اپنے پاس بلایا اور اُنھیں بتایا کہ عرب کے ایک ملک میں ایک پیغمبر کا ظہور ہونے والا ہے۔ اس کا دین وہی ہوگا جو حضرت ابراہیمؑ کا تھا۔ اگر ہو سکے تو وہاں چلے جاؤ۔ شاید تم حقیقی ہدایت حاصل کر سکو۔ اس کے بعد اس پادری کا انتقال ہو گیا۔

پادری کی تجہیز و تکفین کے بعد حضرت سلمانؓ فارسی مدینہ منورہ جانے والے ایک قافلے میں شامل ہو گئے۔ قافلے کے سردار نے انھیں ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ ان کی محنت و ایمان داری دیکھ کر اس یہودی کا چچازاد بھائی بہت متاثر ہوا۔ چنانچہ اس نے ان کو اپنے بھائی سے خرید لیا اور مدینہ منورہ لے گیا۔

ہجرت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے یہاں اسلام کی تبلیغ شروع کر دی۔ حضرت سلمانؓ فارسی کو اس بات کا علم ہوا تو وہ اپنے آقا سے چھپ چھپ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ کچھ عرصے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو یہودی آقا کی غلامی سے آزاد کرالیا۔ اب وہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ رہنے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نام سلمان رکھ دیا۔

5 ہجری میں کفارِ مکہ سے جنگ خندق ہوئی۔ اس جنگ میں کفارِ مکہ چوبیس ہزار کا لشکر اکٹھا کر کے مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوئے تھے۔ ان کے مقابلے میں مسلمانوں کی تعداد تین ہزار کے قریب تھی۔ وہ ان سے مقابلے کی پوزیشن میں نہ تھے۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا۔ صحابہ کرامؓ نے اتفاق رائے سے یہ فیصلہ کیا کہ اس بار شہر میں محصور ہو کر لڑا جائے۔ حضرت سلمانؓ فارسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ایسے موقعے پر فارس (ایران کا پرانا نام) میں ہم اپنے اردگرد خندق کھود کر اپنی حفاظت کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی اس تجویز کو پسند فرمایا۔ چنانچہ مدینہ منورہ کے باہر تین میل لمبی خندق کھودی گئی۔ جب قریش کا لشکر حملہ کرنے کے لیے آگے بڑھا تو خندق دیکھ کر حیران رہ گیا۔ اسی لیے اس جنگ کو جنگِ خندق کہتے ہیں۔ خندق کھود کر دشمنوں سے محفوظ رہنے کا طریقہ عربوں کو حضرت سلمانؓ فارسی نے سکھایا۔

اسی طرح محاصرۂ طائف کے موقعے پر "منجنیق" کا استعمال بھی عربوں کو حضرت سلمانؓ فارسی نے ہی سکھایا تھا۔ منجنیق پتھر پھینکنے اور قلعہ توڑنے کا بہترین ہتھیار تھا۔ حضرت سلمانؓ فارسی نے خود منجنیق بنائی۔ اسلام قبول کرنے کے بعد حضرت سلمانؓ فارسی نے تمام غزوات نبوی میں شرکت فرمائی۔

حضرت سلمانؓ فارسی نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ جب مدائن کے گورنر بنائے گئے تو بھی ان کی سادگی میں کوئی فرق نہ آیا۔ انھیں ظاہری شان وشوکت سے کوئی سروکار نہ تھا۔ سرکاری رہائش بھی نہ رکھتے تھے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ کہیں جا رہے ہیں راستے میں کوئی ناواقف ان کو کہتا کہ میرا سامان اٹھا کر فلاں جگہ پہنچا دو۔ حضرت سلمانؓ فارسی سامان کو اٹھا کر اس کی منزلِ مقصود تک پہنچا دیتے۔ جب اسے علم ہوتا کہ یہ مدائن کے گورنر ہیں تو وہ بہت شرمندہ ہوتا۔ اس پر فرماتے کہ میں لوگوں کی خدمت کے لیے ہی تو ہوں۔

حضرت سلمانؓ فارسی لوگوں کی تعلیم وتربیت بھی کرتے تھے۔ انھیں نیکی کی ہدایت کرتے اور برائی سے

بچنے کی تلقین کرتے۔ لوگ مسائل پوچھنے کے لیے دُور و نزدیک سے آتے اور ان سے فیض حاصل کرتے۔ وفات کے بعد ان کو مدائن ہی میں دفن کیا گیا۔

مشق

1۔ سبق کا متن مدِّ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- حضرت سلمانؓ فارسی ایران کے کس شہر میں پیدا ہوئے؟

(الف) اصفہان　　(ب) مشہد

(ج) نیشاپور　　(د) زاہدان

ii- حضرت سلمانؓ فارسی کے والد اپنے علاقے کے

(الف) تاجر تھے　　(ب) جاگیردار تھے

(ج) عہدے دار تھے　　(د) حاکم تھے

iii- حضرت سلمانؓ فارسی ابتدائی زندگی میں مذہبا

(الف) یہودی تھے　　(ب) عیسائی تھے

(ج) مجوسی تھے　　(د) زرتشتی تھے

iv- بوڑھے پادری نے حضرت سلمان فارسیؓ کو کیا کہا؟

(الف) قیامت جلد آنے والی ہے　　(ب) نیکی ہی باعث نجات ہے

(ج) اسلام مکمل ضابطۂ حیات ہے　　(د) عرب میں ایک پیغمبر کا ظہور ہونے والا ہے

2۔ سبق کے متن کو مدِّ نظر رکھ کر جملے مکمل کریں۔

الف۔ حضرت سلمانؓ فارسی نے اسکول میں　　　زبان کی تعلیم حاصل کی۔

ب۔ مجوسی مذہب میں.........کی پُوجا کی جاتی ہے۔

ج۔ پادریوں نے حضرت سلمانؓ فارسی کو　　　مذہب کی تعلیم دی۔

د۔ 5 ہجری میں کفارِ مکہ سے جنگ　　　ہوئی۔

ہ۔ حضرت سلمانؓ فارسی کو وفات کے بعد ۔ ۔ ۔ نامی شہر میں دفن کیا گیا۔

3۔ کالم الف کا ربط کالم ب سے قائم کریں اور جواب کا حرفی نمبر کالم ج میں لکھیں۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
1- حضرت سلمانؓ فارسی کا اصل نام	i- فارس	
2- جنگِ خندق	ii- 24 ہزار	
3- ایران کا پرانا نام	iii- مابہ	
4- جنگِ خندق میں کفار کی تعداد	iv- سلمانؓ فارسی نے	
5- منجنیق بنائی	v- 5 ہجری	

4۔ مندرجہ ذیل کے متضاد لکھیے۔

آسمانی ۔ ابتدائی ۔ توحید ۔ موت ۔ حقیقی

5۔ مندرجہ ذیل الفاظ/تراکیب کو جملوں میں استعمال کریں۔

آسمانی کتب ۔ مذہبی علوم ۔ راہنمائی ۔ حقیقی ہدایت ۔ محصور

6۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

الف۔ حضرت سلمان فارسیؓ نے شام کے پادری کے ایما پر کون سا مذہب قبول کرلیا؟

ب۔ قافلے کے سردار نے حضرت سلمان فارسیؓ کو کس کے ہاتھ فروخت کردیا؟

7۔ سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

☆O☆

ماحول کی آلودگی

جدید دور میں سائنس، زراعت اور صنعتی ترقی کے ساتھ ساتھ انسانوں کے لیے نئے مسائل کا اضافہ بھی ہورہا ہے۔ ان میں ایک مسئلہ ماحول کی آلودگی ہے۔ ماحول کیا ہے؟ ہمارا ارد گرد ہمارا ماحول ہے۔ اس میں ارد گرد کے تمام جاندار اور بے جان چیزیں شامل ہیں۔ ایسی تمام چیزیں انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے ماحول کو آلودہ کرتی ہیں۔ ان کی بدولت ہونے والی تبدیلیوں کو "ماحول کی آلودگی" کہتے ہیں۔ آلودگی ایک ایسا عمل ہے جو زمین، ہوا اور پانی کو گندا اور ضرر رساں بنا دیتا ہے۔

آلودگی آج دنیا کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ یہ مسئلہ روز بروز خطرناک صورت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ اس سے انسانوں، جانوروں، سمندری مخلوق اور پودوں کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ کون کون سی چیزیں ہمارے ماحول کو آلودہ کر رہی ہیں اور ان سے بچاؤ کی تدابیر کیا ہیں۔

ہمارا کرۂ ہوائی آلودگی کا باعث بننے والے مختلف مادوں کو اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔ مگر جب ان کی مقدار بڑھ جاتی ہے تو پھر قدرت کا یہ نظام ان کو جذب کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔ س طرح یہی مادے انسانوں، جانوروں، پودوں اور دیگر اشیا کو نقصان پہنچانا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کو فضائی آلودگی کہتے ہیں۔ فضائی آلودگی کا سب سے بڑ سبب کارخانوں، فیکٹریوں اور گاڑیوں سے خارج ہونے والا دھواں اور زہریلی گیسیں ہیں۔ یہ فضا میں داخل ہو کر اسے آلودہ کر دیتی ہیں۔ یہ انسانوں کو ہی نہیں بلکہ نباتات کو بھی متاثر کرتی ہیں۔ اسی طرح گرد و غبار بھی فضا کو آلودہ کرنے والا ایک اہم عنصر ہے۔ فضائی آلودگی کی وجہ سے سانس، جلد، آنکھوں، گردوں اور جگر کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

پانی اللہ تعالیٰ کی یک بہت بڑی نعمت ہے۔ پانی کے بغیر کوئی چیز زندہ نہیں رہ سکتی۔ پانی سمندروں، دریاؤں، نہروں، جھیلوں، ندی نالوں اور زمین کی تہوں میں موجود ہے۔ کارخانوں، فیکٹریوں اور رہائشی علاقوں کے غلیظ پانی میں زہریلے اور گندے مادے بہت زیادہ مقدار میں ہوتے ہیں۔ یہ آلودہ پانی قریبی جوہڑوں، ندی نالوں اور دریاؤں میں بہا دیا جاتا ہے۔ اس پانی سے آبی جانداروں اور خشکی کے جانوروں کے علاوہ انسان بھی متاثر ہوتے ہیں۔ زیرِ زمین پانی بھی اسی گندے پانی کی وجہ سے آلودہ ہو رہا ہے۔ آلودہ

پانی سے ہیضہ، پولیو، ٹائیفائیڈ، یرقان، اسہال اور دوسری کئی ایک قسم کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔
صنعتی علاقوں کے زہریلے مادے، رہائشی علاقوں کا کوڑا کرکٹ اور گندا پانی زمین کی آلودگی کا سبب ہیں۔ کوڑے کرکٹ کے ڈھیر علاقے کی خوبصورتی کو برباد کر دیتے ہیں۔ کھاد اور زرعی ادویات کے استعمال سے بھی زمین آلودہ ہو رہی ہے۔ جانوروں کا فضلہ بھی آلودگی کا باعث بنتا ہے۔ یہ سب چیزیں ماحول کو خراب کر کے بیماریاں پھیلاتی ہیں۔

شور، ناپسندیدہ، بلند اور بے ہنگم آوازوں کا نام ہے۔ شور کی آلودگی سے مراد غیر ضروری آوازوں کا فضا میں شامل ہونا ہے۔ فیکٹریاں، کارخانے، مشینیں، ریڈیو، ٹیلی ویژن اور گاڑیاں شور کی آلودگی کا سبب ہیں۔ شور آس پاس کے لوگوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس کے بے شمار منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ قوت سماعت متاثر ہوتی ہے، بلڈ پریشر میں اضافہ ہوتا ہے، دل کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور طبیعت میں چڑچڑاپن پیدا ہوتا ہے۔
اس کے علاوہ ہماری آبادی میں بے تحاشا اضافے سے قدرتی وسائل پر بوجھ پڑ رہا ہے۔ بڑھتی ہوئی کچی آبادیاں ماحول کی آلودگی کا بھیانک منظر پیش کر رہی ہیں۔ ان سب پر قابو پانا نہایت ضروری ہے۔
یہ ساری آلودگیاں انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھیں۔ گلیوں اور محلوں میں گندگی کے ڈھیر نہ لگنے دیں۔ پانی کے نکاس کو بہتر بنائیں تاکہ وہ تعفّن پیدا نہ ہو، کوڑا کرکٹ مخصوص مقامات پر پھینکیں، دھواں چھوڑنے والی گاڑیوں پر پابندی لگائی جائے۔ خلاف ورزی پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔ صنعتی اداروں کو آبادیوں سے الگ تھلگ بنایا جائے۔ ان سے خارج ہونے والے پانی کو مناسب طریقے سے ٹھکانے لگا دیا جائے۔ بڑھتی ہوئی آبادی پر قابو پایا جائے۔ عوام میں ماحولیاتی آلودگی کے شعور کو بیدار کیا جائے۔ تعلیمی اداروں میں اس کے علم کو پھیلایا جائے اور ملک بھر میں شجرکاری کا اہتمام کیا جائے کیونکہ درخت ماحول کو صاف ستھرا رکھتے ہیں۔

ہم سب مسلمان ہیں اور صفائی ہمارا نصف ایمان ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر جگہ صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ اگر ہم اپنے ماحول کو صاف رکھیں گے تو بیماریوں سے محفوظ رہیں گے۔ یہ ایک بڑی نیکی اور عظیم خدمت بھی ہے۔

مشق

1۔ سبق کا متن مدِنظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- آج دنیا کا بہت بڑا مسئلہ کیا ہے؟

(الف) ذرائع نقل و حمل (ب) آلودگی

(ج) ضروریات زندگی کی بازیابی (د) بے روزگاری

ii- فضائی آلودگی کا سب سے بڑا سبب کیا ہے؟

(الف) زہریلی گیسیں (ب) گندہ پانی

(ج) زیرِ زمین مادے (د) گاڑیوں کا شور

iii- گردوں، جلد، آنکھوں، ور جگر کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

(الف) شور کی آلودگی سے (ب) فضائی آلودگی سے

(ج) کارخانوں کے فضل مادے سے (د) آبی آلودگی سے

iv- شور نام ہے۔

(الف) زمینی آلودگی کا (ب) فضائی آلودگی کا

(ج) آبی آلودگی کا (د) بے ہنگم آوازوں کا

2۔ سبق کا متن مدِنظر رکھ کر جملے مکمل کریں۔

الف۔ ہمارا اردگرد ہمارا.......... ہے۔

ب۔ گردوغبار بھی فضا کو کرنے والا ایک اہم عنصر ہے۔

ج۔ پانی.......... کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔

3۔ مندرجہ ذیل الفاظ تراکیب کو جملوں میں استعمال کریں۔

مسائل ۔ نت نئے ۔ ضرر رساں ۔ روز بروز ۔ گردوغبار

4۔ مندرجہ ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔

آلودگی ۔ انسانی ۔ نقصان ۔ خشکی ۔ شور

5۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیے۔

الف۔ آج کی دنیا کا اہم ترین مسئلہ کیا ہے؟

ب۔ پانی کی آلودگی سے کون کون سی بیماریاں پھیلتی ہیں؟

ج۔ فضائی آلودگی سے انسانی صحت پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

6۔ کہانی کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیں۔

☆O☆

مشاغل

ایسا کام جو فارغ وقت میں کیا جائے مشغلہ کہلاتا ہے۔ مشغلہ ہر انسان کی اپنی پسند اور دلچسپی کے مطابق ہوتا ہے۔ اسی لیے مشاغل کئی قسم کے ہوتے ہیں مثلاً مختلف کھیل کھیلنا، کتابیں، رسالے پڑھنا۔ باغبانی کرنا۔ مختلف ممالک کے سکّے جمع کرنا۔ تصویریں بنانا۔ تصویریں جمع کرنا۔ کھانا پکانا، سلائی کڑھائی کرنا، گھر کو سجانا، کاغذ کے پھول بنانا اور گڑیوں سے کھیلنا وغیرہ، یہی شوق مشاغل کہلاتے ہیں۔

ہر اسکول میں لائبریری نہیں ہوتی اس لیے بچے گلی یا محلے کی لائبریری سے کرائے پر کتابیں یا رسالے لاکر پڑھتے ہیں اس سے ان کے علم میں اضافہ ہوتا ہے۔ بعض بچے ہاکی، کرکٹ، فٹ بال یا گلّی ڈنڈا وغیرہ کھیلتے ہیں اس سے ان کی ورزش بھی ہو جاتی ہے۔ باغبانی کرنے کے لیے گھر میں باغیچے کا ہونا ضروری ہے۔ دیہات میں تو باغیچے کے لیے جگہ کی کمی نہیں ہوتی لیکن شہروں میں بچے اس کمی کو گملوں سے پورا کر لیتے ہیں۔

بعض بچے تصاویر جمع کرتے ہیں۔ انھیں اخبار، رسالے، پرانے کیلنڈر یا کسی پرانی کتاب میں سے کوئی اچھی تصویر ملے تو وہ اسے کاٹ لیتے ہیں۔ ان تصویروں کو محفوظ رکھنے کے لیے کاغذ کی فائل یا کاپی بناتے ہیں۔ اس کو البم کہتے ہیں۔ اس البم کے کاغذوں پر وہ تصویریں چپکاتے رہتے ہیں۔ تصویروں کے ساتھ وہ ان سے متعلق معلومات بھی لکھ لیتے ہیں مثلاً اگر کسی بڑی شخصیت کی تصویر ہے تو وہ اس کے ساتھ اس کا نام، عہدہ یا مرتبہ اور اس کے ملک یا علاقے کا نام لکھتے ہیں۔ کسی منظر کی تصویر ہو تو اس کے ساتھ لکھتے ہیں کہ یہ منظر کس جگہ کا ہے اس میں کیا کیا چیزیں نظر آتی ہیں۔ کسی عمارت کی تصویر کے ساتھ اس کا نام اور اس جگہ کا نام جہاں یہ واقع ہے لکھا جاتا ہے۔

بچے تصاویر سے متعلق معلومات اکٹھی کرتے ہیں۔ ان معلومات سے انھیں تاریخ، جغرافیہ اور دوسرے علوم میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ اپنے ملک کے علاوہ دوسرے ممالک کے بارے میں بھی معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ ان میں تحقیق اور جستجو کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

بعض لڑکیاں گڑیوں سے کھیلتی ہیں۔ وہ بازار سے گڑیاں خریدتی ہیں۔ اپنی امّی سے کپڑے اور روئی

کی گڑیاں بنواتی ہیں۔خود بھی گڑیاں بنانا سیکھتی ہیں۔ان کے لیے گتے وغیرہ سے گھر بناتی ہیں، ان کو سجاتی ہیں۔اپنے جیب خرچ میں سے پیسے بچا کر گڑیوں کے لیے چیزیں خریدتی ہیں۔اس سے ان میں بچت کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے۔گڑیوں کے کپڑے سیتی ہیں۔اس سے انھیں کپڑے کاٹنے اور سینے آجاتے ہیں۔گھر سجانے اور صاف ستھرا رکھنے کا سلیقہ سیکھ لیتی ہیں۔یہ تمام باتیں زندگی میں ان کے کام آتی ہیں۔

مشغلہ فارغ اور فرصت کے وقت کو گزارنے کا بہترین طریقہ ہے۔اس سے انسان بور ہونے یا کاہلی اور سستی میں پڑنے سے بچتا ہے۔بعض لوگ اپنے مشغلوں میں اتنی مہارت حاصل کر لیتے ہیں کہ ان کا نام دنیا میں مشہور ہو جاتا ہے۔مختلف کھیل مثلاً ہاکی، کرکٹ وغیرہ کھیلنے، موسیقی کے آلات بجانے اور کتابیں، ٹکٹ، سکے اور اوزار جمع کرنے یا بنانے کا مشغلہ ایسا ہی ہے۔

مشق

1۔ سبق کا متن مدِّ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- وہ کام مشغلہ کہلاتا ہے جو

(الف) فارغ وقت میں کیا جائے (ب) چھٹی والے دن کیا جائے

(ج) کبھی کبھار کیا جائے

ii- مشغلہ انسان کی

(الف) اپنی پسند اور دلچسپی کے مطابق ہوتا ہے

(ب) دوسروں کی پسند اور دلچسپی کے مطابق ہوتا ہے

(ج) دوسروں کی تقلید میں اپنایا جاتا ہے

2۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفّظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

مشاغل ۔ محفوظ ۔ شخصیت ۔ تحقیق ۔ جستجو

3۔ سبق کا متن مدِّ نظر رکھ کر مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ ”مشغلہ“ سے کیا مراد ہے؟

ب۔ شہروں میں باغیچوں کے لیے جگہ کی کمی کیسے دُور کی جا سکتی ہے؟

ج۔ مفید مشاغل کے کیا فوائد ہیں؟

د۔ لڑکے کون کون سے مشغلے اختیار کرتے ہیں؟

ہ۔ لڑکیاں ''گڑیا گڑیا کھیلنا'' مشغلے سے کیا کچھ سیکھتی ہیں؟

4۔ اس سبق کا خلاصہ لکھیں۔

5۔ آپ کو کون سا مشغلہ پسند ہے اور کیوں؟

☆O☆

کوّا

کوّے ہیں سب دیکھے بھالے
چونچ بھی کالی پر بھی کالے

کالی کالی وردی سب کی
اچھی خاصی ان کے ڈھب کی

لیکن ہے آواز بُری سی
کان میں جا لگتی ہے چھُری سی

یوں تو ہے کوّا حرص کا بندہ
کچھ بھی نہ چھوڑے پاک نہ گندہ

اچھی ہے پر اس کی یہ عادت
بھائیوں کی کرتا ہے دعوت

کوئی ذرا سی چیز جو پالے
کھائے نہ جب تک سب کو بُلا لے

دیکھ لو! وہ دیوار پہ بیٹھا
غلّہ کی ہے مار پہ بیٹھا

کائیں کائیں پنکھ پسارے
کرتا ہے یہ بھوک کے مارے

اُچھلا کوُدا لپکا شکرا
ہاتھ میں تھا بچّے کے ٹکڑا

آنکھ بچا کے جھٹ لے بھاگا
واہ رے تیری پھرتی کاگا

(مولانا اسمٰعیل میرٹھی)

مشق

متن کو مدِ نظر رکھ کر مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

1۔ شاعر نے اس نظم میں کون سا سبق دیا ہے؟

2۔ مندرجہ ذیل الفاظ وتراکیب کو جملوں میں استعمال کیجیے۔
حرص کا بندہ ۔ ڈھب ۔ دعوت ۔ غلّہ ۔ پھُرتی

3۔ اس نظم میں کائیں کائیں اسم صَوت ہے۔ آپ ان جانوروں اور پرندوں کی آوازوں کے نام لکھیں۔
چڑیا ۔ مرغی ۔ مُرغا ۔ شیر ۔ طوطا

4۔ اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

اقوالِ زرّیں

اللّٰہ تعالیٰ نے ہر چیز خوب صورت بنائی ہے۔ ان چیزوں میں کچھ اشیا ایسی ہیں جن کی مثالیں دے کر دوسری چیزوں کو ان جیسا کہا جاتا ہے جیسے چمکتی ہوئی چیز کو سونا کہتے ہیں۔ اسی طرح کچھ باتیں ایسی بھی ہیں جو کسی بزرگ اور دانا شخصیت نے اپنی زندگی کے تجربات کی روشنی میں کہی ہیں اور وہ آج بھی ایسی ہی حقیقی اور سبق آموز ہیں۔ ان باتوں سے ہمیں زندگی کے سفر میں رہنمائی اور روشنی ملتی ہے۔ اس لیے ان باتوں کو اقوالِ زریں یا سنہری باتیں کہتے ہیں۔

ذیل میں مشہور و معروف داناؤں کے چند ایک اقوال دیے جا رہے ہیں۔ انھیں پڑھیں، یاد رکھیں اور زندگی کی روشن راہوں پر رواں دواں رہیں۔

1۔ بُرے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے تنہائی بہتر ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

2۔ کم بولنا عقل مندی ہے۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

3۔ حقیر سے حقیر پیشہ بھیک مانگنے سے بہتر ہے (حضرت عثمان غنیؓ)

4۔ شرافت، افعال و اعمال کی عمدگی سے ظاہر ہوتی ہے۔ (حضرت علیؓ)

5۔ غرور سے آدمی کا دین ضائع ہو جاتا ہے۔ (حضرت امام حسنؓ)

6۔ بخیل ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔ (حضرت امام حسینؓ)

7۔ توبہ کرنا آسان اور گناہ چھوڑنا مشکل ہے (حضرت جعفر صادقؒ)

8۔ مصیبت کی شکایت نہ کرو اس سے خدا ناراض اور دشمن خوش ہوتا ہے۔ (محمد بن حنفیہؒ)

9۔ علم ایسا بادل ہے جس سے رحمت برستی ہے۔ (بابا فرید الدینؒ)

10۔ جو تیرے سامنے دوسروں کی برائی کرتا ہے وہ دوسروں کے سامنے تیری برائی کرے گا۔ (شیخ سعدیؒ)

11۔ محنت نہ کرنا محتاجی کا باعث ہے۔ (حکیم لقمانؒ)

12۔ قرض لینے اور دینے سے پیسہ اور دوست دونوں ضائع ہو جاتے ہیں۔ (شیکسپیئر)

13۔ جو شخص تعلیم حاصل کرنے کی مشکلات برداشت نہیں کرتا اسے جہالت کی سختیاں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ (ارسطو)

14۔ جھوٹ تمام گناہوں کی ماں ہے۔ (بقراط)

15۔ جہالت ساری مصیبتوں کی جڑ ہے۔ (افلاطون)

16۔ کسی کا بُرا چاہنے والا کبھی خوش نہیں رہ سکتا۔ (ماؤزے تنگ)

17۔ بے حسی آدھی موت ہے۔ (خلیل جبران)

18۔ تعلیم سے انسان کی وحشت اور دیوانگی دور ہو جاتی ہے۔ (بیکن)

مشق

1۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i- بزرگوں اور داناؤں کی قیمتی اور سبق آموز باتیں کہلاتی ہیں۔

(الف) اقوالِ عقلی (ب) اقوالِ علمی (ج) اقوالِ زریں

ii- ''بُرے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے تنہائی بہتر ہے'' کس کا قول ہے؟

(الف) حضرت ابوبکر صدیقؓ کا (ب) حضرت عمر فاروقؓ کا

(ج) حضرت علیؓ کا

2۔ کالم الف میں دیے گئے قول کو کالم ب میں مذکور اُس نام سے ملائیں جس سے یہ منسوب ہے۔

کالم (الف) اقوال	کالم (ب) شخصیت کا نام
1- کم بولنا عقل مندی ہے۔	(الف) حضرت ابو بکر صدیق ؓ
2- حقیر سے حقیر پیشہ بھیک، مانگنے سے بہتر ہے۔	(ب) حضرت علی ؓ
3- شرافت، افعال و اعمال سے ظاہر ہوتی ہے۔	(ج) حضرت عمر فاروق ؓ
4- بخیل ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔	(د) حکیم لقمان ؒ
5- محنت نہ کرنا محتاجی کا باعث ہے۔	(ہ) حضرت امام حسین ؓ

3۔ سبق کے متن کو مدِ نظر رکھ کر مندرجہ ذیل جملوں کی خالی جگہ پُر کریں۔

الف۔ غرور سے آدمی کا .... ضائع ہو جاتا ہے۔

ب۔ جھوٹ تمام .... کی ماں ہے۔

ج۔ جہالت ساری مصیبتوں کی .... ہے۔

د۔ بے حسی آدھی .... ہے۔

4۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

الف۔ اقوالِ زریں سے کیا مراد ہے؟

ب۔ اقوال زریں سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

☆O☆

زراعت

ہمارے اساتذہ درسی کتابوں کی تدریس کے ساتھ ساتھ ہمیں مفید اور معیاری معلومات فراہم کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن استادِ محترم نے ہمیں بتایا کہ کسی ملک کی ترقی اور خوش حالی کا دارومدار اس ملک کی زراعت وصنعت پر ہوتا ہے۔ ہمارا ملک پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ اس کی زمین زرخیز اور آب وہوا معتدل ہے۔ جب فصلوں کو بارش کی ضرورت ہوتی ہے تو بارشیں ہوتی ہیں اور فصلوں کی کٹائی کے وقت موسم خشک اور گرم ہوتا ہے۔ آب پاشی کے مختلف ذرائع بھی میسر ہیں۔ جو زمینیں نہر کے قریب ہیں انھیں نہری پانی سے سیراب کیا جاتا ہے۔ جہاں نہریں قریب نہیں ہیں وہاں کنویں اور ٹیوب ویل چلتے ہیں۔ بارانی زمینوں کے لیے بارشوں کا وقت پہ ہو جانا نہایت مفید ہے۔

گندم، چاول، گنا، کپاس، مکئی وغیرہ پاکستان کی اہم فصلیں ہیں۔ فصل بونے کے لیے زمین کا نرم ہونا بہت ضروری ہوتا ہے۔ اس کے لیے لوگ بیلوں کی مدد سے سارا دن ہل چلاتے تھے۔ پھر بیج بو کر بیلوں اور رہٹ کی مدد سے کنویں کے پانی سے اس زمین کو سیراب کرتے رہتے تھے۔ جب فصل پک کر تیار ہو جاتی تھی تو شدید گرمی میں صبح سے شام تک ہاتھ میں درانتی لیے فصلیں کاٹتے رہتے، ان کا ڈھیر لگاتے اور دانہ اور بھوسہ الگ الگ کرتے تھے۔ ان کاموں میں بہت زیادہ محنت اور وقت صرف ہوتا تھا۔ لیکن اب سائنس نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ یہ سب کام مشینوں کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ بیل کی جگہ ٹریکٹر نے لے لی ہے جو چند گھنٹوں میں کئی مربع زمین میں ہل چلا دیتا ہے۔ بیلوں اور رہٹ کی جگہ ٹیوب ویل آ گئے ہیں۔ بجلی کا بٹن دباتے ہی منٹوں میں زمین سیراب ہو جاتی ہے۔ دور دراز دیہات میں جہاں بجلی نہیں ہے وہاں ڈیزل سے بجلی کا کام لیا جاتا ہے۔ اسی طرح فصلوں کی کٹائی کے لیے بھی اب درانتیوں کی جگہ کمبائنڈ ہارویسٹر آ گئے ہیں۔ یہ گندم کاٹتے بھی ہیں اور بھوسے کو الگ بھی کرتے ہیں۔

استادِ محترم سے یہ دلچسپ باتیں سنیں تو تمام بچوں نے اصرار کیا کہ انھیں کسی زرعی فارم کا دورہ کروایا جائے تاکہ وہ زراعت سے متعلق آلات وغیرہ دیکھ سکیں۔ استادِ محترم نے ہیڈ ماسٹر صاحب سے اجازت لے کر

ایک تعلیمی، معلوماتی اور تفریحی پروگرام ترتیب دیا۔ گورنمنٹ زرعی فارم ساہیوال کے فارم منیجر صاحب سے رابطہ کر کے پروگرام کو آخری شکل دی۔ انھوں نے طلبہ کو اس دورے کا دن اور تاریخ بتائی تو پوری جماعت میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

آخر وہ دن بھی آ گیا اور تمام بچے صاف ستھرا یونیفارم پہنے مقررہ وقت سے پہلے ہی اسکول پہنچ گئے۔ استادِ محترم نے بچوں کو آدابِ سفر بتائے اور اس پروگرام سے فائدہ اٹھانے کی ہدایات دیں۔ سب بچے خوش خوش بس میں سوار ہو گئے۔ فارم کے بڑے دروازے پر منیجر صاحب نے اپنے عملے کے ساتھ ہمارا استقبال کیا اور ہمیں فارم کے اندر لے گئے۔

فارم کی سیر شروع کرنے سے پہلے منیجر صاحب نے ہمیں نقشے کی مدد سے فارم کی ترتیب اور خصوصیات بتائیں۔ سب سے پہلے ہمیں کھیت دکھائے گئے۔ چاروں طرف ہرے بھرے کھیت، فصلیں، سبزیاں اور درخت تھے۔ اس کے علاوہ پھلوں کا باغ تھا۔ گندم کی فصل پک کر تیار ہو چکی تھی۔ ایک بڑی مشین تیزی سے گندم کاٹ کر اس کے دانے اور بھوسہ الگ کر رہی تھی۔ ایک طالب علم نے منیجر صاحب سے پوچھا:

احمد : سر! اس مشین کا کیا نام ہے؟

فارم منیجر : اسے کمبائنڈ ہارویسٹر کہتے ہیں۔

منیجر صاحب نے مزید معلومات بہم پہنچائیں کہ فارم پر زیادہ تر کام مشینوں کے ذریعے سے انجام پاتے ہیں۔ ان کاموں میں ہل چلانا، بیج بونا، کھاد ڈالنا، گوڈی کرنا اور کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ وغیرہ شامل ہیں۔

علی: سر! مشینوں سے زرعی امور انجام دینے کے کیا فوائد ہیں؟

منیجر صاحب : پرانے طریقوں سے زیادہ محنت مشقت کرنا پڑتی تھی۔ اخراجات زیادہ ہوتے تھے۔ پھر بھی فصلوں کی پیداوار نہیں بڑھتی تھی۔ مشینی کاشت سے زرعی امور بروقت نجام پاتے ہیں۔ کٹائی کے وقت فصل ضائع نہیں ہوتی اور یہ کہ پیداوار کا تناسب بھی زیادہ ہوتا ہے۔

حسن: کیا آپ فارم پر صرف گندم کاشت کرتے ہیں؟

منیجر صاحب : گندم کے علاوہ کپاس، مکئی، چاول، گنا اور سبزیاں بھی کاشت کی جاتی ہیں۔ آم، کینو، مالٹا

اور امرود وغیرہ جیسے پھل دار درخت اور پودے بھی اُگائے جاتے ہیں۔

اس تفریحی اور معلوماتی دورے کے اختتام پر فارم کے تازہ پھلوں اور مشروبات سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔ استادِ محترم نے مینجر صاحب کا شکریہ ادا کیا اور اجازت لی۔ تمام طلبہ بس میں سوار ہوئے ورخوشی خوشی اسکول پہنچ گئے۔

مشق

1۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر درج ذیل جملوں میں مناسب الفاظ لکھیے۔

الف۔ طلبہ کو دورے کا دن اور ... بتائی گئی۔ (تاریخ ، مہینا)

ب۔ بچے بے چینی سے ... دن کا انتظار کرنے لگے۔ (مقررہ ، گزشتہ)

ج۔ محترم استاد نے طلبہ کو ...... آداب بتائے۔ (سونے ، سفر)

د۔ فارم کا منظر بہت ... تھا۔ (بدصورت ، خوب صورت)

2۔ مثال کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے۔

چلنا ۔ چلا ۔ چلے ۔ چلی ۔ چلیں ۔ چلو

آنا ، ... ، ... ، ... ، ..... ، ...

پڑھنا ، ... ، ... ، ... ، ... ، ....

3۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفّظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

زراعت ۔ صنعت ۔ تفریحی ۔ وقت ۔ معلوماتی ۔ استقبال ۔ ادویات

4۔ مندرجہ ذیل جمع کے واحد لکھیے۔

امور ۔ سوالات ۔ مراحل ۔ مشروبات ۔ آلات

5۔ درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیے۔

تازہ ۔ صاف ۔ اندر ۔ خوب صورت ۔ گرمی ۔ اجالا ۔ خشک

6۔ کہانی کا متن مدِ نظر رکھ کر درج ذیل سوالات کے جواب لکھیے ۔

الف۔ پاکستان کی مشہور فصلوں کے نام لکھیے ۔

ب۔ گندم کاٹنے والی مشین کا کیا نام ہے؟

ج۔ مشینوں سے زرعی امور سرانجام دینے کے کیا فوائد ہیں؟

7۔ جدید مشینوں کے استعمال میں آنے سے پہلے کے طریقۂ زراعت پر چار سطریں لکھیے ۔

☆O☆

چغل خور

پرانے زمانے کی بات ہے کہ کسی گاؤں میں ایک چغل خور رہتا تھا۔ اسے چغلی کھانے کی بہت بُری عادت تھی۔ جب تک وہ کسی کی چغلی نہ کھا لیتا، اسے چین نصیب نہ ہوتا تھا۔ اس وجہ سے گاؤں میں اسے کوئی نوکر رکھنے پر تیار نہ ہوتا تھا۔ آخر بھوک سے تنگ آ کر اس نے اپنا گاؤں چھوڑ دیا۔ چلتے چلتے وہ ایک اور گاؤں میں جا پہنچا۔ یہاں اسے کوئی نہ جانتا تھا۔ وہ ایک کسان کے پاس اس شرط پر ملازم ہو گیا کہ وہ تنخواہ نہیں لے گا، صرف روٹی کپڑا لے گا۔ اس کے علاوہ ہر چھے ماہ بعد اسے کسان کی ایک چغلی کھانے کی اجازت ہوگی۔

چغل خور بڑی محنت سے کام کرتا رہا۔ وقت گزرتا گیا اور کسان یہ شرط بھول گیا۔ ادھر چغل خور بڑی بے چینی سے وقت گزرنے کا انتظار کرتا رہا۔ آخر خدا خدا کر کے چھے ماہ گزر گئے۔ اب وہ معاہدے کے مطابق چغلی کھا سکتا تھا۔

ایک دن کسان اپنے کھیتوں میں کام کر رہا تھا۔ چغل خور موقع پا کر اس کی بیوی کے پاس گیا۔ اس نے بڑے رازدارانہ انداز میں اُسے بتایا کہ کسان کوڑھی ہو گیا ہے۔ وہ بڑی حیران ہوئی اور اس کا ثبوت مانگا۔ چغل خور نے بتایا کہ کوڑھی کا جسم نمکین ہو جاتا ہے۔ اگر اپنی تسلی کرنا چاہو تو کسان کے جسم کو کاٹ کر دیکھ لو۔ کسان کی بیوی چغل خور کی باتوں میں آ گئی۔ اُس نے کہا، وہ کل کسان کا کھانا لے کر کھیتوں میں جائے گی تو کسی طرح تصدیق کر لے گی۔ چغل خور کسان کی بیوی سے یہ باتیں کر کے سیدھا کھیتوں کی طرف گیا۔ کسان کھیتی باڑی کے کاموں میں لگا ہوا تھا۔ چغل خور کسان کے پاس پہنچا اور اس سے کہنے لگا کہ تم ادھر کھیتوں میں کام کرتے پھر رہے ہو اور اُدھر تمھاری بیوی پاگل ہو گئی ہے۔ کسان بڑا حیران ہوا۔ چغل خور نے اسے یقین دلاتے ہوئے کہا کہ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ وہ تو پاگل پن میں آدمیوں کو کاٹنے دوڑتی ہے۔ کسان کام کاج چھوڑ کر سوچ میں پڑ گیا۔ اس نے دل میں سوچا کہ نوکر ٹھیک ہی کہہ رہا ہو گا۔ اسے اس قسم کا جھوٹ بولنے کی کیا پڑی۔ چغل خور نے اسے پریشان دیکھ کر کہا کہ تمھیں میری بات پر یقین نہیں تو کل جب وہ کھانا لے کر آئے گی تو اس وقت دیکھ لینا۔

کسان کو قائل کرنے کے بعد چغل خور کسان کی بیوی کے بھائیوں کے پاس پہنچ گیا۔ وہ ایک دوسرے گاؤں میں رہتے تھے۔ چغل خور نے انھیں بتایا کہ تم یہاں مزے کر رہے ہو اور تمھارا بہنوئی تمھاری بہن کو روزانہ بڑی بے دردی سے مارتا ہے۔ انھوں نے حیران ہو کر کہا کہ ہماری بہن نے تو کبھی نہیں بتایا۔ چغل خور نے کہا کہ وہ بے چاری شرم کے مارے تمھیں کچھ نہیں بتاتی۔ انھوں نے کہا، ہم تمھاری بات پر کیسے یقین کر لیں؟ چغل خور فوراً بول پڑا کہ اگر تم اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہو تو کل دوپہر کھیتوں میں آ کر دیکھ لینا۔ وہ یہ بات سن کر غصّے سے لال پیلے ہو گئے۔ انھوں نے چغل خور سے کہا کہ کل ہم کھیت میں چھپ کر یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے۔

چغل خور وہاں سے رخصت ہو کر سیدھا کسان کے بھائیوں کے پاس پہنچا۔ چغل خور ان سے کہنے لگا کہ تم اچھے مل جائے ہو۔ تمھارا بھائی ہر چوتھے روز اپنی بیوی کے بھائیوں سے پٹتا ہے اور تمھیں اس کی کوئی خبر نہیں۔ کسان کے بھائی غصّے سے تلملا اٹھے۔ چغل خور نے یقین دلانے کی خاطر ان سے بھی کہا کہ کل دوپہر کو کھیتوں میں آ کر دیکھ لینا۔

دوسرے دن کسان کی بیوی کھانا لے کر کھیتوں میں گئی۔ روٹی رکھ کر وہ کسان کے پاس ہی بیٹھ گئی۔ کسان بڑے غور سے اس کی حرکتوں کو دیکھنے لگا۔ بیوی نے روٹی قریب کرنے کے بہانے کسان کے اور نزدیک ہونے کی کوشش کی۔ اس پر کسان ذرا پیچھے کھسک گیا۔ اب بیوی کو یقین ہو گیا کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ کسان نے روٹی لینے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تو اس نے جھپٹ کر کسان کی کلائی پکڑ لی۔ کسان اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔ اب اسے یقین ہو گیا کہ اس کی بیوی پاگل ہو گئی ہے۔ بیوی ایک بار پھر آگے بڑھی اور زبان نکال کر کسان کو کاٹنے کی کوشش کرنے لگی۔ کسان نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، بیوی کو پیٹنا شروع کر دیا۔ کسان کی بیوی کے بھائی قریبی کھیت میں چھپے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر باہر نکل آئے اور کسان پر ٹوٹ پڑے۔ ایک دوسرے کھیت میں چھپے ہوئے کسان کے بھائی بھی میدان میں اتر پڑے۔ سب نے ایک دوسرے کو اتنا مارا کہ خون میں نہا گئے۔ آخر ادھر اُدھر کے لوگوں نے آ کر انھیں ایک دوسرے سے الگ کیا۔ جب ان کا غصّہ قدرے کم ہوا تو لوگوں نے لڑنے کی وجہ دریافت کی۔ سب نے اپنی اپنی بات بتلائی۔ معلوم ہوا کہ یہ سب چغل خور کی کارستانی ہے۔ وہ سارے چغل خور کی تلاش میں چلے لیکن اس وقت چغل خور وہ گاؤں چھوڑ کر کہیں دور جا چکا تھا۔

مشق

1۔ سبق کا متن مدِ نظر رکھ کر مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب لکھیں۔

i۔ کسان نے چغل خور کو کن شرائط پر ملازم رکھا؟

ii۔ چغل خور نے کسان کی بیوی سے کیا کہا؟

iii۔ چغل خور نے کسان کی بیوی کے بھائیوں سے کیا چغلی کھائی؟

iv۔ اس لوک داستان سے کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

2۔ مندرجہ ذیل محاورات کو اپنے جملوں میں استعمال کریں۔

چغلی کھانا ۔ غصہ میں لال ہونا ۔ دال میں کچھ کالا ہونا ۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ ۔ ٹوٹ پڑنا ۔

میدان میں اترنا ۔ خون میں نہانا

3۔ ''نامناسب'' پر غور کیجیے۔ اس میں ''مناسب'' سے پہلے ''نا'' لگایا گیا ہے۔ اسے گرامر کی رُو سے ''سابقہ'' کہتے ہیں، جس سے مناسب کے معنی بدل گئے ہیں۔ اسی طرح کے چند اور الفاظ جمع کیجیے جن کے ساتھ ''نا'' کا سابقہ لگایا گیا ہو۔ جیسے ناأہل ۔ نالائق وغیرہ

4۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفُّظ اعراب لگا کر واضح کریں۔

چغلی ۔ نصیب ۔ شرط ۔ انتظار ۔ تصدیق ۔ شرم ۔ رخصت ۔ کھٹک ۔ جھپٹ

☆O☆
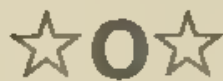
حضرت ابراہیمؑ کی دعا

سحر کے وقت ابراہیمؑ نے اٹھ کر دعا مانگی
سکون قلب مانگا، خوئے تسلیم و رضا مانگی

کہ اے مالک عمل کو تابع فرمان کرتا ہوں
میں بیوی اور بچے کو یہاں آباد کرتا ہوں

اسی سنسان وادی میں انھیں روزی کا ساماں دے
اسی بے برگ وسامانی کو شان صد بہاراں دے

الٰہی نسل اسمٰعیلؑ بڑھ کر قوم ہو جائے
یہ قوم اک روز پابند صلوٰۃ وصوم ہو جائے

اسی وادی میں تیرا ہادیٔ موعود ہو پیدا
کرے جو فطرت انساں کو تیرے نام پر شیدا

بشارت تیری سچی ہے تیرا وعدہ بھی سچا ہے
بس تو ہی ہے محافظ، لے یہ بیوی ہے یہ بچہ ہے

(حفیظ جالندھری)

مشق

1۔ سبق کے حوالے سے مختصر جواب لکھیں۔

i- حضرت اسمٰعیلؑ کی نسل کے آخری پیغمبر کون ہیں؟

ii- حضرت ابراہیمؑ اپنی بیوی اور بیٹے کو کہاں لے کر آئے؟

iii- حضرت ابراہیمؑ نے نسلِ اسمٰعیلؑ کے لیے کیا کیا دُعا مانگی؟

2۔ اس سبق کو کہانی کی صورت میں لکھیں۔

☆O☆

فرہنگ

معانی	الفاظ
	(الف)
ظاہر ہونا ۔ نمودار ہونا ۔ اِترانا	ابھرنا
دوستی ۔ ایکا	اتحاد
روشنی	اجالا
کام کرنے کی مزدوری	اجرت
غیر ۔ بے گانہ ۔ نامانوس	اجنبی
وہ بات جس سے دل اکتا جائے ۔ جنجال	اجیرن
عزت وتوقیر ۔ تعظیم وتکریم	احترام
خاتمہ ۔ اخیر ۔ انجام	اختتام
قدرت ۔ قابو ۔ پسند ۔ اجازت	اختیار
بھائی چارہ ۔ رابطہ ۔ اتحاد	اخوت
بتدریج ترقی کرنا ۔ آہستہ آہستہ ترقی کرنا	ارتقا
مشکل وقت	اڑا وقت
ثابت قدمی ۔ صبر وتحمل	استقلال
حضرت یعقوبؑ کا نام	اسرائیل
بنی اسرائیل کا نام ۔ یہودی	اسرائیلی
سونے کا سکہ ۔ قریب قریب چھ ماشے کا	اشرفی
شے کی جمع ۔ چیزیں	اشیا

لفظ	معانی
اضافہ	ترقی ۔ زیادتی
اطاعت	فرماں برداری
اعتماد	اعتبار ۔ بھروسا
اعزاز	عزت ۔ رتبہ
اعزازات	اعزاز کی جمع ۔ رتبے
افسردہ	اداس ۔ مضمحل ۔ مرجھایا ہوا
اقوال	قول کی جمع ۔ باتیں
اک دوجا	ایک دوسرا
امتیاز	فرق ۔ پہچان ۔ تمیز ۔ مرتبہ ۔ ترجیح۔ بڑائی
امن	چین ۔ آرام ۔ پناہ ۔ اطمینان
امور	امر کی جمع ۔ معاملات ۔ باتیں
امین	امانت رکھنے والا ۔ معتمد
انبیا	نبی کی جمع ۔ نبی ۔ رسول ۔ پیغمبر
اندیشہ	فکر ۔ ڈر ۔ خوف
انسداد	کسی بات کی روک تھام کرنا۔کسی بُرے رواج کو دور کرنا
انصار	ناصر کی جمع ۔ مدد کرنے والے
انوکھا	نرالا ۔ عجیب وغریب ۔ نادر ۔ سب سے الگ
انہماک	مصروفیت ۔ محویت
اوجھل	آڑ ۔ پردہ ۔ حجاب
اودھم مچانا	شوروغل کرنا ۔ چیخ وپکار کرنا

الفاظ	معانی
اوسان خطا ہونا	گھبرا جانا ۔ حواس قائم نہ رہنا
اہتمام	انتظام ۔ بندوبست
اہل و عیال	بال بچے
ایام	یوم کی جمع ۔ دن
ایثار	قربانی
ایجاد	نئی چیز بنانا ۔ نئی بات پیدا کرنا
ایک نہ چلنا	مجبور ہو جانا ۔ ناکام ہو جانا
(الف ممدودہ ، آ)	
آبرو	عزت ۔ بزرگی
آشکار	ظاہر ۔ واضح ۔ کھلم کھلا
آشنا	دوست ۔ ساتھی ۔ واقف کار
آشنائی	دوستی
آغاز	شروع ۔ ابتدا
آقا	مالک ۔ افسر
آگاہ	جاننا ۔ واقف
آگاہی	واقفیت
آلودگی	آلائش ۔ ناپاکی ۔ گندگی
آمادہ	تیار ۔ رضامند
آمدورفت	آنا جانا
آن	شان ۔ غرور ۔ تمکنت
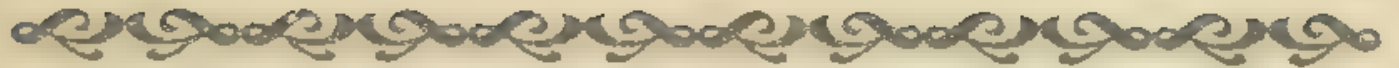
معانی	الفاظ
شان وشوکت ۔ سج دھج	آن بان
نیند آجانا ۔ سوجانا	آنکھ لگنا
پاؤں کی آواز ۔ کھڑکا	آہٹ
بے قراری سے فریاد کرنا ۔ رونا	آہ وزاری
قاعدہ ۔ ضابطہ ۔ قانون ۔ حکم	آئین
	(ب)
غلط ۔ جھوٹ ۔ حق کی ضد	باطل
کھانا پکانے والا مرد	باورچی
آپس میں	باہم
ہمت والا	باہمت
آپس کا	باہمی
دینا	بخشنا
اچھی طرح	بخوبی
کنجوس	بخیل
بہت بُرا	بدتر
بہت زیادہ	بدرجہا
عرب کے خانہ بدوش اور جنگلی لوگ	بدّو
خشکی کا بڑا ٹکڑا	براعظم
عین موقعے کے مطابق	برجستہ
بیٹا ۔ خوش قسمت	برخوردار

معانی	الفاظ
خشکی کا چھوٹا حصہ۔ متحدہ ہندوستان	برِصغیر
الٹ ۔ الٹا	برعکس
قائم ۔ موجود	برقرار
پورا کرنا	بَرلانا
برا لگنے والا	بدنما
گزارنا	بسر کرن
خوشخبری	بشارت
آدمی	بشر
سمجھ ۔ دانائی	بصیرت
مکّہ معظّمہ کا نام	بطحا
زندگی ۔ پائیدار	بقا
مصیبت	بلا
خون کا دباؤ	بلڈ پریشر
بلند مقام والا ۔ اعلیٰ مرتبہ	بلند پایہ
جنگل	بَن
بنیاد	بِنا
رہن سہن	بودوباش
پسند آنا	بھانا
زیادتی	بہتات
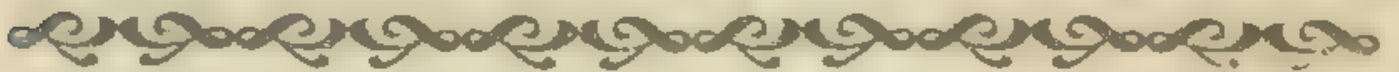
معانی	الفاظ
زیادہ ہونا	بھرمار
جنت کا اعلیٰ درجہ	بہشتِ بریں
ڈراؤنا	بھیانک
بہت زیادہ	بے پناہ
بے چین ۔ بے صبر	بے تاب
بے چینی	بے تابی
جگانا	بیدار کرنا
مُفلِس ۔ بے ساز و سامان	بے سر و سامان
بہت قیمتی	بیش بہا
بہت زیادہ ۔ جو گِنے نہ جا سکیں	بے شمار
بے چین ۔ بے صبر ۔ مضطرب	بے قرار
مخلص ۔ بے غرض ۔ بغیر کسی لالچ	بے لوث
بے مثال	بے نظیر
جو کسی کا محتاج نہ ہو	بے نیاز
بھونڈا ۔ بُرا	بے ہنگم
جس کا کوئی ساتھی اور مددگار نہ ہو	بے یار و مددگار
	(پ)
محافظ ۔ نگرانی کرنے والا	پاسبان
پوجا کرنے والا	پجاری
پکّا ۔ مضبوط	پختہ

الفاظ	معانی
پُر اثر	اثر سے بھرا ہوا
پرایا	دوسرے کا ۔ غیر کا
پرجوش	جوش سے بھرا ہوا
پرچم	جھنڈا
پرچھائیں	سایہ
پُر خطر	خطرناک ۔ خطرے سے بھرا ہوا
پردہ چاک کرنا	عیب ظاہر کرنا
پُر فضا	کھلا ہوا ۔ جگہ کی وسعت ۔ صحت افزا
پُر لطف	مزیدار
پسارنا	پھیلانا
پسپا ہونا	پیچھے ہٹنا ۔ شکست کھانا ۔ ہار جانا
پست	نیچا ۔ پستی ۔ کمینہ
پشت	کمر
پگ	پگڑی
پنکھ	پرندے کے پر
پوستین	بالوں دار کھال کا کوٹ
پوشیدہ	چھپا ہوا
پھدکنا	مینڈک کی طرح اچھلنا ۔ اُچھل اُچھل کے چلنا
پھرتی	تیزی ۔ جلدی ۔ چستی
پیر و مرشد	استاد ۔ بزرگ ۔ رہنما
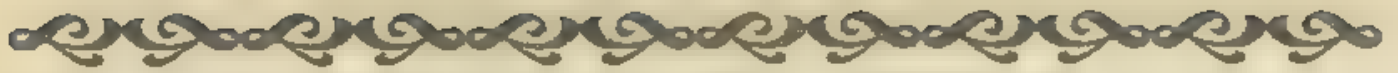
معانی	الفاظ
آگے بڑھنا ۔ چڑھائی کرنا	پیش قدمی
پیغام پہنچانا	پیغام رسانی
جوڑ	پیوند
	(ت)
دیر	تاخیر
آمدورفت کا سلسلہ جاری رہنا	تانتا بندھا رہنا
اندھیرا ہونا ۔ سیاہ ۔ کالا	تاریک
پہنچانا ۔ کسی مقصد کی اشاعت کرنا۔ شرعی احکام کا پہنچانا	تبلیغ
گرم ریت	تپتی ہوئی ریت
مردے کے کفن دفن کا انتظام کرنا	تجہیز و تکفین
سچ کی تلاش کھوج	تحقیق
کوشش ۔ بندوبست	تدبیر
فوقیت ۔ افضلیت	ترجیح
ڈرا ہوا	ترساں
تیر رکھنے کا تھیلا ۔ تیردان	ترکش
ورثہ ۔ مردے کا چھوڑا ہوا مال	ترکہ
تسلی	تشفی
کتاب لکھنا	تصنیف
خیال ۔ دھیان	تصور
مدد کرنا	تعاون کرنا
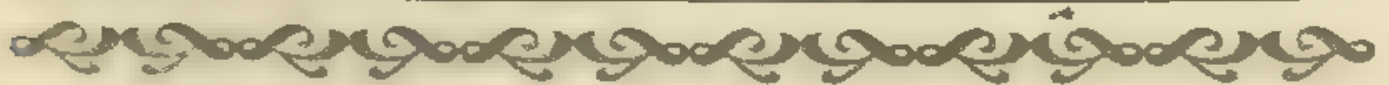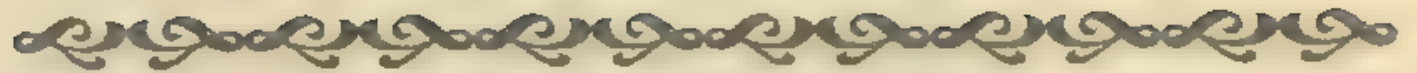
الفاظ	معانی
تعصُّب	بے جا مخالفت یا حمایت
تفریحی مقام	سیر کرنے کی جگہ
تقاریب	تقریب کی جمع ۔ تہوار
تلقین	نصیحت کرنا
تنگ آنا	بے زار ہونا ۔ گھبرا جانا
تنگ دست	مفلس ۔ غریب
توانا	طاقت ور
توانائی	طاقت
توحید	خدا کو ایک ماننا
توقُّع	امید ۔ بھروسا
توہین	بے عزتی ۔ ذلت
تہلکہ مچانا	شور وغل مچانا
تہمت	الزام
تیر انداز	تیر چلانے والا
تیر اندازی	تیر چلانا
تیمارداری	بیمار کی خدمت کرنا
(ث)	
ثروَت	مال و دولت
ثمر	پھل ۔ بدلہ ۔ فائدہ
ثنا	مدح ۔ تعریف
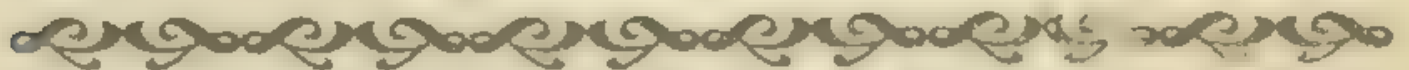
الفاظ	معانی
(ج)	
جاگیردار	زمین دار ۔ زمین یا گاؤں وغیرہ کا با اقتدار شخص
جاں باز	جان پر کھیلنے والا ۔ بہادر
جاں فزا	روح کو خوش کرنے والا
جاں نثار	جان قربان کرنے والا
جبین	ماتھا ۔ پیشانی
جدو جہد	کوشش
جذبہ	دلی ولولہ ۔ شوق
جستجو	تلاش ۔ ڈھونڈنا
جام	پیالہ
جواں مرد	بہادر ۔ باہمت
جواں مردی	بہادری ۔ ہمت
جوبن	خوب صورتی ۔ حسن
جوق در جوق	گروہ کے گروہ
جوں کا توں	ویسے کا ویسا ۔ اصلی حالت پر
جہان	دنیا
جہد مسلسل	لگاتار کوشش
جہل	جہالت
(چ)	
چاق و چوبند	پھرتیلا ۔ تن درست

الفاظ	معانی
چپہ چپہ	چار انگل جگہ ۔ ذرا ذرا سی جگہ
چٹائی	بوریا ۔ صف ۔ کھجور کے پتوں کا فرش
چٹیل میدان	ایسا میدان جہاں سبزے یا درخت کا نام ونشان نہ ہو
چرچا	تذکرہ ۔ شہرت
چغل خور	چغلی کھانے والا ۔ ایک کی بات دوسرے کو بتانے والا
چھکے چھڑانا	بدحواس کرنا
چہل پہل	رونق
(ح)	
حاکم	حکومت کرنے والا ۔ سردار ۔ آقا
حامی	مددگار
حجرہ	کوٹھڑی ۔ الگ کمرہ جس میں بیٹھ کر عبادت کی جاتی ہے
حرز	پناہ کی جگہ ۔ تعویز
حرص	لالچ
حسن	خوب صورتی
حسین	خوب صورت
حشر	قیامت ۔ روزِ حساب ۔ شوروغل
حشم	نوکر چاکر ۔ خدمت کرنے والے
حق گو	سچ بولنے والا
حقیقت	سچائی ۔ اصلیت
حکام	حاکم کی جمع ۔ حکومت کرنے والے
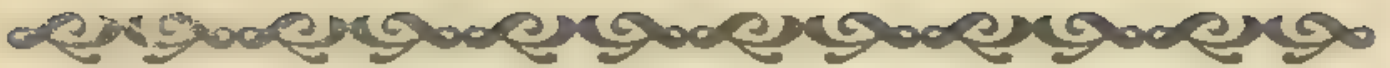
الفظ	معانی
حکمت	عقل ۔ دانائی
حمار	گدھا
حمایت	طرف داری
حمایتی	طرف دار ۔ مددگار
حوصلہ	ہمت ۔ جرأت
حیا	شرم
حیات	زندگی
حیثیت	عزت ۔ آبرو ۔ بساط ۔ مالیت
(خ)	
خاتون	نیک عورت ۔ امیر گھر کی عورت کا لقب
خار	کانٹا
خاطر	دل ۔ دھیان
خاقان	بڑا بادشاہ
خاک میں ملنا	برباد ہوجانا ۔ تباہ ہوجانا
خالق	پیدا کرنے والا ۔ اللہ
خالص	وہ چیز جس میں ملاوٹ نہ ہو
خام	کچا
خدانخواستہ	خدا ایسا نہ کرے
خر	گدھا
خطاکار	قصور کرنے والا ۔ غلطی کرنے والا

الفاظ	معانی
خندق	گڑھا ۔ کھائی
خندہ پیشانی	ہنسی خوشی
خوبی	عمدگی ۔ اچھائی
خوش اسلوبی سے	اچھے طریقے سے
خیانت	بے ایمانی
خیرات	صدقہ
(د)	
داد	تعریف
دارومدار	انحصار
دانائی	عقل مندی
درگزر کرنا	معاف کرنا ۔ نظر انداز کرنا
درویش	فقیر ۔ خدارسیدہ
درّہ	گھاٹی ۔ دو پہاڑوں کے درمیان کا راستہ
دریغ	افسوس ۔ مضائقہ
دسترس	پہنچ ۔ رسائی
دستور	رواج ۔ طریقہ
دستہ	فوج کا ایک حصہ ۔ چھری یا تلوار وغیرہ کا شروع کا حصہ جسے تھامتے ہیں ۔ قبضہ
دشوار	مشکل ۔ دوبھر

الفاظ	معانی
دفاع	حفاظت ۔ بچاؤ
دفینہ	خزانہ جو زمین میں دفن ہوا ہو
دل بہلانا	سیر تماشے میں دل کو مصروف رکھنا ۔ دل خوش کرنا
دل کش	پسندیدہ ۔ خوش نما
دم کے دم میں	ذرا سی دیر میں ۔ پل بھر میں
دوام	ہمیشگی ۔ ہمیشہ کی زندگی
دور ،	زمانہ ۔ عہد ۔ گردش
دورویہ	دونوں طرف ۔ دوطرفہ
دھج	وضع ۔ انداز ۔ طریقہ
دہقان	کسان
دھوم	شہرت ۔ خبر ۔ افواہ ۔ ہنگامہ
دیانت	ایمان داری
دین	مذہب ۔ راستا
دیوان خانہ	بیٹھنے کا کمرہ ۔ بیٹھک
دیوانگی	پاگل پن ۔ جنون ۔ بے وقوفی
دیہات	دیہہ کی جمع ۔ گاؤں
دیہی	وہ چیز جو گاؤں سے تعلق رکھتی ہو
(ڈ)	
ڈپلومہ	سند ۔ دستاویز
ڈھب	ڈھنگ ۔ طور ۔ طریقہ ۔ پسند

معانی	الفاظ
	(ذ)
مزہ ۔لذت	ذائقہ
کم ۔ تھوڑا	ذرا
وسیلہ	ذریعہ
توہین ۔ خواری ۔ ہتک ۔ بے عزتی	ذلت
لطف ۔ حظ ۔ شوق	ذوق
ذہن کی تیزی ۔ فوراً سمجھ جانے کی صلاحیت	ذہانت
نیچے دیا گیا	ذیل
	(ر)
تعلق ۔ میل جول	رابطہ
سکھ ۔ چین	راحت
پوشیدہ بات	راز
مبارک ہونا۔ موافق ہونا	راس آنا
سچائی ۔ حق	راستی
خوش ۔ شاد ۔ رضامند	راضی
ضائع ۔ بیکار	رائگاں
پالنے والا ۔ اللہ تعالیٰ	رب
موسم	رُت
بیل گاڑی	رتھ
توجہ ۔ میلان	رجحان
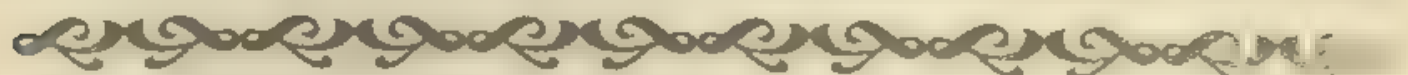
معانی	الفاظ
چھٹی ۔ اجازت ۔ مہلت	رخصت
رسم کی جمع ۔ رواج ۔ دستور	رسوم
دوستی ۔ ہمراہی ۔ ساتھ دینا	رفاقت
آہستہ آہستہ ۔ بتدریج	رفتہ رفتہ
رفیق کی جمع ۔ دلی دوست ۔ خیر خواہ ۔ ساتھی	رفقا
نگہبان ۔ حفاظت کرنے والا	رکھوالا
دوسرے کی کہی ہوئی بات بیان کرنا	روایت
آمنے سامنے ۔ مقابل	روبرو
راستا دکھانے والا ۔ ہادی	رہنما
	(ز)
کھیتی باڑی	زراعت
سونا پیدا کرنے ولی زمین۔ زیادہ پیداوار والی زمین	زرخیز
سنہری ۔ سونے کا بنا ہوا ۔ قیمتی	زریں
زمین کے بالکل نیچے رہنا	زیر زمین رہنا
تباہ و برباد	زیر و زبر
	(س)
موافقت ۔ موافق	سازگار
مشترک	ساجھی
حادثہ	سانحہ
حوالے کرنا ۔ دے دینا	سپرد کرنا

الفاظ	معانی
سدا	ہمیشہ
سرانجام	انتظام
سرد	ٹھنڈا
سربراہ	افسر ۔ منتظم
سرشار	بہت خوش ۔ مست ۔ نشے میں چور ۔ لبریز
سکھی	سہیلی
سرمایہ	دولت ۔ مال ۔ سامان
سروکار	واسطہ ۔ تعلق
سماں	منظر ۔ وقت
سَمت	طرف
سوداسلف	کھانے پینے کی چیزیں
سہولتیں	سہولت کی جمع ۔ آسانیاں
سوئے قوم	قوم کی طرف
سہل انگاری	سستی ۔ بہانہ تلاش کرنا
سہم جانا	ڈر جانا
سیانی	عقل مند ۔ تجربہ کار ۔ سمجھ دار
(ش)	
شاخ	ٹہنی
شجر	درخت
شجرکاری	درخت لگانا

الفاظ	معانی
شعبہ	شاخ ۔ محکمہ ۔ حصہ
شعور	سمجھ ۔ تمیز ۔ سلیقہ
شُغل	کام ۔ پیشہ ۔ تفریحِ طبع
شفقت	مہربانی ۔ عنایت
شفیق	مہربانی کرنے والا
شمشیر	تلوار
شوق	خواہش
شوقین	شوق رکھنے والا ۔ رنگیلا
شہید	حق پر جان دینے والا
(ص)	
صائب	ٹھیک ۔ درست
صحابہ	صاحب کی جمع ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفقا
صحافت	اخبار سے متعلق کام اور باتیں ۔
صحافی	اخبار سے متعلق شخص
صحبت	دوستی
صحت	تن درستی
صداقت	سچائی
صفت	خوبی
صفیں	صف کی جمع ۔ قطاریں
صلاحیت	قابلیت ۔ لیاقت
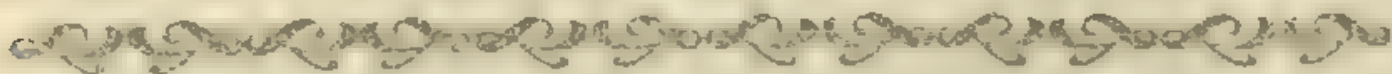
الفاظ	معانی
صلح	اتحاد ۔ دوستی ۔ ملاپ
صلہ	انعام واکرام ۔ بدلہ ۔ ہدیہ
صمد	بے نیاز ۔ اللہ تعالیٰ کا نام
صوبہ	ملک کا ایک حصّہ جس میں کئی ضلعے شامل ہوں
صورت	شکل ۔ حالت ۔ طریقہ
(ض)	
ضائع کرنا	برباد کرنا ۔ تلف کرنا
ضرر	نقصان ۔ دکھ ۔ چوٹ
ضرر رساں	نقصان پہنچانے والا ۔ دُکھ دینے والا
ضعف	کمزوری ۔ بے ہوشی
ضعیف	بوڑھا ۔ کمزور ۔ ناتواں
ضو	چمک ۔ روشنی
ضوفشاں	روشنی بکھیرنے والا ۔ روشن ۔ منّور
ضیا	روشنی
(ط)	
طاؤس	مور
طبع	طبیعت ۔ مزاج ۔ فطرت
طراوت	تازگی ۔ ٹھنڈک
طرب	خوشی ۔ فرحت
طلوع	چاند، سورج کا نکلنا ۔ بلند ہونا

الفاظ	معانی
طول	لمبائی ۔ درازی
طے کرنا	فیصلہ کرنا ۔ انجام تک پہنچانا
طیارہ	ہوائی جہاز
طیش	غصہ
(ظ)	
ظاہر	واضح ۔ عیاں ۔ روشن ۔ کھلم کھلا
ظرافت	خوش طبعی ۔ دل لگی
ظلمت	سیاہی ۔ تاریکی
ظہور	ظاہر ہونا
(ع)	
عار	شرم
عافیت	خیریت ۔ سلامتی ۔ صحت
عاقبت	انجام ۔ نتیجہ ۔ آخرت
عبث	بے کار ۔ فضول
عزیز	دوست ۔ رشتے دار ۔ پیارا
عظیم	بہت بڑا
عکس	سایہ ۔ پرچھائیں
علاقہ	حصہ ۔ ملکیت ۔ تعلق ۔ لگاؤ ۔ دوستی
علالت	بیماری
عمدہ	اچھا ۔ خوب ۔ پسندیدہ ۔ نفیس

الفاظ	معانی
عوام النّاس	عام لوگ
عہد	زمانہ ۔ دور ۔ قول ۔ قسم ۔ وعدہ
عہدہ	منصب ۔ مرتبہ
عیادت	بیمار کی مزاج پرسی کرنا
عیاں	ظاہر ۔ کھلم کھلا
(غ)	
غافل	بے خبر ۔ بے فکر ۔ بے پرواہ
غالب	جیتنے والا ۔ زبردست
غدّار	بے وفا ۔ باغی ۔ دشمن
غروب ہونا	سورج، چاند کا ڈوبنا
غزوات	غزوہ کی جمع۔ وہ جہاد جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تشریف لے گئے
غلغلہ	غل ۔ شور ۔ شہرت
غلیظ	کثیف ۔ موٹا ۔ گاڑھا ۔ گہرا
غم کھانا	دکھ اٹھانا ۔ ہمدردی کرنا ۔ غصہ ضبط کرنا
غور و خوض	گہری سوچ ۔ سوچ بچار
غوغا	شور ۔ غل ۔ ہنگامہ
(ف)	
فانی	فنا ہونے والا ۔ مٹنے والا ۔ ناپائیدار
	بزرگی ۔ عزت ۔ شرف
فراہم	اکٹھا کرنا ۔ جمع کرنا

الفاظ	معانی
فرصت	مہلت ۔ فراغت ۔ موقع
فرماں روا	حاکم ۔ بادشاہ
فرماں روائی	حکم رانی ۔ حکومت ۔ بادشاہی
فرنگی	انگریز ۔ وہ شخص جو یورپ کا رہنے والا ہو
فریب	دھوکا ۔ دغا ۔ مکر ۔ چالاکی
فریضہ	فرض
فعل	کام ۔ عمل ۔ طور
فولاد	نہایت سخت لوہا ۔ مضبوط
فیض	فائدہ ۔ بھلائی ۔ نفع
فیکٹری	کارخانہ
(ق)	
قابل	لائق ۔ اہل ۔ دانا
قابلِ دید	دیکھنے کے لائق ۔ خوب صورت
قائد	رہنما
قاعدہ	اصول ۔ قانون ۔ آئین ۔ طریقہ
قائل کرنا	منوانا ۔ ہم نوا بنانا
قدر	عزت ۔ بزرگی ۔ مرتبہ ۔ درجہ
قرن	لمبا عرصہ ۔ لمبی مدت
قناعت پسند	تھوڑی چیز سے خوش ہونے والا
قوت	طاقت
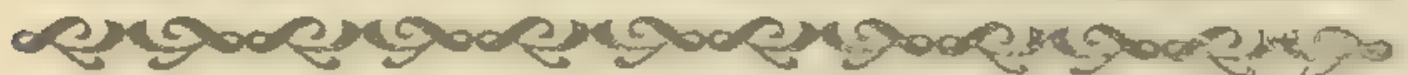
معانی	الفاظ
سننے کی طاقت	قوت سماعت
طاقت ور ۔ توانا	قوی
ٹھہراؤ ۔ سکونت	قیام
	(ک)
چالاکی ۔ مکاری ۔ سازش	کارستانی
حالت بدل جانا ۔ بہتر ہو جانا	کایا پلٹ جانا
چھوٹی کتاب	کتابچہ
دردناک آوازیں نکالنا	کراہنا
بازی گری ۔ عجیب و غریب کام	کرتب
کافر کی جمع ۔ خدا کی ذات کا انکار کرنے والا	کفار
کم خرچ کرنے کی عادت	کفایت شعاری
چھوٹی عمر کا	کم سِن
کم بولنے والا	کم گو
بہت کم ہونا ۔ نہ ہونے کے برابر	کم یاب
خالص سونا	کندن
غفلت ۔ کمی	کوتاہی
پہاڑی سلسلہ	کوہسار
	(گ)
عالی مرتبہ	گراں قدر
اردگرد	گردو پیش

معانی	الفاظ
گزارا	گزراوقات
آسمان	گگن
جگہ ۔ فائدہ ۔ بچت	گنجائش
سیاہ بادل	گھٹا
رونق ۔ چہل پہل	گہما گہمی
	(ل)
جس کا جواب نہ ہو ۔ بے مثال	لاجواب
فوج کا کانپنا	لشکر لرزاں
مزا لینا	لطف اندوز ہونا
وہ نام جو کسی خوبی کی وجہ سے مشہور ہو گیا ہو	لقب
	(م)
قوم کی ماں	مادرِ ملت
مقرر ۔ متعین	مامور
کسی فن میں کمال رکھنے والا	ماہر
اتحاد رکھنے والا	متحد
لگاتار ۔ مسلسل	متواتر
آگ کی پوجا کرنے والا	مجوسی
گھیرا ڈالنا ۔ چاروں طرف سے بند ہو جانا	محاصرہ کرنا
حفاظت کرنے والا	محافظ
وطن سے محبت کرنے والا	محبّ وطن

معانی	الفاظ
ضرورت ۔ مجبوری ۔ افلاس	محتاجی
گھر جانا ۔ گھیرے میں آجانا	محصور ہونا
مضبوط ۔ پکّا	محکم
گھر یا محل کا وہ حصّہ جس میں خواتین رہتی ہوں	محل سرا
خاص جگہیں	مخصوص مقامات
دخل دینا ۔ بیچ میں پڑنا	مداخلت
آدمیوں کو گننا	مردم شماری
کسی بزرگ کا مقبرہ ۔ قبر	مزار
تانبا	مِس
برابری ۔ یکساں	مساوات
فائدہ اٹھانے والا	مستفید
مسکراہٹ ۔ ہنسی	مسکان
عقیدہ ۔ راستا ۔ طریقہ	مسلک
دیکھنا	مشاہدہ کرنا
وہ شخص جو خدا کو ایک نہ مانے بلکہ کسی دوسرے کو اس کا شریک ٹھہرائے	مشرک
مشکل حل کرنا	مشکل کشائی کرنا
مشورہ دینے والا	مشیر
تصویر بنانے والا	مصوّر
پختہ ۔ پکا	مصمّم

الفاظ	معانی
مضائقہ	قباحت ۔ برائی ۔ ہرج ۔ ڈر
معاہدہ	اقرارنامہ ۔ سمجھوتہ
معبد	عبادت کرنے کی جگہ
معرکہ	جنگ ۔ میدانِ جنگ
معمور	بھرا ہوا
مقبوضہ	وہ چیز جس پر قبضہ کیا گیا ہو
مقبول	پسند کیا گیا
ملامت کرنا	برا بھلا کہنا
ملجٰی وماویٰ	پناہ ملنے کی جگہ ۔ پناہ گاہ
ممانعت کرنا	منع کرنا ۔ روکنا ۔ بندش لگانا
منشور	فرمان ۔ بادشاہ کا حکم
منصب	مرتبہ ۔ عہدہ ۔ درجہ
منفعت	فائدہ ۔ نفع
منور	روشن
موم جامہ	مومی کپڑا جس پر پانی اثر نہیں کرتا
میسر آنا	حاصل ہونا ۔ ملنا ۔ دستیاب ہونا
(ن)	
ناتا	رشتہ ۔ تعلق
نازیبا	نامناسب ۔ بُرا
ناواقف	انجان ۔ اجنبی
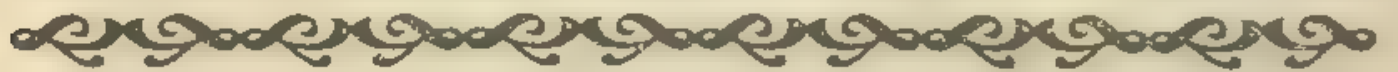
معانی	الفظ
نام لینے والا ۔ یاد کرنے والا	نام لیوا
زمین سے اُگنے والے پودے گھاس پھوس وغیرہ	نباتات
ذاتی ۔ پرائیویٹ	نجی
جلا ڈالنا	نذرِ آتش کرنا
تحفہ	نذرانہ
صرف ۔ محض ۔ خالص ۔ صاف	نری
علامت ۔ جھنڈا	نشان
پھلنا پھولنا	نشوونما
نظریہ ۔ مقصد	نصب العین
وہ نظم جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کی جائے	نعت
نفس کی جمع ۔ افراد ۔ لوگ	نفوس
نقصان پہنچانے والا ۔ مضر	نقصان دہ
گھر سے باہر جانے کی جگہ	نکاس
فضول ۔ بے کار	نکمی
ظاہر ۔ واضح	نمایاں
نیا سیکھنے والا ۔ جس نے سیکھنا شروع کیا ہو	نوآموز
اردگرد ۔ قرب وجوار	نواح
قسم	نوع
تازہ لگایا ہوا پودا	نہال
نعمت	نیامت

الفاظ	معانی
(و)	
وابستہ	منسلک
دَوَر	حملہ
واعظ	مذہبی تقریر کرنے والا
والی	مالک ۔ وارث
وحشت	جنون ۔ دیوانگی ۔ پاگل پن ۔ دیوانہ پن
وردی	ایک جیسا لباس ۔ مقررہ لباس
وسیع	چوڑا ۔ کشادہ
وعظ	مذہبی تقریر
وہمی	وہم کرنے والا
(ہ)	
ہجرت کرنا	وطن کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دینا
ہراول	فوج کے اگلے دستے کا سردار
ہرسُو	ہر طرف
ہفت روزہ	آٹھویں دن شائع ہونے والا اخبار یا رسالہ
ہلاکت	موت
ہلال	پہلی رات کا چاند
ہلالی	ہلال کی وضع کا
(ی)	
یاد	یادداشت

الفاظ	معانی
یادگار	نام لیوا ۔ نشانی
یوم	دن
یوں	اس طرح ۔ ایسا
یہودی	حضرت موسیٰؑ کی امت کا آدمی ۔ اسرائیلی

رسول پاکؐ کی شفقت اور سادگی

اس سبق کے مطالعہ سے آپ سیکھیں گے:

1۔ سیرت پاک میں شفقت کے جذبے کی فراوانی کا اظہار۔ 2۔ رسولؐ کے وصف رحمۃ للعالمین کی مثالیں۔
3۔ سیرت پاکؐ میں سادگی کا اظہار۔ 4۔ زندگی گزارنے کا طریقہ۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا کے لیے رحمت بن کر آئے تھے۔ آپؐ کی حیات مبارکہ شفقت اور سادگی کا مکمل نمونہ تھی۔ آپؐ کی شفقت اور مہربانی دوست دشمن، انسان، حیوان، کافر و مشرک سب کے لیے برابر تھی۔ یہ آپؐ کی شفقت ہی کا باعث تھا کہ آپؐ ایک دنیا میں امت کے لیے آسانی چاہتے تھے۔

بچوں پر آپؐ نہایت شفقت فرماتے تھے۔ معمول تھا کہ سفر سے تشریف لاتے تو راہ میں جو بچے ملتے ان کو اپنے ساتھ سواری پر آگے پیچھے بٹھا لیتے اور پیدل چلتے ہوئے راستے میں ملنے والے بچوں کو خود سلام کرتے۔ فصل کو جو میوہ خدمت اقدس میں پیش ہوتا تو حاضرین میں جو سب سے کم عمر بچہ ہوتا پہلے اس کو عنایت فرماتے۔ بچوں کو چومتے اور ان کو پیار کرتے تھے۔

ایک دفعہ آپؐ کے پاس کہیں سے کپڑے آئے۔ ان میں ایک پھول دار سیاہ چادر بھی تھی۔ آپؐ نے حاضرین سے فرمایا یہ چادر کس کو دوں۔ لوگ چپ رہے۔ آپؐ نے فرمایا ام خالد (خالد بن سعید کی چھوٹی بیٹی) کو بلاؤ۔ وہ آئیں تو آپؐ نے ان کو اوڑھائی اور دو مرتبہ فرمایا ''پہننا اور پرانی کرنا۔'' چادر میں جو پھول بنے ہوئے تھے آپؐ ان کو دکھا دکھا کر فرماتے۔ دیکھو یہ سفید ہے۔ یہ سفید ہے۔

آنحضرتؐ غلاموں پر بھی شفقت فرماتے تھے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ یہ تمھارے بھائی ہیں جو خود کھاتے ہو ان کو کھلاؤ۔ جیسا خود پہنتے ہو ان کو پہناؤ۔ ایک دفعہ ابو مسعودؓ انصاری اپنے غلام کو مار رہے تھے کہ پیچھے سے آواز آئی۔ ابو مسعود! تم کو جس قدر اس غلام پر اختیار ہے خدا کو اس سے زیادہ تم پر اختیار ہے۔ ابو مسعودؓ نے مڑ کر دیکھا تو حضورؐ تھے۔ عرض کی: یارسولؐ اللہ میں نے اس غلام کو آزاد کیا۔ فرمایا اگر تم ایسا نہ کرتے تو آتش دوزخ تم کو چھو لیتی۔ اسی شفقت کا اثر تھا کہ اکثر کافروں کے غلام بھاگ بھاگ کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپؐ انھیں آزاد کرا دیا کرتے تھے۔ مال غنیمت میں سے غلاموں کو بھی حصہ دیتے تھے۔

حضورؐ کی شفقت اور سادگی کے یہ چند مختصر واقعات پیش کیے گئے ہیں۔ آپؐ کی پوری زندگی ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ ہم سب کو چاہیے کہ آپؐ کی پیروی کرتے ہوئے نیکی کے ساتھ حسنِ عمل سے اپنی دنیا اور آخرت کو سنوارنے کی کوشش کریں۔

مشق

1۔ درست جواب کے شروع میں (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کس کو بنایا؟

(الف) حضرت ابراہیمؑ کو۔ (ب) حضرت موسیٰؑ کو۔

(ج) حضرت عیسیٰؑ کو۔ (د) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو۔

ii۔ آنحضورؐ کی شفقت کس کے لیے تھی:

(الف) غلاموں کے لیے۔ (ب) کافروں کے لیے

(ج) حیوانوں کے لیے۔ (د) سب کے لیے

2۔ جملے مکمل کریں۔

(الف) آپؐ بچوں پر نہایت ----- فرماتے تھے۔

(ب) اکثر کافروں کے ----- بھاگ بھاگ کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔

(ج) جو بچے راستے میں ملتے آپؐ ان کو خود ----- کرتے۔

(د) آپؐ نے ساری ----- نہایت سادگی سے بسر کی۔

3۔ مختصر جواب لکھیں۔

(الف) آپؐ کی حیات مبارکہ کیسی تھی؟

(ب) فصل کا میوہ سب سے پہلے حضورؐ کس کو دیتے تھے؟

4۔ حضورؐ کی حیات مبارکہ سے کوئی سے تین واقعات لکھیں۔

سیّد علی ہجویریؒ

اس سبق کے مطالعہ سے آپ سیکھیں گے :

1۔ مشاہیر اسلام سے آگاہی۔	2۔ داتا گنج بخش کے حالاتِ زندگی۔
3۔ تبلیغ اسلام کے اثرات سے آگاہی۔	4۔ متن کی تفہیم۔

برصغیر پاک و ہند میں جن صوفی بزرگوں نے اسلام کا نور پھیلایا ان میں حضرت علی ہجویری سرفہرست ہیں۔ آپ نے اسلام کی تبلیغ میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ ان کی سیرت اور کردار سے متاثر ہو کر بہت بڑی تعداد میں لوگ مسلمان ہوئے۔ آپ کی ساری زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری رسول ﷺ کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق بسر ہوئی۔

آپ کا نام علی اور کنیت ابوالحسن ہے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے جا ملتا ہے۔ آپ افغانستان کے مشہور شہر غزنی میں پیدا ہوئے۔ چوں کہ آپ کا تعلق ہجویر نامی گاؤں سے تھا اس لیے ہجویری کہلائے۔ تحصیل علم کے لیے آپ نے اپنے زمانے کے بڑے بڑے علمی مراکز سے استفادہ کیا۔ اس سلسلے میں عراق، شام، خراسان، آذربائیجان اور ترکستان کا سفر کیا۔ آپ نے روحانی تربیت مشہور صوفی بزرگ ابوالفضل محمد بن الحسن ختلیؒ سے حاصل کی اور اسلام کا نور پھیلانے کے لیے پنجاب کے مشہور شہر لاہور آ گئے۔

آپ کا تبلیغ اسلام کا انداز دل موہ لینے والا تھا جو کوئی بھی آپ کے پاس آتا اسلام کے خزانے سے فیض یاب ہو جاتا۔ معروف صوفی بزرگ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کا یہ مشہور شعر حضرت علی ہجویریؒ کے فیوض و برکات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل ، کاملاں را رہنما

آپ کی بے شمار کتب ہیں۔ ان میں سے فارسی زبان میں لکھی گئی کتاب ''کشف المحجوب'' بہت مشہور ہے اس کا ترجمہ کئی زبانوں میں ہو چکا ہے۔ اس کا موضوع تصوف ہے۔

آپ کی محنت سے تبلیغ اسلام کے اثرات گھر گھر پہنچے۔ امیر غریب چھوٹے بڑے مرد و زن سب اس صوفی بزرگ کے گن گانے لگے۔ کوئی انھیں گنج بخش کہتا تو کوئی داتا۔ اسلام کی روشنی سے ان سب کی دلی مرادیں بر آئی تھیں۔

حضرت علی ہجویریؒ لاہور میں بھاٹی دروازے کے باہر مدفون ہیں۔ ان کے مزار کے ساتھ ایک وسیع و عریض شاندار مسجد ہے۔ لاکھوں لوگ اس ولی اللہ کے مزار پر فاتحہ پڑھنے آتے ہیں جس نے عمر بھر اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے احکام پر عمل کیا اور کفرستان ہند میں توحید کی شمع روشن کی۔

مشق

مختصر جواب دیجیے۔

1۔ حضرت علی ہجویریؒ نے زندگی کیسے بسر کی؟

2۔ آپ کو ہجویری کیوں کہتے ہیں؟

3۔ آپ کو گنج بخش کیوں کہا جاتا ہے؟

4۔ لوگ آپ کو کن ناموں سے یاد کرتے ہیں؟

5۔ سید علی ہجویریؒ کے لاہور آنے پر کیا اثرات مرتب ہوئے؟

6۔ تحصیل علم میں آپ نے کہاں کہاں کا سفر کیا؟

7۔ شعر کا مطلب اپنے اُستاد سے پوچھ کر اپنی کاپی پر لکھیں۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل ، کاملاں را رہنما

معرکہ بورے جال

اس سبق کے مطالعہ سے آپ سیکھیں گے:

1۔ پاک افواج کی بہادری اور کارنامے	2۔ وطن کی راہ میں قربانی دینے کا جذبہ۔
3۔ کشمیر کی آزادی کے لیے قربانیاں۔	4۔ 1965ء کی جنگ کے سب سے پہلے معرکہ کی کہانی۔

یکم ستمبر **1965**ء کی صبح ابھی نمودار نہیں ہوئی تھی کہ رات کے تین بجے چاروں طرف پھیلی ہوئی خاموشی ایک خوفناک گڑگڑاہٹ سے چکنا چور ہوگئی۔ بلوچ رجمنٹ کی نائن کی ایک کمپنی کے جوان ابھی پوری طرح سوئے بھی نہ تھے کہ چونک کر اٹھ بیٹھے۔ انھوں نے توپ خانے کے گولوں کی گرنے کی آوازیں تو سمجھ گئے کہ اپنے توپ خانے نے دشمن کی پوزیشنوں پر گولا باری شروع کر دی ہے۔ کمپنی کمانڈر میجر شاہ نواز نے ایک چکر لگا کر سب کو صورت حال سے آگاہ کیا اور حفاظتی اقدامات کرنے کے بعد آرام کا حکم دیا۔ چار بجے کمپنی نے نہایت خاموشی اور احتیاط کے ساتھ اپنی جگہ کو چھوڑا اور ترتیب گاہ کی طرف چل دی۔ حملے کا وقت پانچ بجے کا تھا۔ ترتیب گاہ میں کمپنی نے اپنے آپ کو حملے کے لیے ترتیب دیا اور ٹھیک پانچ بجے قدم بڑھا کر آغاز لائن کو عبور کیا۔ اس وقت توپ خانہ امدادی فائر شروع کر چکا تھا۔

اس کمپنی کو بورے جال نامی جس پوزیشن پر قبضہ کرنا تھا اس میں دشمن کی قریب دو پلاٹون سپاہ پوزیشن لیے ہوئے تھی لہٰذا پوری تیاری اور توپ خانے کی امداد کے ساتھ ایک کمپنی کے حملے سے اس پر قبضہ کی امید تھی۔ دوسرے اعلیٰ کمان داروں کی طرف سے یہ پابندی تھی کہ حملہ صرف ایک کمپنی سے کیا جائے۔ اس حملے میں ایک مشکل یہ تھی کہ دشمن کی پوزیشن کے سامنے کوئی چار سو گز تک کوئی رکاوٹ، پناہ یا اوٹ نہیں تھی۔ یہ کمپنی میجر شاہ نواز کی قیادت میں جتنا عرصہ شکستہ زمین سے گزرتی رہی اس کی رفتار بڑی تیز رہی لیکن جونہی کھلی جگہ میں پہنچی دشمن کی مشین گنوں رائفلوں اور توپ خانے کے دہانے کھل گئے۔ اس وقت تک کمپنی کا اپنا امدادی فائر اٹھ چکا تھا اور کمپنی صرف خدا اور اپنی ہمت کے سہارے پر تھی۔

اس موقع پر میجر شاہ نواز کی جرات وقیادت کی صلاحیت کام آئی۔ انھوں نے ڈگمگاتی ہوئی کمپنی کو اپنی بے مثال جرأت سے سہارا دیا۔ وہ خود آگے بڑھے اور جوانوں کو کہا ''آؤ میرے پیچھے۔ ہماری منزل دشمن کی خندقیں ہیں۔'' کمپنی

کے جوان اور عہدے دار زخمی اور شہید ہونے لگے تھے۔ صوبیدار محمد اقبال اپنی پلاٹون کو لے کر میجر شاہ نواز کے پیچھے بڑھے اور بڑھتے ہی گئے۔ انھوں نے اپنے کمپنی کمانڈر کی قیادت میں آگے بڑھتے ہوئے کسی قسم کی اوٹ یا پناہ لینا گوارا نہ کی یہاں تک کہ وہ دشمن کی پوزیشن کے قریب پہنچ گئے۔ وہ ابھی دشمن کی خاردار تاروں تک پہنچ نہ پائے تھے کہ سٹین گن کی گولیوں کی بوچھاڑ آئی اور وہ گر گئے۔ وہ جنگ ستمبر کے پہلے پاکستانی شہید تھے۔

اب اس کھلے میدان میں زخمیوں اور شہیدوں کی تعداد بڑھنے لگی تھی لیکن کمپنی چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں اپنے ہتھیاروں اور ہلکی مشین گنوں کی مدد سے آہستہ آہستہ آگے بڑھتی گئی۔ اسی اثنا میں دن نکل آیا اور روشنی پھیل گئی دشمن خندقوں میں تھا اور کمپنی کے شیر دل جوان کھلے میدان میں تھے۔ موت و حیات کی کش مکش تھی۔ کمپنی دشمن کی خاردار تاروں تک پہنچ گئی تھی اور اس کو دو جگہ سے کاٹ کر راستہ بھی بنا دیا گیا تھا لیکن وہ دشمن کے مسلسل فائر سے اس راستے سے فائدہ نہ اٹھا سکتے تھے۔

آٹھ بجے تک میجر شاہ نواز خود اور کمپنی کی بڑی تعداد زخمی ہو چکی تھی لیکن زخمی ہونے کے باوجود انھوں نے حملہ جاری رکھا۔ اس وقت انھوں نے دوبارہ وائرلیس پر توپ خانے کی امداد طلب کی لیکن اس وقت میجر شاہ نواز اور ان کی کمپنی ہدف کے اس قدر قریب تھی کہ فائری امداد سے خود ان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا لہٰذا انھوں نے میجر شاہ نواز کو مشورہ دیا کہ وہ خود اور ان کی کمپنی پیچھے ہٹ جائے تا کہ دشمن پر فائر کیا جا سکے۔ میجر شاہ نواز نے خون اور آگ سے جلتے ہوئے میدان کارزار کو چھوڑنا گوارا نہ کیا انھوں نے وائرلیس پر بتایا کہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا میں آگے جا رہا ہوں۔

یہ پیغام دے کر انھوں نے جوانوں کو اپنے گرد جمع کیا اور آخری ہلہ بول دیا۔ وہ تاروں سے گزر رہے تھے کہ دشمن کی گولیوں سے چھلنی ہو کر گر پڑے۔ ان کے نائب کماں دار صوبیدار سلطان خان نے ان کے گرتے ہی کمان سنبھال لی لیکن وہ بھی فوراً ہی شہید ہو گئے۔ اب باقی ماندہ کمپنی کی کمان نائب صوبیدار محمد امین کے ہاتھ میں رہ گئی۔ اس نازک حالت میں بٹالین کمانڈر نے وائرلیس پر دوسری کمپنی کو حکم دیا کہ وہ اس کمپنی کی امداد میں حملہ کر کے جلد از جلد مقصود پر قبضہ کرے۔ اس کمپنی کے کمانڈر میجر مرزا منور منظم بیگ نے اپنی قیادت میں فوراً بھرپور حملہ کر دیا اور ایک ہی ہلے میں کمپنی دشمن کی پوزیشن پر پہنچ گئی۔ دشمن جو پہلے ہی بے حال اور شکستہ ہو چکا تھا اس تازہ حملے کی تاب نہ لا سکا اور پوزیشن چھوڑ کر بھاگ گیا۔

دشمن کی اس مضبوط پوزیشن پر کمپنی کا یہ حملہ ہماری عسکری تاریخ کا روشن باب ہے۔ یہ کمپنی فوج کا وہ پہلا دستہ تھی جس نے دشمن کے خلاف یکم ستمبر کو سب سے پہلا حملہ کیا اور سب سے پہلے اپنا خون وطن کی نذر کیا۔

بورے جال کے حملے میں کمپنی کے انیس افسر اور جوان شہید ہوئے۔ جرأت اور بہادری کے اس حملے میں میجر شاہ

نوازاور صوبیدار محمد اقبال کو ستارۂ جرأت کا اعزاز دیا گیا۔

مشق

1۔ درست جواب پر (صحیح) کا نشان لگائیں:۔

ا۔ لڑکھڑاتی کمپنی کو اپنی جرأت سے سہارا دیا:

(الف) صوبیدار سلطان خان نے۔ (ب) میجر شاہ نواز نے۔ (ج) میجر مرزا منور منظم بیگ نے۔

اا۔ حملے کے بعد جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ دشمن کی تعداد اندازے سے:

(الف) کم تھی۔ (ب) زیادہ تھی۔ (ج) بہت زیادہ تھی۔

ااا۔ بورے جال کے حملے میں کمپنی کے آفیسر اور جوان شہید ہوئے:

(الف) انیس۔ (ب) بیس۔ (ج) اکیس

2۔ جملے مکمل کریں:۔

(الف) اس موقع پر میجر ------ کی جرأت وقیادت کی صلاحیت کام آئی۔

(ب) موت وحیات کی ------ جاری تھی۔

(ج) بورے جال کے حملے میں کمپنی کے ------ آفیسر اور جوان شہید ہوئے۔

(د) میجر شاہ نواز اور ------- کو ستارۂ جرأت کا اعزاز دیا گیا۔

3۔ مختصر جواب لکھیں:۔

(الف) کمپنی کمانڈر میجر شاہ نواز نے کمپنی کا ایک چکر لگا کر کیا کیا؟

(ب) یکم ستمبر کو بورے جال پر کمپنی کے حملہ کرنے کا کون سا وقت مقرر تھا؟

(ج) میجر شاہ نواز نے خود آگے بڑھ کر پلاٹونوں کو کیا کہا؟

4۔ اس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

☆☆☆☆☆

اپیل

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ آپ کا اپنا ادارہ ہے جو پنجاب کے طلبہ و طالبات کے لیے معیاری اور سستی کتب مہیا کرتا ہے۔ جن پر بورڈ کا مونوگرام موجود ہوتا ہے۔ ان کی تیاری ماہرین کی زیرِ نگرانی کی جاتی ہے تاکہ بچوں میں تخلیقی صلاحیتیں اجاگر ہوں۔ کچھ ناشرین ایسی کتب شائع کرتے ہیں جن میں سوالاً جواباً مختصر مواد ہوتا ہے۔ ان کتب میں ٹیسٹ پیپرز، گائیڈز، خلاصہ جات وغیرہ شامل ہیں۔ ایسی کتب کو رٹ لینے سے طلبہ و طالبات امتحان تو شاید پاس کر لیں مگر ان کی ذہنی تربیت نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ ایسے بچے اعلیٰ پیشہ ورانہ اداروں میں ناکام ہوجاتے ہیں۔

محترم والدین، اساتذہ کرام اور عزیز طلبہ و طالبات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ کسی قسم کی غیر معیاری کتب خریدنے کے پابند نہیں ہیں اور اگر کوئی فرد انہیں اس سلسلے میں مجبور کرے تو چیئرپرسن، پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کو اطلاع دیں۔

ڈاکٹر فوزیہ سلیمی

پی ایچ ڈی فزکس (گلاسگو)

(ستارۂ امتیاز، اعزازِ فضیلت)

چیئرپرسن

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ

21-E-II، گلبرگ-III، لاہور

قومی ترانہ

پاک سَرزمین شاد باد　　کِشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان　　ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سَرزمین کا نِظام　　قوتِ اخوتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت　　پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچم ستارہ و ہلال　　رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال　　جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذُوالجلال

سیریل نمبر 830

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	طباعت	تعداد	قیمت
جنوری 2004ء	دوم	اوّل	14,500	21.00